e-paper www.avadhnama.com

Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

LUCKNOW

روزنامہ اودھ نامہ

avadhnama

Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 117 Sunday , January 26 2025 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلدنمبر(۲۴)شمارہ نمبر(۱۱۷)لکھنؤ، بروز اتوار ۲۶-جنوری ۲۰۲۵ء، مطابق ۲۵/رجب المرجب -۱۴۴۶ھ صفحات-۸

یوم الحزن

حسب دستور قدیم جامعہ ناظمیہ میں بتاریخ ۲۶/جنوری ۲۰۲۵ء بوقت ۸/بجے شب مجلس بسلسلہ شہادت محسن اسلام جناب ابوطالبؑ منعقد ہوگی۔ مجلس کو حجۃ الاسلام **مولانا سید فرید الحسن** صاحب پرنسپل ناظمیہ عربی کالج خطاب فرمائیں گے۔

مومنین سے شرکت کی گذارش ہے۔

منجانب: وابستگان جامعہ ناظمیہ ، لکھنؤ

ون نیشن-ون الیکشن، گورننس میں مستقل مزاجی کو فروغ دے سکتا ہے

اونچی اقتصادی شرح ترقی سے روزگار کے مواقع پیدا ہوئے ہیں،صدر جمہوریہ نے پرانے فوجداری قوانین کو تبدیل کرنے کے فیصلے کی تعریف کی

نئی دہلی۔صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے آئین ہند کے نافذ ہونے کے 75 برسوں کی مدت کو ہندوستان کی روح کی نشاۃ ثانیہ کا دور قرار دیتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کی ہمہ جہت ترقی اور عالمی سطح پر ہندوستان کی قائدانہ پوزیشن میں آنے تک کی جامع تبدیلی آئین میں مقررہ فریم ورک کے بغیر ممکن نہیں ہوسکتی تھی۔انہوں نے کہا کہ اس تاریخی موقع پر آپ سب سے خطاب کرتے ہوئے مجھے بہت خوشی ہورہی ہے۔یوم جمہوریہ کی ماقبل شام، میں آپ سب کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتی ہوں۔آج سے 75 برس قبل 26 جنوری کے دن ہی جمہوریہ ہند کی بنیادی کتاب یعنی ہندوستان کا آئین، نافذ ہوا تھا۔محترمہ مرموں نے کہا کہ تقریباً تین سال کے غور وفکر کے بعد، آئین ساز اسمبلی نے 26 نومبر 1949 کے دن آئین کو اپنایا تھا۔اس مناسبت سے سال 2015 سے 26 نومبر کو یوم آئین کے طور پر منایا جاتا ہے۔

یوم جمہوریہ کے موقع پر قوم سے خطاب کرتے ہوئے،صدر دروپدی مرمو نے ہفتے کے روز پارلیمنٹ میں پچھلے مہینے لائے گئے ایک قوم،ایک انتخاب بل پر وزن کیا، اور کہا کہ یہ اقدام اچھی حکمرانی کی شرائط کو نئے سرے سے متعین کرنے کا وعدہ کرتا ہے۔لوک سبھا اور اسمبلیوں کے بیک وقت انتخابات کرانے کا منصوبہ گورننس میں مستقل مزاجی کو فروغ دے سکتا ہے، پالیسی کے فالج کو روک سکتا ہے، وسائل کے موڑ کو کم کرسکتا ہے، اور بہت سے دوسرے فوائد کی پیشکش کے علاوہ مالی بوجھ کو کم کرسکتا ہے۔

صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے اپنے خطاب میں کہا کہ یہ فخر کی بات ہے کہ ہندوستان نہ صرف سب سے قدیم بلکہ دنیا کی سب سے بڑی،سب سے زیادہ متنوع، نوجوان اور جامع جمہوریت ہے۔ صدر جمہوریہ نے الیکشن کمیشن اور ووٹروں کی بڑھتی ہوئی شرکت کو گزشتہ تین لوک سبھا انتخابات میں لگاتار 66 فیصد ٹرن آؤٹ کے نشان کو چھونے پر مبارکباد دی۔

صدر جمہوریہ نے کہا کہ بیسویں صدی کی ابتدائی دہائیوں میں مجاہدین آزادی کی جدوجہد نے ایک منظم ملک گیر تحریک کی شکل اختیار کرلی۔یہ ملک کی خوش قسمتی تھی کہ مہاتما گاندھی، رابندر ناتھ ٹیگور اور بابا صاحب امبیڈکر جیسی عظیم ہستیوں نے ہمارے ملک کی جمہوری اقدار کو پھر سے زندہ کیا۔انصاف، آزادی، مساوات اور بھائی چارہ،صرف آئینی تصورات نہیں ہیں جن سے ہم جدید دور میں متعارف ہوئے ہیں بلکہ،زندگی کی یہ قدریں ہمیشہ ہماری تہذیب وثقافت کا حصہ رہی ہیں۔اُن ناقدین کو جنہوں نے نئے آزاد ہندوستان کے آئین اور جمہوریہ کے مستقبل کے بارے میں شکوک وشبہات کا اظہار کیا تھا،انہیں زندگی کے ان ہی اقدار کی بنیاد پر غلط ثابت کیا جاسکا۔

مرمو نے ہفتہ کو کہا کہ حالیہ برسوں میں اقتصادی ترقی کی شرح مسلسل بلند ہورہی ہے،جس سے نوجوانوں کے لیے روزگار کے مواقع پیدا ہوئے ہیں،کسانوں اور مزدوروں کے ہاتھ میں زیادہ پیسہ آیا ہے اور بڑی تعداد میں لوگوں کو غریبی سے نکالا گیا ہے۔یوم جمہوریہ کے موقع پر ملک سے خطاب کرتے ہوئے صدر جمہوریہ نے کہا کہ جرات مندانہ اور بصیرت افروز اقتصادی اصلاحات کے بل بوتے پر ترقی کی یہ رفتار آنے والے سالوں میں جاری رہے گی۔شمولیاتی رفتار ترقی کی بنیاد ہے تاکہ ترقی کے فوائد زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچیں۔محترمہ مرمو نے کہا کہ حکومت نے فنانس کے میدان میں جس طرح ٹیکنالوجی کا استعمال کیا ہے وہ مثالی ہے۔ براہ راست فائدہ کی منتقلی کے نظام کے ساتھ مختلف ڈیجیٹل ادائیگی کے اختیارات نے شمولیت کو فروغ دیا ہے،جس سے لوگوں کی ایک بڑی تعداد کو رسمی نظام میں لایا گیا ہے۔جس کی وجہ سے نظام میں بے مثال شفافیت بھی آئی ہے۔اس عمل میں، چند سالوں میں ہم نے ایک مضبوط ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر تیار کیا ہے جو دنیا کے بہترین اداروں میں شامل ہے۔انہوں نے کہا کہ انسولوینسی اینڈ بینک کرپسی کوڈ جیسے جرات مندانہ اقدامات کے نتیجے میں بینکنگ سسٹم اب اچھی پوزیشن میں ہے۔اس سے کمرشل بینکوں کے نان پرفارمنگ اثاثوں میں نمایاں کمی آئی ہے۔انہوں نے کہا کہ پچھلی دہائی میں فزیکل انفراسٹرکچر کی ترقی پر زور دیا گیا ہے۔

ہندوستان اورانڈونیشیا کے درمیان کئی شعبوں میں معاہدوں پر دستخط

دونوں ملکوں نے دفاعی مینوفیکچرنگ اور سپلائی چین کے شعبوں میں مل کر کام کرنے کا کیا فیصلہ

نئی دہلی۔انڈونیشیا کے صدر پرابوو سوبیانتو یوم جمہوریہ کی تقریب میں بطور مہمان خصوصی شرکت کے لیے ہندوستان پہنچ گئے ہیں۔وہ جمعرات کی رات نئی دہلی پہنچے۔ جہاں ہوائی اڈے پر وزیر مملکت برائے امور خارجہ پاویترا مارگریٹا نے ان کا استقبال کیا۔پرابوو سوبیانتو انڈونیشیا کے چوتھے صدر ہیں جو یوم جمہوریہ میں بطور مہمان خصوصی شرکت کررہے ہیں۔انہوں نے راشٹرپتی بھون میں صدر دروپدی مرمو اور وزیراعظم نریندر مودی سے ملاقات کی۔ ہندوستان اور انڈونیشیا کے درمیان پی ایم مودی اور انڈونیشیا کے صدر پرابوو سوبیانتو کی موجودگی میں دہلی کے حیدرآباد ہاؤس میں مفاہمت ناموں کا تبادلہ ہوا۔

بھارت کے پہلے یوم جمہوریہ کے لیے انڈونیشیا ہمارا مہمان خصوصی تھا اور یہ ہمارے لیے بڑے فخر کی بات ہے کہ جب ہم اپنا 75واں یوم جمہوریہ منارہے ہیں ایک بار پھر انڈونیشیا نے اس اہم موقع کا حصہ بننے کو قبول کیا ہے۔ اس موقع پر میں صدر پرابوو کا بھارت میں پرتپاک استقبال کرتا ہوں۔دوہزار اٹھارہ میں اپنے انڈونیشیا کے دورے کے دوران، ہم نے اپنی شراکت داری کو ایک جامع اسٹریٹجک پارٹنرشپ تک لے گئے۔آج، ہم نے صدر پرابوو کے ساتھ باہمی تعاون کے مختلف پہلوؤں پر وسیع بات چیت کی۔ دفاعی شعبے میں اپنے تعاون کو مضبوط بنانے کے لیے ہم نے دفاعی مینوفیکچرنگ اور سپلائی چین کے شعبوں میں مل کر کام کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ہم نے میری ٹائم سکیورٹی، سائبر سکیورٹی، انسداد دہشت گردی اور انتہا پسندی کے خاتمہ میں تعاون پر بھی زور دیا ہے۔میری ٹائم سیفٹی اور سکیورٹی پر آج دستخط کیے گئے معاہدے سے جرائم کی روک تھام، تلاش اور بچاؤ اور صلاحیت سازی کے شعبوں میں ہمارے تعاون کو تقویت ملے گی۔

یوم جمہوریہ کے موقع پر پدم ایوارڈز کا اعلان

نئی دہلی۔یوم جمہوریہ کے موقع پر مرکزی حکومت نے 2025 کے پدم ایوارڈز کا اعلان کیا ہے۔اس سال مرکزی حکومت کی جانب سے پدم ایوارڈز کی فہرست میں 139 نام شامل کیے گئے ہیں۔اس میں بہت سے لوگوں کے نام شامل ہیں جنہوں نے تعلیم و ادب کے میدان میں خدمات سرانجام دیں۔ اس میں تعلیم، ادب اور سائنس کے شعبے سے وابستہ 37 افراد کے نام شامل ہیں۔اس سال 7 لوگوں کو پدم وبھوشن سے نوازا جائے گا۔19 لوگوں کو پدم بھوشن ایوارڈ سے نوازا گیا ہے۔جبکہ 113 لوگوں کو پدم شری ایوارڈ دیا جائے گا۔اس طرح کل 139 لوگوں کو پدم ایوارڈ دیا جائے گا۔ ایوارڈ حاصل کرنے والوں میں 23 خواتین ہیں اور اس فہرست میں غیر ملکی/این آر آئی/پی آئی او/او سی آئی زمرے کے 10 افراد اور 13 بعد از مرگ ایوارڈ یافتہ افراد بھی شامل ہیں۔تینوں زمروں میں ایوارڈز کی تعداد درج ذیل ہے۔

پدم وبھوشن 7

پدم بھوشن-19

پدم شری-113

تعلیم، ادب، سائنس اور انجینئرنگ کے شعبوں میں 37 پدم ایوارڈ دیئے گئے ہیں۔ان 37 میں 1 پدم وبھوشن، 4 پدم بھوشن اور 32 پدم شری ایوارڈز شامل ہیں۔

بھوپال میں لاؤڈ اسپیکر کے استعمال پر لگی پابندی،نہیں آئے گی مسجد سے اذان اور مندر سے آرتی کی آواز

بھوپال۔مدھیہ پردیش کی راجدھانی بھوپال میں اب رات کو نہ تو مسجد سے اذان کی آواز سنائی دے گی اور نہ ہی مندر سے آرتی کی آواز آئے گی۔ساتھ ہی رات میں ہونے والے کسی بھی طرح کے مذہبی، شادی یا دیگر تقریبات میں بھی لاؤڈ اسپیکر کا استعمال نہیں کیا جائے گا۔لاؤڈ اسپیکر کے حوالے سے مذکورہ بالا ہدایات بھوپال کے ضلعی افسر نے جاری کی ہے۔علاوہ ازیں انتظامیہ نے خبردار کیا ہے کہ لاؤڈ اسپیکر کے حوالے سے دی گئی ہدایات پر سختی سے عمل کیا جائے۔ساتھ ہی انتظامیہ نے کہا کہ اگر کوئی ان احکامات کی خلاف ورزی کرتا ہے تو اس کے خلاف دفعہ 163 کے تحت سخت کارروائی کی جائے گی۔بھوپال کے ڈی ایم نے یہ حکم 10ویں اور 12ویں بورڈ کے امتحانات کے پیش نظر دیا ہے۔

اعلان تعطیل

۲۶ جنوری یوم جمہوریہ ہند کے موقع پر تمام باشندگانِ وطن کو اودھ نامہ کی جانب سے پرخلوص مبارک باد۔اس موقع پر اودھ نامہ دفتر میں تعطیل رہے گی لہٰذا اگلا شمارہ ۲۸/جنوری بروز منگل کو شائع ہوگا۔

(ادارہ)

حماس نے صیہونی فوج کی 4 خواتین اہلکاروں کو رہا کر دیا

اسرائیل آج 200 فلسطینی آزاد کرے گا

حماس کی قید سے رہائی پانے والی چاروں اسرائیلی خواتین اہلکار ہشاش بشاش نظر آرہی تھیں

غزہ (ایجنسی)۔ فلسطینی مزاحمتی تنظیم حماس نے اسرائیل کے ساتھ قیدیوں کے تبادلے کے معاہدے کے تحت آج مزید 4 صیہونی یرغمالی رہا کردیے، اسرائیلی فوج سے تعلق رکھنے والی 4 خواتین اہلکاروں کو غزہ میں بھرے مجمع میں ریڈ کراس کے حکام کے حوالے کیا گیا۔ قطر کے نشریاتی ادارے 'الجزیرہ' کے مطابق اسرائیلی خواتین اہلکاروں کی ریڈ کراس کے نمائندوں کو حوالگی کے لیے غزہ کے فلسطین اسکوائر پر تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ فلسطین اسکوائر پر لگائے اسٹیج پر حماس اور ریڈ کراس کے نمائندوں نے یرغمالیوں کی حوالگی کے دستاویزات پر دستخط کیے جس کے بعد اسرائیلی فوج کی چاروں خواتین اہلکار حماس اور فلسطینی اسلامی جہاد کے مسلح جنگجوؤں کے پہرے میں ہنستی مسکراتی اسٹیج پر نمودار ہوئیں۔ حماس کی قید سے رہائی پانے والی چاروں اسرائیلی خواتین اہلکار ہشاش بشاش نظر آرہی تھیں، انہوں نے مجمع کو دیکھ کر ہاتھ بھی ہلا کر خوشی کا اظہار کیا۔ اس موقع پر غزہ کے شہریوں کی بڑی تعداد موجود تھی جبکہ اسرائیل میں یرغمالیوں کے اہل خانہ سمیت اسرائیلی شہریوں کی بڑی تعداد ان مناظر کو ٹی وی اسکرین پر براہ راست دیکھ رہی تھی۔ اسرائیل 4 خواتین اہلکاروں کے بدلے آج مزید 200 فلسطینی قیدیوں کو رہا کرے گا، حماس نے اسرائیلی جیلوں سے رہائی پانے والے فلسطینیوں کی فہرست جاری کردی۔ الجزیرہ کے مطابق اسرائیلی قید سے رہائی پانے والے 121 فلسطینی عمر قید بھگت رہے تھے جبکہ دیگر 79 فلسطینیوں کو بھی طویل قید کی سزائیں سنائی گئی تھیں۔ اسرائیلی قید سے آج رہائی پانے والوں میں 69 سال کے عمر رسیدہ بزرگ اور 15 سال کا نوعمر فلسطینی بھی شامل ہے۔ واضح رہے کہ اس سے قبل رواں ہفتے ہی حماس نے 3 اسرائیلی خواتین کے بدلے 90 فلسطینی قیدیوں کو رہا کروایا تھا۔ حماس کا کہنا تھا کہ اسرائیلی جیلوں سے رہا کیے جانے والے قیدیوں کے پہلے گروپ میں 69 خواتین اور 21 بچے شامل تھے۔ رہائی پانے والوں میں پوپیولر فرنٹ برائے آزادی فلسطین (پی ایف ایل پی) سے تعلق رکھنے والی معروف فلسطینی سیاستدان خالدہ جرار بھی شامل تھیں جو مغربی کنارے سے تعلق رکھتی ہیں۔ خالدہ جرار کو اس سے قبل بھی اسرائیلی قبضے کے خلاف آواز بلند کرنے پر اسرائیلی حکام کی جانب سے متعدد مواقع پر قید کیا جاچکا ہے۔

غزہ میں اسرائیل اور فلسطینی مسلح گروپ حماس کے درمیان جنگ بندی معاہدے کے تحت مزید چار اسرائیلی مغویوں کو رہا کردیا گیا ہے۔ حماس نے چار خواتین قیدیوں کو ریڈ کراس کے حوالے کیا ہے۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق چاروں خواتین کا تعلق اسرائیلی فوج سے ہے۔ اسرائیلی فوج نے تصدیق کی ہے کہ چار خواتین یرغمالیوں کو ریڈ کراس کے حوالے کردیا گیا ہے۔ اسرائیل اب غزہ جنگ بندی معاہدے کے تحت اپنے یرغمالیوں کی رہائی کے بدلے فلسطینی قیدیوں کو رہا کرے گا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق چاروں مغویوں کی رہائی سے قبل حماس کے جنگجوؤں اور لوگوں کی بڑی تعداد غزہ شہر کے فلسطین اسکوائر پر جمع تھی۔ خواتین یرغمالیوں کو ایک فلسطینی گاڑی میں لایا گیا تھا۔ انہوں نے مسکرا کر ہجوم کی طرف اشارہ کیا۔ پھر وہ ریڈ کراس کی گاڑیوں میں سوار ہوگئیں۔ غزہ جنگ بندی کے بعد حماس کی طرف سے یرغمالیوں کا یہ دوسرا گروپ رہا کیا گیا ہے۔ اس موقع پر فلسطین اسکوائر پر لوگوں کی بڑی تعداد موجود تھی۔ ان چار کی رہائی کے بدلے اسرائیل میں قید 200 فلسطینی قیدیوں کو رہا کیا جائے گا۔ جنگ بندی معاہدے کے تحت اسرائیل کل 1800-1900 فلسطینی قیدیوں کو رہا کرے گا۔ ہفتے کو رہا ہونے والی خواتین یرغمالیوں میں لیری الباغ (19)، کرینہ ایریو (20)، ڈینئیل گلبوا (20) اور ناما لیوی (20) شامل تھیں۔ رپورٹ کے مطابق چاروں خواتین اسرائیلی فوجی ہیں جنہیں 7 اکتوبر کو حماس کے حملے کے دوران اسرائیل کے نہال اوز فوجی اڈے سے یرغمال بنایا گیا تھا۔

2024 میں شدید موسمیاتی واقعات سے 24 کروڑ 20 لاکھ بچوں کی تعلیم کا حرج ہوا، یونیسیف

جینوا (ایجنسی)۔ اقوام متحدہ کے ادارہ برائے اطفال (یونیسیف) کے ایک تجزیے کے مطابق گزشتہ برس موسمیاتی واقعات بشمول ہیٹ ویو، سمندری طوفان، آندھیوں، سیلاب اور خشک سالی کی وجہ سے 85 ممالک میں 24 کروڑ 20 لاکھ سے زائد طلبہ کی تعلیم شدید متاثر ہوئی۔ ڈان اخبار میں شائع رپورٹ کے مطابق اس رپورٹ میں پہلی بار کہا گیا ہے کہ تعلیم کے عالمی دن کے موقع پر 2024 میں جاری ہونے والی 'لرننگ انٹرپٹڈ: گلوبل اسنیپ شاٹ آف کلائمیٹ ریلیٹڈ اسکول ڈسرپشنز' میں آب و ہوا کے خطرات کا جائزہ لیا گیا ہے جس کے نتیجے میں یا تو اسکول بند ہوئے یا اسکولوں کے ٹائم ٹیبل میں نمایاں خلل پڑا اور اس کے نتیجے میں پری پرائمری سے اپر سیکنڈری سطح تک کے بچوں پر پڑنے والے اثرات کا جائزہ لیا گیا۔ تجزیے کے مطابق جنوبی ایشیا سب سے زیادہ متاثر ہونے والا خطہ تھا جہاں گزشتہ سال 12 کروڑ 80 طلبہ کو موسمیاتی مسائل کے باعث تعلیم میں خلل کا سامنا کرنا پڑا جبکہ مشرقی ایشیا اور بحرالکاہل میں 5 کروڑ طلبہ کی تعلیم متاثر ہوئی۔ ال نینو کے افریقہ پر تباہ کن اثرات مرتب ہورہے ہیں، مشرقی افریقہ کو مسلسل شدید بارشوں اور سیلاب کا سامنا ہے جبکہ جنوبی افریقہ کے کچھ حصے شدید خشک سالی کا شکار ہیں۔ بڑھتے ہوئے درجہ حرارت، طوفان، سیلاب اور دیگر آب و ہوا کے خطرات اسکول کے بنیادی ڈھانچے اور رسد کو نقصان پہنچا سکتے ہیں، اسکول جانے کے راستوں کو متاثر کرسکتے ہیں، سیکھنے کے غیر محفوظ حالات کا باعث بن سکتے ہیں اور طلبہ کی توجہ، یادداشت اور ذہنی اور جسمانی صحت کو متاثر کرسکتے ہیں۔ اسکولوں کی طویل بندش سے طلبہ کے کلاس روم میں واپس آنے کا امکان کم ہوجاتا ہے اور ان کے لیے کم عمری کی شادی اور چائلڈ لیبر کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ شواہد سے پتا چلتا ہے کہ لڑکیاں اکثر غیر متناسب طور پر متاثر ہوتی ہیں، جنہیں آفات کے دوران اور بعد میں اسکول چھوڑنے اور صنفی بنیاد پر تشدد کے بڑھتے ہوئے خطرات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ عالمی سطح پر نظام تعلیم پہلے ہی لاکھوں بچوں کی ضرویات کو پورا نہیں کرپا رہا تھا، تربیت یافتہ اساتذہ کی کمی، کم گنجائش کے حامل کلاس رومز، تعلیم کے معیار اور اس تک رسائی میں مشکلات طویل عرصے سے سیکھنے کے عمل کو متاثر کررہے ہیں جبکہ آب وہوا کے خطرات نے مشکلات میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔ تجزیے سے پتا چلتا ہے کہ پچھلے سال تقریباً 74 فیصد متاثرہ طلبہ لوئر اور لوئر مڈل انکم والے ممالک سے تعلق رکھتے تھے تاہم کوئی بھی خطہ محفوظ نہیں تھا۔ ستمبر میں اٹلی میں موسلا دھار بارشوں اور سیلاب نے تباہی مچائی تھی جس کے نتیجے میں 9 لاکھ سے زائد طلبہ کی تعلیم متاثر ہوئی تھی، جبکہ اسپین میں اکتوبر میں 13 ہزار بچوں کی کلاسز معطل ہوگئی تھیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اسکولوں اور تعلیمی نظاموں میں طلبہ کو ان اثرات سے بچانے کے لیے بڑی حد تک سہولیات موجود نہیں ہیں، کیونکہ تعلیم میں آب و ہوا پر مبنی مالی سرمایہ کاری حیرت انگیز طور پر کم ہے اور آب وہوا کے خطرات کی وجہ سے اسکولوں میں خلل کے بارے میں عالمی اعداد و شمار محدود ہیں۔

امریکا: جنوبی کیلیفورنیا میں مزید 5 مقامات پر آگ بھڑک اٹھی

کیلیفورنیا (ایجنسی)۔ برطانوی نشریاتی ادارے بی بی سی کی رپورٹ کے مطابق آگ کو لگونا، سیپول ویڈا، کیبل، کلمین اور بارڈر 2 کا نام دیا گیا، جو لاس اینجلس، سان ڈیاگو، وینٹورا اور ریورسائیڈ کی کاؤنٹیوں میں بھڑک اٹھی۔ امریکی ریاست میں گزشتہ چند ہفتوں کے دوران لگنے والی آگ نے تباہی مچادی ہے، پیلیسیڈس اور ایٹن میں لگنے والی آگ نے مجموعی طور پر 37 ہزار ایکڑ سے زائد رقبے جلا کر خاکستر کردیا اور کم از کم 28 افراد ہلاک ہوئے۔ دوسری جانب، امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے تباہی سے متاثرہ مغربی شمالی کیرولائنا کا دورہ کیا اور لاس اینجلس روانہ ہوگئے۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے رائٹرز کی رپورٹ کے مطابق کو صدارت کا عہدہ دوبارہ سنبھالنے کے بعد ڈونلڈ ٹرمپ کا پہلا دورہ رہائشیوں کو یہ یقین دلانے کا موقع فراہم کرسکتا ہے کہ وفاقی حکومت ان لوگوں کی مدد کرے گی جن کی زندگی سمندری طوفان، جنگل کی آگ اور دیگر قدرتی آفات سے متاثر ہوئی ہے۔ شمالی کیرولینا پہنچنے پر انہوں نے ستمبر کے سمندری طوفان ہیلین کے بعد اس کے اثرات سے نمٹنے کے حوالے سے اقدامات پر وفاقی ایمرجنسی منیجمنٹ ایجنسی پر سخت تنقید کی۔ بحالی کی کوششوں کے بارے میں دی گئی ایک بریفنگ کے دوران ریپبلکن پارٹی سے تعلق رکھنے والے ڈونلڈ ٹرمپ نے شمالی کیرولائنا کو تعمیر نو کے لیے تیزی سے مدد کرنے کا وعدہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ ترجیح دیں گے کہ ریاستوں کو آفات سے نمٹنے کے لیے وفاق رقم دے گا، اس کام کے لیے ایمرجنسی منیجمنٹ ایجنسی پر انحصار نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ وہ انتظامی حکم نامے پر دستخط کریں گے جس کا مقصد ایمرجنسی منیجمنٹ ایجنسی میں موجود دیرینہ مسائل کو حل کرنا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ میرے خیال میں ہم ایمرجنسی منیجمنٹ ایجنسی کو ختم کرنے کی سفارش کرنے جا رہے ہیں۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے شکایت کی کہ جو بائیڈن نے مغربی شمالی کیرولائنا کو سمندری طوفان کے اثرات سے نمٹنے میں مدد کرنے کے لیے کافی کام نہیں کیا، جو بائیڈن انتظامیہ نے اس الزام کو غلط معلومات قرار دے کر مسترد کردیا۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے لاس اینجلس میں جنگل کی آگ سے نمٹنے پر بھی ڈیموکریٹک حکام کو کڑی تنقید کا نشانہ بنایا، کانگریس میں ان کے ریپبلکن ساتھیوں نے خطے کے لیے تباہی کے حوالے سے امداد روکنے کی دھمکی دی۔

جنگ کے دوران غزہ میں 15 ہزار سے زائد طلباء شہید

95 فیصد اسکولوں کی عمارتیں تباہ: رپورٹ

غزہ (ایجنسی)۔ غزہ 24 جنوری؛ غزہ کی پٹی میں وزارت تعلیم نے کہا ہے کہ غزہ کی پٹی پر اسرائیل کی جانب سے مسلط کی گئی تباہی کی جنگ میں سکول جانے کی عمر کے 15000 سے زیادہ فلسطینی بچے شہید ہوئے اور 95 فیصد سکول اور تعلیمی عمارتوں کو نشانہ بنایا گیا۔ یہ جنگ فلسطینی بچوں کے لیے بچوں کے لیے "حیرت انگیز طور پر نفسیاتی دباؤ" کا باعث بنی۔ وزارت تعلیم نے جمعرات کو ایک بیان میں اشارہ کیا کہ ابتدائی اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ تعلیم کے شعبے کے 800 سے زیادہ کارکن شہید یا لاپتہ ہوئے ہیں اور 00050 مرد و خواتین طالب علم زخمی ہوئے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ شہداء کی بڑی تعداد 30 سے زائد سکولوں میں انسانی عناصر، طلباء اور کارکنوں کی نسل کشی کے مترادف ہے اور یہ بچوں اور تعلیمی عملے کے خلاف ہونے والے جرائم کی حد کو ظاہر کرتی ہے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ 15 ماہ سے زائد عرصے سے قابض ریاست کے ذریعے نسل کشی کی گئی جس کے نتیجے میں اعلیٰ تعلیمی اداروں میں داخلہ لینے والے 1200 طلباء 150 سے زائد سائنس دان، ماہرین تعلیم اور ان اداروں میں کام کرنے والے افراد شہید اور سینکڑوں دیگر زخمی اور معذور ہوئے۔ وزارت تعلیم نے تصدیق کی کہ 95 فی صد اسکولوں اور تعلیمی عمارتوں کو براہ راست نقصان پہنچا ہے، جب کہ ان میں سے 85% مکمل یا جزوی طور پر اپنی تباہی کی وجہ سے خدمات سے محروم ہیں۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ قابض فوج نے 140 سے زائد انتظامی اور تعلیمی سہولیات کو تباہ کردیا جن میں ان کا سامان، لیبارٹریز، کلینک اور لائبریری شامل ہیں۔ وزارت نے تعلیم کے شعبے کے نقصانات کا تخمینہ 3 بلین ڈالر سے زیادہ لگایا گیا ہے۔ ہزاروں بچے چونکا دینے والے تجربات اور بے مثال نفسیاتی دباؤ کا شکار ہوئے، جس کی وجہ سے نفسیاتی علامات اور صدموں نے انہیں بری طرح متاثر کیا۔ وزارت تعلیم نے اگلے مرحلے کے لیے ہنگامی ردعمل کے منصوبوں کی تکمیل کا اعلان کیا، جس میں 2023-2024 تعلیمی سال کو مکمل کرنا اور 2024-2025 تعلیمی سال کا آغاز شامل ہے۔

ایران میں عدالتی عمل ہمیشہ قانون پر مبنی اور منصفانہ ٹرائل کے ذریعے انجام پاتا ہے: مرضیہ افخم

تہران (ایجنسی)۔ مرضیہ افخم نے یورپی پارلیمنٹ کی اس غیر ذمہ دارانہ قرارداد کی مذمت کرتے ہوئے یہ بات زور دے کر کہی ہے کہ اسلامی جمہوریہ ایران کی عدلیہ ایک پیشہ ورانہ اور خودمختار ادارہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایران میں عدالتی عمل ہمیشہ قانون پر مبنی اور منصفانہ ٹرائل کے ذریعے انجام پاتا ہے۔ وزارت خارجہ میں انسانی حقوق اور خواتین کے امور کی ڈائریکٹر جنرل مرضیہ افخم نے کہا ہے کہ اسلامی جمہوریہ ایران کسی بھی غیر ملکی مداخلت کو جس کا مقصد عدالتی کارروائیوں اور کاموں پر اثرانداز ہونا ہو، بین الاقوامی قوانین کے منافی سمجھتا ہے اور اسے مسترد کرتا ہے۔ مرضیہ افخم نے اسلامی جمہوریہ ایران کے سرکاری فوجی ادارے کی ایک شاخ کے بارے میں یورپی پارلیمنٹ کی اس قرارداد کے بانیوں اور حامیوں کے نامناسب موقف کو سراسر غلط اور قابل مذمت قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی، ایک قانونی اور مقبول ادارے کے طور پر، ایران کی قومی سلامتی کے تحفظ میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے، وطن کی حفاظت کرنے والے اس ادارے کے خلاف کسی بھی قسم کی گستاخی کا اسلامی جمہوریہ ایران کی جانب سے ٹھوس جواب دیا جائے گا۔ مرضیہ افخم نے یورپی پارلیمنٹ کے بعض ارکان کے مداخلت پسندانہ موقف پر بھی تنقید کی اور کہا کہ یورپی پارلیمنٹ کو ماضی کے غیر سوچے سمجھے اقدامات سے سبق سیکھنا چاہیے اور دہشت گرد گروہوں اور عناصر کی کھلم کھلا حمایت کرنے کے بجائے بین الاقوامی قانونی ذمہ داریوں کا احترام نیز امن، استحکام اور انسانی حقوق کو فروغ دینے میں تعمیری کردار ادا کرنا چاہیے۔

ایران کے خلاف صیہونی حکومت کے دعوے بے بنیاد ہیں: امیر سعید ایروانی

تہران (ایجنسی)۔ اقوام متحدہ میں اسلامی جمہوریہ ایران کے سفیر اور مستقل نمائندے امیر سعید ایروانی نے سلامتی کونسل کے صدر اور اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل کے نام ایک خط میں تہران کے خلاف صیہونی حکومت کے بے بنیاد دعووں کو مسترد کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ دعوے اسرائیلی حکومت کی طرف سے قرارداد 1701 کی بار بار خلاف ورزیوں کو جواز فراہم کرنے کے لیے ایک بہانہ ہیں۔ امیر سعید ایروانی نے اپنے خط میں مزید لکھا ہے کہ یہ خط 13 جنوری 2025 کو اسرائیلی حکومت کے نمائندے کی طرف سے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اور سلامتی کونسل کے صدر کے نام لکھے گئے اس خط کے جواب میں بھیجا جا رہا ہے جس میں اسلامی جمہوریہ ایران پر بے بنیاد اور جھوٹا الزام لگایا گیا ہے کہ سلامتی کونسل کی قرارداد 1701 کی صریح خلاف ورزی کرتے ہوئے ایران سے جدید ہتھیار لبنان اسمگل کیے جارہے ہیں۔ اسلامی جمہوریہ ایران اس بے بنیاد الزام کو سختی سے مسترد کرتا ہے۔

ترک صدر رجب طیب اردوان آئندہ ماہ پاکستان کا دورہ کریں گے

اسلام آباد، 25 جنوری (یو این آئی) پاکستان اور ترکیہ کے درمیان اعلیٰ سطح کی اسٹریٹجک تعاون کونسل (ایچ ایل ایس سی) کا ساتواں اجلاس اگلے ماہ وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں ہوگا۔ ڈان اخبار میں شائع رپورٹ کے مطابق اعلیٰ سطح وفد کے ہمراہ رجب طیب اردوان کا دورہ 12 اور 13 فروری کو متوقع ہے۔ اسٹریٹجک تعاون کونسل کا بنیادی مقصد باہمی تعاون کو فروغ دینا ہے جس کی سربراہی پاکستان کے وزیراعظم اور ترکیہ کے صدر مشترکہ طور پر کرتے ہیں۔ رجب طیب اردوان کے ہمراہ ایک اعلیٰ سطح کا وزارتی وفد بھی اسلام آباد پہنچے گا۔ کونسل کو 2009 میں دونوں ممالک کے درمیان تزویراتی معاشی فریم ورک (ایس ای ایف) کے نفاذ کے لیے قائم کیا گیا تھا تاہم 2013 میں اس کا نام تبدیل کیا گیا تھا تاکہ ترکیہ اور پاکستان کے درمیان تزویراتی شراکت داری کو اجاگر کیا جاسکے۔ فورم کا چھٹا اجلاس فروری 2020 میں منعقد کیا گیا تھا جبکہ ابتدائی طور پر ساتویں اجلاس کو 2022 میں منعقد کیا جانا تھا، تاہم یہ تاخیر کا شکار ہوگیا تھا۔ اسٹریٹجک تعاون کونسل کے اگلے اجلاس میں دفاع اور سیکیورٹی تعاون کو بڑھانے سمیت دونوں ممالک کے درمیان تجارت، اقتصادی تعاون کو فروغ دینے اور ثقافتی تعلقات کو مزید مضبوط کرنے پر توجہ مرکوز کی جائے گی۔ گزشتہ روز ہونے والے اجلاس میں نائب وزیراعظم اور وزیر خارجہ اسحٰق ڈار نے 2020-24 کے اسٹریٹجک اکنامک فریم ورک پر پیش رفت کا جائزہ لیا اور دوطرفہ تعلقات کو مضبوط بنانے کے لیے حالیہ اقدامات پر تبادلہ خیال کیا۔ دفتر خارجہ کے جاری بیان میں کہا گیا تھا کہ 'اجلاس کا مقصد پاکستان اور ترکیہ کے درمیان تجارتی، اقتصادی اور سرمایہ کاری کے فروغ کے لیے ایک جامع حکمت عملی تیار کرنا تھا۔' بیان میں مزید کہا گیا کہ 'اجلاس میں دونوں ممالک کے درمیان اقتصادی تعلقات کو مضبوط بنانے کے لیے نئی تجاویز کا جائزہ لیا گیا اور یہ اسلام آباد میں منعقد ہونے والے اعلیٰ سطح کے اسٹریٹجک تعاون کونسل کے ساتویں اجلاس کی تیاریوں کا حصہ ہے۔'

امریکی اسلحے کی برآمدات تاریخ کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئیں

واشنگٹن، 25 جنوری (یو این آئی) امریکی اسلحے کی برآمدات مالی سال 2024 کے دوران تاریخ کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئیں۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق امریکہ نے مالی سال 2024 میں ریکارڈ 318.7 ارب ڈالر کا اسلحہ برآمد کیا جو گزشتہ مالی سال کے مقابلے میں 29 فیصد زیادہ ہے۔ امریکی اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کی جاری کردہ رپورٹ کے مطابق مالی سال 2024 میں امریکی اسلحہ ساز کمپنیوں کی جانب سے براہ راست دیگر ممالک کو فروخت کیے جانے والے دفاعی ساز وسامان کی مالیت 200.8 ارب ڈالر رہی جو مالی سال 2023 کے 170.6 ارب ڈالر کے مقابلے میں 23.5 فیصد زیادہ ہے۔ رپورٹ کے مطابق مالی سال 2024 کے دوران حکومتی سطح پر دیگر ممالک کو فراہم کیے گئے دفاعی ساز وسامان اور خدمات کی مالیت 117.9 ارب ڈالر بنتی ہے جو گزشتہ مالی سال کے 80.9 ارب ڈالر کے مقابلے میں 45.7 فیصد کا اضافہ ہے۔ امریکی اسلحے کی فروخت میں ہونے والے اضافے کی ایک وجہ مغربی ممالک کی جانب سے یوکرین کو اسلحہ فراہم کرنے کے بعد اپنے اسلحہ ذخائر کو دوبارہ بھرنا بھی ہے۔ دوسری جانب امریکہ کے وزیر خارجہ نے اہم قدام اٹھاتے ہوئے تمام غیر ملکی امدادی پروگرام عارضی طور پر معطل کردیے۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق معطل کیے گئے پروگراموں میں یوکرین، تائیوان اور اردن کی امداد کا پروگرام بھی شامل ہے۔ رپورٹس کے مطابق ان امدادی پروگراموں کو ابتدائی طور پر نوے 90 روز کیلئے معطل کیا گیا ہے، صرف اسرائیل اور مصر کو استثنیٰ حاصل رہے گا۔ امریکی میڈیا کا اس حوالے سے کہنا ہے کہ امریکا کے تمام سفارتی اور قونصل مشنز کو محکمہ خارجہ کی جانب سے حکم نامہ جاری کردیا گیا ہے جس میں ان سے کہا گیا ہے کہ تمام امدادی پروگرام فوری طور پر معطل کردیں۔ امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو ذاتی طور پر اب ان پروگراموں کا جائزہ لے کر ان میں تبدیلی یا مکمل طور پر ختم کرنے کا فیصلہ کریں گے۔ اس خبر کی تصدیق محکمہ خارجہ نے تاحال نہیں کی، تاہم میڈیا رپورٹس کے مطابق اس خبر سے امریکی محکمہ خارجہ کے ملازمین میں کھلبلی پیدا ہوگئی ہے۔

سیکیورٹی فورسز کی باغ میں کارروائی

رنگ لیڈر عزیز الرحمن سمیت 4 خوارج ہلاک

اسلام آباد، 25 جنوری (یو این آئی) ضلع خیبر کے علاقے باغ میں سیکیورٹی فورسز کی کارروائی میں 4 خارجی ہلاک ہوگئے، مارے گئے دہشت گردوں میں رنگ لیڈر عزیز الرحمن عرف قاری اسمٰعیل بھی شامل ہے۔ پاک فوج کے شعبہ تعلقات عامہ (آئی ایس پی آر) کے مطابق ضلع خیبر کے علاقے باغ میں سیکیورٹی فورسز نے دہشت گردوں کی موجودگی کی خفیہ اطلاع پر کارروائی کی۔ ہلاک خوارج میں رنگ لیڈر عزیز الرحمٰن عرف قاری اسماعیل بھی شامل ہے جبکہ رنگ لیڈر مخلص بھی سیکیورٹی فورسز سے مقابلے میں مارا گیا۔ واضح رہے کہ 2 روز قبل سیکیورٹی فورسز نے بلوچستان کے ضلع ژوب میں افغانستان سے دراندازی کی کوشش ناکام بناتے ہوئے 6 خارجی دہشت گردوں کو ہلاک کردیا تھا۔ پاک فوج کے شعبہ تعلقات عامہ (آئی ایس پی آر) نے بتایا تھا کہ 22/23 جنوری کی رات کو خارجی دہشت گردوں کا ایک گروپ پاکستان۔افغانستان سرحد سے دراندازی کی کوشش کررہا تھا۔ آئی ایس پی آر کا کہنا تھا کہ سیکیورٹی فورسز نے ضلع ژوب کے علاقے سمبازہ میں ٹریس کیا اور موثر طریقے سے خارجی دہشت گردوں کی دراندازی کی کوشش کو ناکام بناتے ہوئے 6 دہشت گردوں کو ہلاک کر دیا۔ آئی ایس پی آر کے مطابق ہلاک دہشتگردوں سے بھاری مقدار میں اسلحہ، گولہ بارود اور دھماکا خیز مواد بھی برآمد کیا گیا تھا۔ پاک فوج کے شعبہ تعلقات عامہ کا کہنا تھا کہ پاکستان، افغانستان کی عبوری حکومت سے یہ

فاکس نیوز کے سابق اینکر امریکہ کے وزیر دفاع بنے

واشنگٹن، 25 جنوری (یو این آئی) فاکس نیوز کے سابق اینکر امریکہ کے وزیر دفاع بن گئے۔ تفصیلات کے مطابق ٹی وی میزبان پیٹ ہیگسیتھ امریکی وزیر دفاع بن گئے، امریکی سینیٹ نے جمعہ کی رات دیر گئے پیٹ ہیگسیتھ کی بطور وزیر دفاع توثیق کردی۔ امریکی سینیٹ میں ووٹنگ ہوئی، جس میں پیٹ ہیگسیتھ کی حمایت اور مخالفت میں 50،50 ووٹ ڈالے گئے، آخر میں نائب صدر وینس کا ووٹ فیصلہ کن ثابت ہوا، صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے پیٹ ہیگسیتھ کو سینیٹ سے منظوری ملنے کے بعد انھیں مبارک باد دی۔ پیٹ ہیگسیتھ سابق امریکی فوجی بھی رہ چکے ہیں، انھوں نے عراق، افغانستان اور گوانتاناموبے میں انفنٹری افسر کے طور پر خدمات سرانجام دیں۔ وہ بدانتظامی کے الزامات کا سامنا کررہے تھے، جس کی وجہ سے ان کی تصدیق ہونے کے بارے میں خدشات لاحق تھے، اور نائب صدر جے ڈی وینس کے 'ٹائی بریکنگ' ووٹ سے وہ بچ گئے۔ تین ریپبلکن سینیٹرز جن میں سابق سینیٹ اکثریتی رہنما مچ میک کونل بھی شامل تھے، نے ان کے خلاف ووٹ دیا۔ ہیگسیتھ کو تصدیق کی سماعت کے دوران جنسی زیادتی کے الزام کے بارے میں متعدد سوالات کا سامنا کرنا پڑا، جس کی انھوں نے تردید کی، انھیں بے وفائی اور شراب نوشی کے الزامات کا بھی سامنا رہا۔ واضح رہے کہ ووٹنگ کے دوران 50 ریپبلکنز نے ہیگسیتھ کی حمایت کی، جب کہ ڈیموکریٹک کاکس کے تمام 47 اراکین نے ان کی نامزدگی کی مخالفت کی، تاہ جب 3 ریپبلکن سینیٹرز (کینٹکی کے مچ میک کونل، الاسکا کی لیزا مرکووسکی، اور مین کی سوسن کولنز) نے ہیگسیتھ کے خلاف ووٹ دیا تو معاملہ ٹائی ہوگیا تھا۔ یوں، سابق جنگی اہلکار اور ایک بار فاکس نیوز ٹیلی ویژن کے میزبان تقریباً 30 لاکھ ملازمین اور 849 ارب ڈالر کے بجٹ کی نگرانی کریں گے۔

زراعت اور سیاحت کو ساتھ لے کر چلیں گے: جیویر سنگھ

قومی یوم سیاحت 2025 اودھ شلپ گرام میں شاندار تقریب کے ساتھ منایا گیا

لکھنؤ، 25 جنوری۔ قومی یوم سیاحت کے موقع پر دارالحکومت لکھنؤ کے اودھ شلپگرام میں ایک شاندار پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اپنے خطاب میں اتر پردیش کے وزیر سیاحت جیویر سنگھ نے سیاحت کی اہمیت اور اس کی ترقی کے لیے محکمہ کی طرف سے اٹھائے گئے اقدامات کی تعریف کی۔ وزیر نے کہا کہ اتر پردیش اپنی تاریخی، ثقافتی اور مذہبی وراثت کے لیے پورے ملک اور دنیا میں مشہور ہے۔ وزیر جیویر سنگھ نے سیاحت کے شعبے کو روزگار پیدا کرنے اور اقتصادی ترقی کا ایک اہم ذریعہ بتایا۔ انہوں نے زراعت اور سیاحت کو ایک نئی راہ پر اکٹھا کرنے کی بات کی۔ ریاست میں زرعی اور دیہی سیاحت کے وزیر، جیویر سنگھ نے کہا کہ اتر پردیش حکومت نے سیاحت کے ذریعے ریاست کی معیشت کو مضبوط کرنے کا مقصد بنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عزت مآب وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں ریاستی حکومت کے ذریعہ ایک لاکھ ٹریلین ڈالر کی معیشت کے ہدف میں سیاحت اہم رول ادا کرے گی۔ ہمیں یقین ہے کہ وزیر اعظم کے پانچ کھرب کی معیشت کے ہدف میں سیاحت اہم کردار ادا کرے گی۔ آزادی کے 100 ویں سال یعنی 2047 تک، اتر پردیش کی سیاحت معیشت میں اہم کردار ادا کرے گی۔ وزیر جیویر سنگھ نے پروگرام میں کسانوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج کے بدلتے وقت میں زراعت اور سیاحت ایک ساتھ ترقی کر رہے ہیں۔ ایگرو ٹورازم آنے والے وقت میں نئی طاقت دے گا، یہ سیاحت کو نئی بلندیوں تک لے جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اب وقت آگیا ہے کہ زراعت میں حصہ ڈالنے والے کسانوں کو اب سیاحت میں بھی اہم کردار ادا کرنا چاہیے۔ سیاحتی پالیسی کے تحت ہوم اسٹے کی طرف جانے والے کسانوں کو رعایتیں دی جائیں گی۔ ایسے کسان خوش آئند ہیں۔ جیویر سنگھ نے کہا کہ کورونا وبا کے بعد جب لوگ گاؤں کا رخ کرتے ہیں تو انہیں فطرت کی اہمیت کا اندازہ ہوا۔ اگر کسان محکمہ سیاحت کے ساتھ مل کر کام کریں تو اس سے انہیں فائدہ ہوگا اور زرعی سیاحت کو بھی فروغ ملے گا۔ جیویر سنگھ نے کہا، اتر پردیش کی آبادی 24 کروڑ ہے۔ 2017 میں ہماری حکومت کے اقتدار میں آنے کے بعد امن وامان اور دیگر شعبوں میں بڑی تبدیلیاں آئیں۔ ریاست بدل چکی ہے۔ فسادیوں کی ریاست کو اتم پردیش میں تبدیل کرنے کے لیے سخت فیصلے لیے گئے، جس نے ملک اور دنیا کے لوگوں کا تصور ہی بدل دیا۔ آج، اتر پردیش سیاحت نے ایک ایسا سفر شروع کیا ہے جس میں دیہاتوں کو ترجیح دی جاتی ہے۔ یوپی کی سیاحت نئی بلندیوں کو چھو رہی ہے۔ ہم ورثے اور ترقی کو ساتھ لے کر آگے بڑھیں گے۔ اس تقریب میں، انعامات درج ذیل میں تقسیم کیے گئے: بہترین سیاحتی گاؤں کے زمرے میں، گولڈ ایوارڈ جیت گاؤں، متھرا، سلور ایوارڈ، سلہا گاؤں، چیلی بھیت اور کانسی کا ایوارڈ بدھانا گاؤں، اوریا نے حاصل کیا۔ بہترین فارم سٹے کے زمرے میں، گولڈ ایوارڈ پھول باغ ایگری فارم، فرخ آباد (آپریٹر- مہیش کمار سنگھ) کو دیا گیا، سلور ایوارڈ کھٹیا گندم کے فارمر پروڈیوسر، رانی پور، جھانسی (آپریٹر- سیارام) کو دیا گیا، اور کانسی کا ایوارڈ سوسائٹی آف یونیورس لورز، پوتھ پشپاوتی، ہاپوڑ (ڈائریکٹر- رانمیش ٹانگری) کو دیا گیا۔ بہترین ہوم اسٹے کیٹیگری میں گولڈ ایوارڈ روہت ہوم اسٹے، بھوتھ، مین پوری (آپریٹر- روہت کمار پرجاپتی) کو دیا گیا، سلور ایوارڈ انوپم ہوم اسٹے، گڑھا کٹرا، پریاگ راج (آپریٹر- انوپم) کو دیا گیا، اور کانسی کا ایوارڈ ارون تومر ہوم اسٹے، ناگلی تیرتھ، میرٹھ (ڈائریکٹر- ارون تومر) کو نوازا گیا۔ تقریب میں آدرش سیوا کمیٹی، اے ایم ایس اور جیوٹیٹ تنظیم کے نمائندے بھی متعلقہ گاؤں کے سربراہ، سکریٹری اور یونٹ آپریٹرز کے ساتھ موجود تھے۔ حال ہی میں یوتھ ٹورازم کلب کے مقابلے کا انعقاد کیا گیا۔ مہاتما گاندھی انٹرمیڈیٹ کالج گورکھپور سے پہلی فاتح سندیپ کنوجیا، دوسری فاتح شیلیندر مہاتما گاندھی انٹرمیڈیٹ کالج، گورکھپور اور تیسری فاتح انجلی کماری کو نوویگ کنیا انٹر کالج، لکھنؤ سے نوازا گیا۔ اسی طرح بلس گیٹ وے پرائیویٹ لمیٹڈ کی یونٹ دھوانروان ریٹریٹ کے ڈائریکٹر سمیر گپتا کو بھی اعزاز سے نوازا گیا۔ اتر پردیش ٹورازم پالیسی کے تحت پانچ سرمایہ کاروں اور چھ ٹور ٹریول آپریٹرز کو اعزاز سے نوازا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی متھرا میں چل رہے ہوٹل للیتا گرانڈ کے آپریٹر اجے گپتا کو کیپٹل سبسڈی کے لیے 790,88,90 روپے کا چیک دے کر نوازا گیا۔ اس دوران 15 کسانوں کو بھی اعزاز سے نوازا گیا۔ پرنسپل سکریٹری سیاحت مکیش کمار نے شام میں پروگرام میں موجود لوگوں کو یوم سیاحت کی مبارکباد دی۔ انہوں نے کہا کہ یوپی کا دن نہ صرف اتر پردیش میں بلکہ مہاراشٹر، برطانیہ اور امریکہ سمیت دنیا کے دیگر ممالک اور صوبوں میں بھی بڑے جوش وخروش کے ساتھ منایا گیا۔ یہ ترقی پسندی کی علامت ہے۔ اس طرح کی تقریبات بچوں، جوانوں اور بوڑھوں کو جوڑتی ہیں۔ آج کی نسل ریلوں پر زیادہ وقت صرف کرتی ہے، انہیں اپنے موبائل سے باہر نکل کر سیاحت کے لیے جانا چاہیے۔ انہوں نے پریاگ راج- ایودھیا- وارانسی کے مذہبی مثلث کا دورہ کرنے کی بھی درخواست کی۔ مہاکمبھ 2025 پر، پرنسپل سکریٹری نے کہا، یہ اتفاق 144 سال بعد ہوا ہے، آپ کو اس توانائی کو جذب کرنے اور اپنی روح کو پاک کرنے کے لیے ڈبکی لگانی چاہیے۔ انہوں نے زرعی اختراع کو زرعی سیاحت کے نقطہ نظر سے دیکھنے کے بارے میں بات کی۔ مکیش میشرم نے سوشل میڈیا اور اثر ورسوخ کے ذریعے سیاحت کو فروغ دینے پر زور دیا۔

امام موسی کاظم علیہ السلام اپنے زمانے کے سب سے بڑے عالم تھے: مولانا کلب صادق خان

لکھنؤ۔ شہر لکھنو میں امام حضرت موسی کاظم علیہ السلام کی شہادت کے سلسلے میں چھوٹے امام باڑے میں تین روزہ مجلس کا سلسلہ جاری ہے 25 جنوری کو دوسری مجلس کو عالی جناب مولانا کلب صادق خان پرنسپل حوضہ علمیہ تکو جامعیٰ نے خطاب کیا مجلس میں مولانا نے امام موسی کاظم علیہ السلام کے علم کو بیان کیا انہوں نے کہا کہ اللہ نے جیسا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور اہل بیت کو دیا ہے اس کی مثال نہیں ملتی۔ مولانا نے کہا کہ اللہ نے جیسا علم امام موسی کاظم علیہ السلام کو بخشا وہ دنیا کے لیے ایک نظیر ہے امام موسی کاظم علیہ السلام اپنے زمانے کے سب سے بڑے عالم تھے اور رسول اللہ کے علم کے وارث تھے۔ مجلس کے بعد شبیہ قید خانہ حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام کا پرسوز منظر پیش کیا گیا۔ تیسری مجلس 26 جنوری کو شب میں ٹھیک ساڑھے سات بجے منعقد ہوگی۔ بعد مجلس تابوت جناب ابوطالب علیہ السلام برامد ہوگا اور پلے بغداد کا منظر پیش کیا جائے گا۔ یہ جانکاری خادمان حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام نے دی۔

آئی پی ایس النکرتا سنگھ کا استعفیٰ منظور، بغیر اجازت لندن جانے پر 2008 بیچ کی آفیسر پر گاج

لکھنؤ: 26 جنوری (پی این ایس) اتر پردیش کیڈر کی 2008 بیچ کی آئی پی ایس افسر النکرتا سنگھ کا استعفیٰ منظور کر لیا گیا ہے۔ سال 2021 میں النکریتا بغیر کسی سرکاری اطلاع کے اپنے شوہر سے ملنے لندن چلی گئیں۔ محکمانہ کارروائی کرتے ہوئے انہیں معطل کر دیا گیا۔ اس دوران انہوں نے اپنا استعفیٰ اتر پردیش حکومت کو بھیجا تھا۔ اب قانونی طریقہ کار کو مکمل کرنے کے بعد ریاستی حکومت نے ان کی رضا کارانہ ریٹائرمنٹ (VRS) کو منظوری دے دی ہے۔ ان کے شوہر آئی اے ایس ودیا بھوشن نے بھی وی آر ایس لیا ہے۔ النکرتا اصل میں جمشید پور کی رہنے والی ہیں۔ حکومت کی جانب سے جاری معطلی کے حکم نامے میں کہا گیا ہے کہ النکریتا سنگھ نے 19 اکتوبر 2021 کو ایک واٹس ایپ کال کی تھی اور اے ڈی جی وومن اینڈ چائلڈ پروٹیکشن آرگنائزیشن کو لندن میں ہونے کی اطلاع دی تھی۔ وہ اگلے دن 20 اکتوبر 2021 کو دفتر میں موجود نہیں تھیں اور اس کے بعد سے مسلسل غیر حاضر تھیں۔ وہ اجازت لے کر لندن چلی گئی۔ اس کے لیے اسے معطل کر دیا گیا۔ النکریتا سنگھ 2008 بیچ کی آئی پی ایس آفیسر ہیں۔ اس کیس میں کہا گیا ہے کہ پولیس سروس رولز کے تحت کسی بھی افسر کو بیرون ملک جانے کے لیے حکومت سے اجازت لینا پڑتی ہے۔ آئی پی ایس النکریتا نے نہ تو چھٹی لی اور نہ ہی بیرون ملک جانے کی اجازت لی۔ اس وجہ سے اسے معطل کر دیا گیا ہے۔ اس سے قبل ان کے خلاف محکمانہ کارروائی کے احکامات دیے گئے تھے۔ اسے چارج شیٹ بھی بھیجی گئی۔ النکریتا سنگھ یوپی کیڈر کی آئی پی ایس آفیسر ہیں۔ وہ 2017 میں مرکزی ڈیپوٹیشن پر گئی تھیں۔ وہ 16 مارچ 2017 کو لال بہادر شاستری نیشنل اکیڈمی آف ایڈمنسٹریشن، مسوری میں ڈپٹی ڈائریکٹر کے طور پر تعینات ہوئے۔ وہ 25 اپریل 2021 تک اس عہدے پر رہیں۔

یوپی اردو اکادمی اور طلحہ سوسائٹی کی جانب سے 'لفظ اور ہم' کا انعقاد

لکھنؤ۔ لکھنؤ کے ڈلکش کالونی میں اتر پردیش اردو اکادمی اور طلحہ سوسائٹی کی جانب سے 'لفظ اور ہم' نامی پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام میں ذائقہ، زبان اور لکھنوی ثقافت پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ پروفیسر صابرہ حبیب نے تلفظ سکھانے اور سیکھنے پر زور دیا جبکہ ہمانشوواجپائی نے اپنی کہانی سنانے میں لکھنوی اسلوب کی جھلک دکھائی۔ افتتاح منتظمین کلثوم طلحہ، پروفیسر صابرہ حبیب اور نواب مسعود عبداللہ نے کیک کاٹ کر کیا۔ ہمانسوواجپائی کا لکھنوی کسے پروگرام کا سب سے بڑا مرکز تھا۔ اپنی کہانی سنانے میں انہوں نے بتایا کہ لکھنؤ کی زبان میں جو خوبصورتی، نفاست، آداب اور آداب نظر آتے ہیں وہ کسی اور زبان میں نہیں دیکھے جاتے، ہمارا لکھنؤ پوری دنیا میں اپنی شاعری اور امن پسند طبیعت کے لیے جانا جاتا ہے۔ سامعین نے بیت بازی پروگرام کو بہت پسند کیا جس میں شہر کی انا کشائی تھی جس میں کئی کالجوں کے اردو طلباء نے شرکت کی اور اردو ادب کے مشہور شعراء کے خوبصورت شعر سنائے۔ پروفیسر صابرہ حبیب نے اردو زبان بولنے کے آداب بتائے۔ آرگنائزر کلثوم طلحہ نے بتایا کہ یہ پروگرام ہر سال مشہور صحافی اسامہ طلحہ کی یاد میں منعقد کیا جاتا ہے۔

دم کردے ذرا سینے پہ اے میرے مسیحا □ جاں کربِ مسلسل میں گرفتار بہت ہے

جشن یومِ جمہوریہ کے موقع پر مشاعرہ اور کوی سمّیلن

لکھنؤ ۲۵؍ جنوری: مولانا محمد جوہر فاؤنڈیشن اور امین سلولوی میموریل ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کی جانب سے بیادگار امین سلولوی اور حسین امین جشن یومِ جمہوریہ کے موقع پر ماقبل شام مشاعرہ اور کوی سمّیلن کا انعقاد کیا گیا۔ صدارت رحمت لکھنوی اور نظامت آفتاب اثر ٹانڈوی نے کی۔ مہمانان خصوصی کی حیثیت سے ایم اے حسیب ایڈوکیٹ، وسیم حیدر شریکِ محفل رہے۔ اس موقع پر ہلال ادب ایوارڈ واصف رشید ایڈیٹر ماہنامہ لاریب کو پیش کیا گیا جبکہ دوسرا ایوارڈ جوہرِ ادب ایوارڈ حافظ ابو ہریرہ عثمانی کو ان کی ادبی خدمات کے اعتراف میں دیا گیا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے اتر پردیش مسلم سماج کے صدر بزرگ سیاسی، سماجی اور ملی رہنما ایم اے حسیب ایڈوکیٹ برادرانِ وطن کو یوم جمہوریہ کی مبارکباد پیش کرتے ۲۶؍ جنوری کی اہمیت پر روشنی ڈالی انھوں نے کہا ہمارا ملک پندرہ اگست ۱۹۴۷ء کو انگریزوں کی دو سالہ غلامی سے آزاد ہوا اور بھارت کے پہلے گورنر جنرل لارڈ ماؤنٹ بیٹن بنائے گئے ۲۶ نومبر ۱۹۴۹ کو ملک کو دنیا کا ضخیم ترین دستور ملا جس کا نفاذ ۲۶ جنوری ۱۹۵۰ء کو ہوا آزاد ہندوستان کے پہلے صدر جمہوریہ کی حیثیت سے ڈاکٹر راجیندر پرساد نے حلف لیا اسی دستور کے تحت ۱۹۵۲ء میں پہلے جنرل الیکشن ہوئے اور جواہر لال نہرو ملک کے پہلو وزیر اعظم منتخب ہوئے ہمارے دستور نے تمام شہریوں کو بلا لحاظ مذہب وملت رنگ ونسل مساوی حقوق عطا کئے۔ ہمارا ملک دنیا کی سب بڑی جمہوریت کی حیثیت سے ساری دنیا میں عزت واحترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ بدنصیبی سے گذشتہ ایک دہائی سے ہمارے ملک کی رنگا رنگ ثقافت اور گنگا جمنی تہذیب کو ختم کرنے کی کوششیں برابر جاری ہیں جو وطن عزیز کی بدنامی کا باعث اور اس کی ترقی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہیں آج کے اس مبارک موقع پر ہم کو ملک کی ترقی اور خوشحالی کے لئے مل جل کر کوشش کرنے کا عہد لینا چاہیے۔ رحمت لکھنوی نے کہا کہ میں تب سے اس محفل میں شرکت کر رہا ہوں جب میں شاعر بھی نہیں تھا۔ مگر دعا کرتا تھا کہ مجھے بھی اس میں شرکت کا موقع ملے۔ اللہ نے میری دعا قبول کی اور ۱۹۹۲ء سے مسلسل شرکت کر رہا ہوں۔ مولانا محمد علی جوہر فاؤنڈیشن کے بانی جنرل سکریٹری محمد وصی صدیقی نے کہا یہ مشاعرہ ۱۹۵۰ء سے قائم ہوا جو آج تک قائم ہے۔ اس جشن کے بانی امین سلولوی اور عمر انصاری تھے۔ مشاعرے میں ہندوستان کے پختہ کار شاعروں نے شرکت کی۔ پروگرام کے ناظم آفتاب اثر ٹانڈوی نے کہا وطن عزیز کی آزادی کے لئے اپنا سب لٹانے والے علماؤں کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں بھارت انھیں رہنماؤں کی قربانیوں کا ثمرہ ہے۔ جو آج ہم اس ملک کے شہری کی حیثیت سے اپنے دستور اساس نافذ ہونے کی سالگرہ کی خوشی منا رہے ہیں۔ انھوں نے مزید کہا بھارت ملک کا دستور دنیا کا سب سے شاندار اور ضخیم دستور ہے۔ جو ہر شہری کو بغیر کسی امتیاز کے برابر کا حق دیتا ہے۔ اسی خوشی کے موقع پر ہم دستور ساز اسمبلی کے تمام معزز شخصیات وا اپنا خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ امین سلولوی ایجوکیشنل اور ویلفیئر سوسائٹی کے جنرل سکریٹری وقار احسن نے کہا حسین امین کے بعد اس سوسائٹی کے خادم کی حیثیت اس کو آگے بڑھا رہا ہوں۔ اور آپ سبھی کے تعاون سے پروگرام کا انعقاد کرتا رہتا ہوں۔ جن شعرائے وادباء نے شرکت کی ان کے نام اس طرح ہیں۔ رحمت لکھنوی، ڈاکٹر ہارون رشید، آفتاب اثر ٹانڈوی، یقین فیض آبادی، بشارت لکھنوی، سلیم تابش، فاروق عادل، حافظ ارشد طالب، مہر النساء مہر، حامد لکھنوی، عامر مختار، کمال ادیب، گوگل ہندوستانی، ابرار صارم، رضوان فاروقی، زبیر انصاری، فہیم فاکر، اعظم صدیقی اور عقیل غازی پوری۔ پسندیدہ اشعار نذر قارئین ہیں:

رشتے ناتوں میں تجارت کا چلن جب سے ہوا
لوگ احسان بھی کرتے ہیں تو مہاجن کی طرح
(رحمت لکھنوی)

دم کردے ذرا سینے پہ اے میرے مسیحا
جاں کربِ مسلسل میں گرفتار بہت ہے
(ڈاکٹر ہارون رشید)

کچھ لوگ کے لے آئے تھے سونے کی قینچیاں
ہم نے پروں کو اپنے قطرنے نہیں دیا
(رضوان احمد فاروقی)

رہبرانِ قوم میں ہے خودنمائی اس قدر
جس کو بن گیا ہے فخرِ ملت آج کل
(آفتاب اثر ٹانڈوی)

آزادی کا نشان ہے چھبیس جنوری
اس واسطے مہان ہے چھبیس جنوری
(اعظم صدیقی)

میں وہ قطرہ ہوں اگر جانتا وسعت میری
یہ سمندر بھی میرے سامنے بھرتا پانی
(بشارت لکھنوی)

مسلسل چلتے رہنا زندہ رہنے کی علامت ہے
یہی پیغام دیتا ہے ہمیں بہتا ہوا پانی
(سلیم تابش)

لکھوا تو لی کسی طرح استاد سے غزل
پرچے میں ڈھونڈتے رہے وہ قافیہ ردیف
(گوگل ہندوستانی)

سکھ نہ ہندو نہ مسلمان زبانِ اردو
مادرِ ہند کی پہچان زبانِ اردو
(فہیم فاکر بلند شہری)

ضمیر اس نے جب اپنا کسی کو بیچ دیا
اثر زبان میں واعظ کے پھر کہا ہوگا
(حافظ ارشد طالب)

سارے جلوے ہیچ ہیں صارم نبی کے سامنے
ہے نمایاں آج تک جلوہ رسول اللہ کا
(ابرار صارم)

آخر میں آفتاب اثر ٹانڈوی نے شعراء وسامعین کا شکریہ ادا کیا۔

یوپی اردو اکادمی ڈاکٹر شیمہ رضوی کمپیوٹر سینٹر میں 2025 سیشن کے لئے نئے داخلے شروع

لکھنؤ۔ اتر پردیش اردو اکادمی کے زیر اہتمام چلائے جا رہے یک سالہ کورس 'ڈپلومہ ان کمپیوٹر اپلیکیشن اینڈ ملٹی لنگول ڈی۔ ٹی۔ پی' میں داخلے شروع ہو گئے ہیں۔ داخلہ فارم مذکورہ سینٹر واقع اکادمی بھون، وبھوتی کھنڈ گومتی نگر، لکھنؤ سے سینٹر سپروائزر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ داخلہ کے لئے امیدوار کا کم سے کم ہائی اسکول/منشی/مولوی یا اس کے مساوی امتحان کا پاس ہونا ضروری ہے۔ فارم کے ساتھ ہائی اسکول یا اس کے مساوی امتحان کی مارکشیٹ اور سند سیلف اٹیسٹ ہونا ضروری ہے۔ سینٹر انچارج نے بتایا کہ مذکورہ کورس میں طلباء کو فنڈامینٹل آف انفارمیشن ٹیکنالوجی، انٹرنیٹ ٹیکنالوجی اینڈ ویب ڈیزائننگ (ایچ ٹی ایم ایل۔ ڈی ایچ ٹی ایم ایل۔ (سی۔ ایس۔ ایس)، جاوا اسکرپٹ۔ پی۔ ایچ۔ پی اور ایس۔ کیو۔ ایل) فائننشیل اکاؤنٹنگ بذریعہ ٹیلی اینڈ پرسنالیٹی ڈیولپمنٹ، امرجنگ ٹرینڈس ان آئی ٹی، ملٹی لنگول ڈی ٹی پی، آرٹیفیشیل انٹیلی جینس اینڈ مشین لرنگ یوزنگ پائتھن، ملٹی لنگول ڈی۔ ٹی۔ پی (ان پیج اردو سافٹ ویئر، کورل ڈرا، فوٹوشاپ، پبلشر، فلیش) کی تربیت دی جائے گی۔ جن طلباء کو اردو نہیں آتی ان کو اردو زبان بھی سکھائی جائے گی جس کی سند الگ سے دی جائے گی۔ فارم جمع کرنے کی آخری تاریخ 08 فروری 2025 شام چار بجے تک ہے۔ سکریٹری/سینٹر انچارج نے بتایا کہ داخلہ فارم لینے کے لئے سینٹر سپروائزر سے رابطہ کر سکتے ہیں نیز فارم اکادمی کی ویب سائٹ www.upurduakademi.in سے بھی ڈاؤن لوڈ کیا جاسکتا ہے۔ یہ اطلاع اکادمی کے سکریٹری/ سینٹر انچارج شوکت علی نے دی ہے۔

شادی والے گھر میں 7 لاکھ مالیت زیورات ونقدی چوری

مین پوری: 25 جنوری (پی این ایس) مین پوری کوتوالی علاقے میں جرائم کی وارداتیں تھمنے کے آثار نہیں دکھائی دے رہے ہیں۔ کھاد فروش کے گھر میں چوری کی واردات کے بعد ایک بار پھر چوروں نے آشرم روڈ پر واقع مکان میں واردات کو انجام دیا۔ چوروں نے شادی والے گھر میں کمروں اور الماریوں کے تالے توڑ کر 7 لاکھ روپے مالیت کے زیورات اور نقدی چوری کر لی۔ پولیس نے متاثرہ کی شکایت پر مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔ شہر کے اسٹیشن روڈ پر چوکیدار کو گولی مار کر گھر سے لاکھوں روپے چوری کرنے کا واقعہ تا حال حل نہ ہو سکا۔ مندروں میں گھنٹا چوری، موبائل ڈکیتی وغیرہ کے واقعات بھی حل نہیں ہو سکے۔ ان معاملات میں کوتوالی پولیس گرفتاری کے نام پر خالی ہاتھ ہے۔ دوسری طرف مجرم آئے روز جرائم کر رہے ہیں۔ شہر کے راجہ کا باغ آشرم روڈ کے رہنے والے ملائم سنگھ پال جمعہ کی رات چندیشور روڈ پر واقع شادی گھر میں اپنی بیٹی کی شادی کی بارات میں مصروف تھے۔ چور رات کے وقت گھر میں داخل ہوئے اور نیچے ایک کمرے میں رکھی الماری کے تالے اور چھت پر دو کمروں میں رکھی الماریوں کے تالے توڑ کر تقریباً 7 لاکھ روپے مالیت کے زیورات کے ساتھ ساتھ 1.50 لاکھ روپے کی نقدی بھی لے گئے۔ جمعہ کی رات ملائم سنگھ اپنی بیٹی کی شادی میں مہمانوں کی تفریح میں مصروف تھے۔ رات گئے 2 بجے کے قریب جب کچھ لحاف اور گدے کافی نہیں تھے تو وہ خاندان کے کچھ نوجوانوں کے ساتھ گھر آیا۔ گھر آکر دیکھا تو چونک گیا۔ مین گیٹ اور اندر کے کمروں اور الماریوں کے تالے ٹوٹے تھے اور سامان ادھر ادھر بکھرا تھا اطلاع ملنے کے بعد پولس موقع پر پہنچی اور جانچ کی۔ پولیس نے متاثرہ کی شکایت پر مقدمہ درج کر لیا ہے۔

یوپی میں 5 ہزار خواتین کنڈکٹر ہوں گی بھرتی: دیا شنکر سنگھ

لکھنؤ: 26 جنوری (پی این ایس) خواتین سے جڑی بڑی خبر اتر پردیش سے آ رہی ہے۔ ریاست کی یوگی حکومت خواتین کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کا موقع دینے جا رہی ہے۔ وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ کی ہدایت پر اتر پردیش ٹرانسپورٹ کارپوریشن 5 ہزار خواتین کو نوکری دینے جا رہی ہے۔ کارپوریشن 5 ہزار خواتین کنڈکٹر بھرتی کرنے جا رہی ہے۔ یہ تمام بھرتیاں کنٹریکٹ پر کی جائیں گی۔ وزیر ٹرانسپورٹ دیا شنکر سنگھ نے کہا کہ خواتین امیدواروں کو ان کے آبائی اضلاع کے تحت آنے والے ڈپوؤں میں تعینات کیا جائے گا۔ اس کے لیے 21 اضلاع میں 4 مختلف تاریخوں میں روزگار میلے کا انعقاد کیا جائے گا، وزیر ٹرانسپورٹ دیا شنکر سنگھ نے کہا کہ بھرتی کے لیے سی سی سی سرٹیفکیٹ کے ساتھ 12 ویں جماعت پاس ہونا لازمی ہے۔ کنٹریکٹ کنڈکٹر کے عہدے کے لیے خواتین کا انتخاب انٹرمیڈیٹ میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ این سی سی بی سرٹیفکیٹ، این ایس ایس سرٹیفکیٹ، بھارت اسکاؤٹ، گائیڈ آرگنائزیشن کی ریاست اور صدر ایوارڈ سرٹیفکیٹ رکھنے والی خواتین امیدواروں کو انٹرمیڈیٹ میں حاصل کردہ نمبروں پر 5% ویٹیج دیا جائے گا۔ خواتین امیدواروں کو ان کے آبائی ضلع میں واقع ڈپو میں تعینات کیا جائے گا۔ دیا شنکر سنگھ نے کہا کہ خواتین کنڈکٹروں کو اسی شرح پر ادائیگی کی جائے گی جس طرح کنٹریکٹ ڈرائیوروں اور کنڈکٹروں کو معاوضے کی شرح کی اجازت ہے۔ اس کے علاوہ، خواتین امیدواروں کے کنٹریکٹ کے لیے، ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ یوپی نیشنل رورل لائیولی ہڈ مشن اور یوپی اسکل ڈیولپمنٹ مشن کی رکن ہوں یا ان کے پاس این سی سی بی سرٹیفکیٹ، این ایس ایس اور اسکاؤٹ گائیڈ تنظیم کا ریاستی اور صدر ایوارڈ سرٹیفکیٹ ہو۔ کنڈکٹر کے عہدے پر بھرتی کے لیے 6 فروری، 17 فروری، 20 فروری اور 4 مارچ کو روزگار میلے کا انعقاد کیا جائے گا۔ یہ پروگرام 6 فروری کو نوئیڈا، آگرہ، مراد آباد، لکھنؤ، گورکھپور اور 17 فروری کو غازی آباد، علی گڑھ، بریلی، ایودھیا، وارانسی میں منعقد ہوگا۔ جبکہ 20 فروری کو میرٹھ، اٹاوہ، ہردوئی، دیوی پٹن، اعظم گڑھ میں روزگار میلے کا انعقاد کیا جائے گا اور 4 مارچ کو سہارنپور، جھانسی، کانپور، چترکوٹ دھام بندہ، پریاگ راج علاقوں میں روزگار میلے کا انعقاد کیا جائے گا۔ روزگار میلے کے ساتھ ساتھ، کارپوریشن کی ویب سائٹ www.upsrtc.com پر آن لائن درخواست کے لیے الگ الگ علاقہ وار لنکس بھی فراہم کیے جائیں گے۔

ایرا یونیورسٹی میں ورک شاپ

لکھنؤ، 25 جنوری، 2025 ایرا یونیورسٹی کی سنٹرل لائبریری نے ہفتہ کے روز "میڈیکل ڈیپارٹمنٹل لائبریری کو اپ گریڈ کرنے" کے موضوع پر اپنی ورکشاپ کا کامیابی سے اختتام کیا۔ یہ پروگرام لائبریری کے طریقوں میں جدت اور بہتری کو فروغ دینے کے لیے سینٹرل لائبریری کی طرف سے ہر ہفتہ کو منعقد کی جانے والی ورکشاپس کے سلسلے کا حصہ ہے۔ اختتامی سیشن میں مہمان خصوصی، پروفیسر ڈاکٹر عباس علی مہدی، وائس چانسلر، ایرا یونیورسٹی نے شرکت کی، جنہوں نے طلباء اور فیکلٹی کی تعلیمی اور تحقیقی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے میڈیکل لائبریریوں میں مسلسل بہتری کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا، "لائبریریاں تعلیم میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہیں اور طبی میدان میں علم کو آگے بڑھانے کے لیے ان کی اپ گریڈیشن ضروری ہے۔" مہمان خصوصی پروفیسر جمال مسعود نے روایتی وسائل اور جدید ٹیکنالوجی کے درمیان خلیج کو ختم کرنے میں لائبریریوں کے کردار پر روشنی ڈالی اور کہا کہ لائبریریاں نہ صرف علم کو محفوظ کرتی ہیں بلکہ سیکھنے اور اختراع کی تحریک بھی دیتی ہیں، ایرا یونیورسٹی کے لائبریرین ڈاکٹر محمد کاشف خان نے اس بات کا اعادہ کیا۔ مصنوعی ذہانت لائبریریوں کی مدد کر سکتی ہے، لیکن یہ تعلیم میں ان کے بنیادی کردار کی جگہ نہیں لے سکتی۔ لائبریریاں صرف کتابوں کے ذخیرے نہیں ہیں بلکہ یہ فکری نشوونما اور تعاون کے مراکز ہیں، ورکشاپ کا اختتام طبی ڈیپارٹمنٹل لائبریریوں کی بحالی اور اپ گریڈیشن کے بہترین طریقوں پر بحث کے ساتھ ہوا، جس میں مناسب دیکھ بھال اور حکمت عملی کی منصوبہ بندی کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا۔

غزہ کی مزاحمت: شہادت ہے مطلوب و مقصودِ مومن

ڈاکٹر سلیم خان

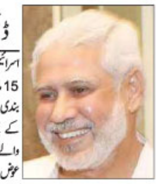

اسرائیل اور حماس کے درمیان 15 ماہ اور 12 دن بعد جنگ بندی کے معاہدے پر عمل درآمد کے پہلے دن رہا کیے جانے والے 3 اسرائیلی قیدیوں کے عوض 95 فلسطینی قیدی رہا ہوئے۔اس طرح صہیونیوں نے اپنے فوجیوں کے مقابلے جتنے گناہ بے قصور لوگوں کو شہید کیا حماس نے اسرائیل قیدیوں کے عوض اتنے ہی گنا عمر قید کی سزا بھگتنے والے فلسطینیوں کو چھڑا لیا۔اس اقدام سے ناراض ہوکر سخت گیر قومی سلامتی کے وزیر اتمار بن گویر اور ان کی قوم پرست مذہبی جماعت سے تعلق رکھنے والے 2 دیگر وزرا نے غزہ جنگ بندی معاہدے پر وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو کی کابینہ سے استعفیٰ دے دیا۔اوٹزما یہودت نے جنگ بندی کے معاہدے کو حماس کے سامنے ہتھیار ڈالنے' کا نام دے کر غزہ میں 'سیکڑوں قاتلوں کی رہائی' اور 'جنگ میں (اسرائیلی فوج کی) کامیابیوں کو ترک کرنے' کی مذمت کی۔اس طرح گویر کی پارٹی اب حکمران اتحاد سے باہر ہوگئی لیکن اس کے باوجود وہ نیتن یاہو کی حکومت کو گرانا بھی نہیں چاہتی کیونکہ اگر یہ سرکار گر جائے تو جو دایاں اتحاد اقتدار سنبھالے گا وہ تو امن کے معاملے میں بہت سنجیدہ ہے۔اس کے آتے ہی بن گویر جیسے لوگوں کے جیل میں جانے کی نوبت آجائے گی اس لیے اس کی یہ حالت ہے۔

کیسا پردہ ہے کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہیں
صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں

سیاسی جماعتوں کے فیصلے تو ابن الوقتی کے تحت کیے جاتے ہیں مگر اسرائیلی فوج کے سربراہ لیفٹیننٹ جنرل ہیرزی ہیلوی کا استعفیٰ شکست کا بین اعتراف ہے کیونکہ جنگ کے بعد فاتح جرنیل کی تو پذیرائی ہوتی ہے اور ہارنے والا یا تو خودکشی کرلیتا ہے یا اپنے اپنے عہدے سے سبکدوش ہوجاتا ہے۔اسرائیلی فوج کے سربراہ نے سات اکتوبر (2023) کے روز فوج کی ناکامی کی ذمے داری قبول کرتے ہوئے اپنا راستہ ناپا۔اسرائیلی فوج کے سربراہ نے ایک بیان میں بتایا کہ وہ 6 مارچ کو اپنی ذمے داریوں اور فوج کی قیادت کے منصب سے سبکدوش ہوجائیں گے۔اسرائیلی ٹی وی چینل 12 کے مطابق ہیلوی نے اپنا استعفیٰ وزیر دفاع یسرائیل کاتز اور وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو کو بھیجا ہے۔ہیلوی نے واضح کیا کہ انھوں نے یہ فیصلہ اپنے کندھوں پر عائد ذمے داری کا احساس کرتے ہوئے کیا ہے۔ان کا اشارہ حماس کی جانب سے غزہ کے علاقوں پر حملے کی جانب تھا۔اس حملے میں 1140 سے زیادہ افراد مارے گئے اور ڈھائی سو لوگوں کو یرغمال بنالیا گیا۔

ایک فوجی اور سیاستداں کے درمیان یہ بڑا فرق ہے کہ اسرائیل کی ایک کثیر آبادی عرصۂ دراز سے وزیر اعظم نیتن یاہو کا استعفیٰ مانگ رہی ہے۔اس کے لیے بے شمار احتجاجی مظاہرے ان کے دفتر، گھر اور سڑکوں پر ہوچکے ہیں مگر اپنے آپ کو عوام کا نمائندہ کہنے والے نیتن یاہو ٹس سے مس نہیں ہوتے اس کے برعکس ہیلوی نے بغیر کسی مطالبے کے لیے معذرت کرلی لیکن ان کا آگے کا منصوبہ وزیر اعظم کی نیند اڑانے والا ہے۔اسرائیلی فوج کے سربراہ کہاو ہے کہ وہ بقیہ عرصے میں اندرونی تحقیقات پوری کرائیں گے۔یہ نیتن یاہو کی ایک دُکھتی رگ ہے جس کو چھیڑنے سے وہ بے چین ہوجاتے ہیں۔سابق اسرائیلی وزیر دفاع یوآو گیلنٹ نے گذشتہ برس موسم سرما میں مطالبہ کیا تھا کہ سات اکتوبر (2023) کو حماس تنظیم کے حملے میں اسرائیلی جانب کی ناکامی کی سرکاری تحقیقات کرائی جائیں۔انہوں از خود یہ پیشکش کی تھی کہ وزیر دفاع کی حیثیت سے تحقیقات میں انھیں بھی شامل کیا جانا چاہیے یعنی اگر ان سے کوئی کوتاہی سرزد ہوئی ہے تو اس کی نشاندہی بھی ہونی چاہیے۔

یہاں تک تو سب ٹھیک تھا مگر گیلنٹ نے اپنے ساتھ وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو کو بھی گھسیٹ لیا۔اس اعلان سے نیتن یاہو اس قدر چراغ پا ہوئے کہ انہوں نے نہ صرف گیلنٹ کا مطالبہ مسترد کردیا تھا بلکہ ان کی چھٹی کردی۔نیتن یاہو کی منطق تھی کہ یہ تحقیقات جنگ ختم ہونے کے بعد کی جانی چاہیے۔اب تو وہ بھی ہوگیا اس لیے نیتن یاہو اس تحقیق سے بچ نہیں سکتے اور اگر غیر جانبدار تفتیش ہوجائے تو یہ بات اظہر من الشمس ہوجائے گی جنگ طوالت کے لیے ان کی اقتدار میں رہنے کی ہوس کے سوا کوئی اور معقول وجہ نہیں ہے۔یعنی اسرائیل کی حالیہ ہزیمت کی سب سے بڑی ذمہ داری خود اس کے وزیر اعظم پر آتی ہے۔حالیہ جنگ بندی سے جہاں اسرائیل میں صفِ ماتم بچھی ہوئی ہے وہیں غزہ سمیت مسلم دنیا میں جشن کا ماحول ہے۔فلسطینی جہاد میں ایران کا بڑا کردار رہا ہے کیونکہ وہ نہ صرف اسرائیل کے حملے کا نشانہ بنا بلکہ اس نے بھی جواب میں تل ابیب تک اپنے میزائل داغے ایسے میں جنگ بندی کے موقع پر سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی نے ایک نہایت ایمان افروز بیان جاری کیا۔

پاسداران کے بیان میں پہلے تو سورۂ فتح کی ابتدائی تین آیات کا حوالہ دے کر خداوند تعالیٰ کا شکر ادا کیا گیا نیز "طوفان الاقصیٰ" کو شاندار، تاریخی اور باعث افتخار آپریشن کہہ کر پذیرائی کی گئی نیز صہیونی حکومت کے مظالم اور نسل کشی کے باوجود حماس برتری کو سراہا گیا۔اس نے اسرائیل کے اہداف کو یاد دلاتے ہوئے کہا وہ "قیدیوں کو عسکری کارروائیوں کے ذریعے آزاد کرانا، حماس کا مکمل خاتمہ، اور شمالی بستیوں کے آبادکاروں کو واپس لانا" چاہتے تھے لیکن 463 دن کے ظلم و بربریت کے بعد اسے ان تینوں محاذ پر شکست سے دوچار ہونا پڑا۔50 ہزار کے قریب شہادت، لاکھوں مکینوں کے زخمی اور 80 فیصد سے زیادہ بنیادی ڈھانچے کی تباہی کے باوجود غزہ کے جیالوں کے بے مثال صبر و استقامت نے ظالموں کو جھکنے پر مجبور کردیا۔پاسداران نے خبردار کیا آگے چل کر اسرائیل کے ظالم سربراہ کو صہیونی معاشرے کے اندرونی تنازعات، شدید تنقید اور احتجاج کے طوفان کا سامنا کرنا پڑے گا اور یہ ہو رہا ہے۔نیتن یاہو فی الحال بیک وقت دو مخالف طاقتوں کی کھینچا تانی میں پھنس کر کراہ رہے ہیں۔

طوفان الاقصیٰ کے نتیجے میں تباہ کاری اور پھر جنگ بندی کے حوالے سے تذبذب کا شکار لوگوں کو چاہیے کہ یرغمالیوں کی رہائی والی ویڈیو دیکھ لیں اور پھر بھی کوئی کنفیوژن باقی رہ جائے تو ان کا موازنہ اسرائیلی سیکیورٹی کونسل کی تصاویر سے کرلیں۔حماس نے یرغمالیوں کی رہائی کے موقع پر زبردست جلوس نکالا اور پرمسرت نعرے لگا کر یہ پیغام دیا کہ انہیں کسی کو یرغمال بنائے رکھنے کا شوق نہیں تھا بلکہ وہ ان کو آزاد کرکے خوش ہیں۔اس کے برعکس یہودی رہنماوں کے چہرے پر برسنے والی لعنت اور مایوسی چغلی کھارہی تھی کہ امن کی خاطر رضامندی ان کے لیے زہر کے پیالے سے کم نہیں ہے۔وہ لوگ تباہی و بربادی سے رو کے جانے پر بے حد ملول ہیں جبکہ حماس کے یرغمالیوں کی رہائی کا جشن منا رہی ہے۔ان لوگوں کو تحفے تحائف سے نواز رہے ہیں اور اس کی ویڈیو بنا کر دنیا بھر کو بتا رہے ہیں کہ وہ کن اعلیٰ اقدار کے حامل ہیں۔ان تحفوں میں ایک سرٹیفکیٹ کے ساتھ قید کے دوران شوٹ کی گئی یادگار تصاویر بھی ہیں۔اس میں یہ اشارہ بھی موجود ہے کہ اگر کل کو اسرائیلی خفیہ ایجنسی انہیں دباو ڈال کر حماس کی بدنامی کے لیے استعمال کرنے کی کوشش کرے تو اس کے خلاف شواہد موجود ہیں۔ویسے ماضی میں بھی جو لوگ حماس کی قید سے چھوٹے انہوں نے کسی بدسلوکی کی شکایت نہیں کی۔ابوغریب جیسے سفا کی تو امریکہ اور اس کے حواری اسرائیل کا طرۂ امتیاز ہے۔

اسرائیل کی جانب سے ہر یرغمالی کے بدلے بادلِ نخواستہ کئی گنا زیادہ عمر قید کی سزا پانے والے بے قصور مجاہدین کو آزاد کیا جارہا ہے مگر وہ اس کو اپنی ذلت و رسوائی کے زمرے میں ڈال کر چھپا رہا ہے۔یہ ہے جیتنے اور ہارنے والے کا فرق؟ حماس کے مذکورہ بالا پرجوش جلوس میں ان کے ہتھیار بند مجاہدین بھی نظر آتے ہیں۔یہ ویڈیو پکار پکار کہہ رہی ہے کہ ہمیں صفحۂ ہستی سے مٹانے والے کہاں ہیں؟ یہ دیکھو ہم زندہ ہیں۔ہم کھلے عام نعرۂ تکبیر بلند کرکے اللہ تبارک وتعالیٰ کی کبریائی بیان کررہے ہیں۔موت کے ڈر سے ڈپریشن میں جانے اسرائیلی فوجیوں کی بابت فرمانِ خداوندی ہے: "تم انہیں سب سے بڑھ کر جینے کا حریص پاؤ گے حتیٰ کہ یہ اس معاملے میں مشرکوں سے بھی بڑھے ہوئے ہیں ان میں سے ایک ایک شخص یہ چاہتا ہے کہ کسی طرح ہزار برس جیے، حالانکہ لمبی عمر بہرحال اُسے عذاب سے تو دور نہیں پھینک سکتی جیسے کچھ اعمال یہ کررہے ہیں، اللہ تو انہیں دیکھ ہی رہا ہے"۔اس کے برعکس شہادت کو سعادت سمجھے والے حماس کے مجاہدین اسلام ہیں۔ایسے جانبازوں کو بھلا کون شکست دے سکتا ہے؟ علامہ اقبال نے انہیں شاہین صفت جوانوں کے بارے میں فرمایا۔

کشادِ در دل سمجھتے ہیں اس کو
ہلاکت نہیں موت ان کی نظر میں
شہادت ہے مطلوب و مقصودِ مومن
نہ مالِ غنیمت نہ کشور کشائی

☆☆☆

ہماری جمہوریت اور ہم!

پروفیسر مشتاق احمد

اپنا وطنِ عزیز دنیا کی سب بڑی جمہوریت ہے اور جمہوریت کی روح ہمارا آئین ہے۔آج سے 76 سال قبل جب ہمارے اکابرین نے آئین کے نفاذ کی تاریخ متعین کی تھی تو ان کے ذہن میں کہیں نہ کہیں جنگِ آزادی کی تاریخ بھی تھی اسی لئے ہمارا آئین تو نومبر 1949 میں ہی مکمل ہوچکا تھا لیکن اس کے نفاذ کی تاریخ 26 رجنوری 1950 اس لئے متعین کی گئی کہ ہماری جنگِ آزادی میں اس تاریخ کو غیر معمولی اہمیت حاصل تھی۔ہم سب جانتے ہیں کہ 26 رجنوری 1930 میں پہلی بار ترنگا لہرایا گیا تھا اور مکمل آزادی کا مطالبہ بھی کیا گیا تھا۔اس لئے اس تاریخ کو یادگار بنانے کے لئے ہمارے آئین کا نفاذ 26 رجنوری 1950 کو ہوا۔اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم نے غلامی سے نجات پانے کے بعد زندگی کے مختلف شعبے میں ترقیاتی منازل طے کئے ہیں لیکن ایک تلخ سچائی یہ بھی ہے کہ آئین کے تقاضوں کو ہم پورا کرنے میں کہیں نہ کہیں ناکام رہے ہیں۔انسانی وسائل کے معاملے میں دنیا کا یہ سب سے بڑا ملک ہے اور قدرت نے ہمارے ملک میں انسانی ترقیات کے وسائل بھی عطا کئے ہیں۔کہیں ہیرے جواہرات کے کان ہیں تو کہیں آبی ذخائر اور کہیں ریگستان ہے تو کہیں جنگلوں کا لامتناہی سلسلہ۔یہ تمام قدرتی عطیات انسان کی فلاح وبہبود کے وسیلے ہیں۔مگر افسوس کہ ہماری سیاست نے قدرتی عطیات کی تقسیم میں بھی علاقائی تعصب، ذہنی تحفظات اور نسلی فرقہ واریت کا شیوہ اختیار کر رکھا ہے۔نتیجہ ہے کہ قدرتی عطیات میں بھی بدعنوانی اپنی انتہا پر ہے اور آئین نے جو ہر شہری کو جینے کے مساوی حقوق کا وعدہ کیا ہے اسے پامال کیا جارہا ہے۔

واضح ہو کہ ہمارا ملک مذہبی، لسانی، ثقافتی تہذیبی ہر اعتبار سے کثرت میں وحدت کا پیغام دیتا ہے۔اس لئے ہمارا آئین تمام تر تعصبات سے اوپر اٹھ کر ہر ایک شہری کے مفاد میں کام کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ہمارے وزراء اور ممبران اسمبلی و پارلیامنٹ اپنی رکنیت کی بحالی اور عہدہ پر فائز ہونے سے پہلے یہ حلف لیتے ہیں کہ ہم بھارت کے شہری اپنی جمہوریت میں مکمل یقین رکھتے ہیں اور اپنے ملک کے آئینی تقاضوں کو پورا کریں گے۔آزادانہ اور غیر متعصبانہ عمل کے ذریعہ ہر شہری کے ساتھ منصفانہ رویہ اپنائیں گے۔مذہب، ذات، جماعت اور زبان کسی طرح کے تحفظات سے پاک رہیں گے لیکن عملی صورت کیا ہے وہ سب کے سامنے ہے۔ہمارے وزراء ایک مذہب کے خلاف نفرت انگیز تقریریں کرتے ہیں تو دوسرے مذہب کو نشانہ بناتے ہیں۔انسانی حقوق کی پامالی کے گراف دن بہ دن بڑھتے جارہے ہیں۔حال ہی میں ایک رپورٹ نے یہ حقیقت عیاں کی ہے کہ ہمارے 26 فی صد نومولود بچے عدم تغذیہ کے شکار ہیں اور 50 فی صد خواتین تغذیہ کی کمی کی وجہ سے انیمیا کی شکار ہیں۔جب کہ عالمی اقتصادی ریکارڈ یہ دکھاتا ہے کہ ملک کی آدھی ملکیت صرف بارہ صنعتی گھرانوں کے پاس ہے۔ایک شخص ایسا ہے جس کی آمدنی میں روزانہ دو ہزار فی صد کا اضافہ ہو رہا ہے تو دوسری طرف ملک کی 35 فی صد آبادی کی روزانہ آمدنی دنوں دن کم ہو رہی ہے، یعنی وہ فاقہ کشی کے شکار ہو رہے ہیں۔

ہمارا آئین ہر شہری کو یہ آزادی بخشتا ہے کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق پوشاک اور اپنی روز مرہ زندگی میں خورد ونوش اختیار کرے۔ہر ایک شہری کو اپنے فکر ونظر کی آزادی ہوگی۔ہر شہری اپنی تہذیب وتمدن کے تحفظ کے لئے آزاد ہوگا لیکن عصرِ حاضر میں ان تمام تقاضوں کو نہ صرف نظر انداز کیا گیا بلکہ قصداً اس کی پامالی کی جا رہی ہے۔ہمارے ملک میں اظہار خیال کی آزادی کو ایک خاص طبقہ کس طرح نشانہ بنا رہا ہے۔چند برس قبل انگریزی کی عالمی شہرت یافتہ ادیبہ نین تارا سہگل کو ایک گروپ نے مہاراشٹر کے ساہتیہ سمیلن میں اس لئے شامل نہیں ہونے دیا کہ وہ ملک کے موجودہ حالات پر تبصرہ کرنے والی تھیں۔اب سوال اٹھتا ہے کہ یوم جمہوریہ کا جشن ہم اس لئے مناتے ہیں کہ اس کے تقاضوں کو نہ صرف پورا کریں گے بلکہ استحکام بھی بخشیں گے۔ہم اپنے آئین کے تمام تقاضوں کی پاسداری کریں گے کہ اسی میں ملک کے تمام شہری کے خوابوں کی تعبیر پوشیدہ ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم نے ترقیاتی منازل طے کئے ہیں، خلاء میں ہماری آواز "سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا" گونجی ہے تو سمندر کی تہوں تک ہم نے اپنے "وکرانت" اتارے ہیں۔درجنوں سٹلائٹ کے ذریعہ سائنس اور ٹکنالوجی کے شعبے میں پوری دنیا کو اپنی طاقت کا احساس کرایا ہے۔چاند پر اتر کر ہم اپنے ملک کے یقیں محکم اور عمل پیہم کا پرچم لہرایا ہے اور سورج پر کمند ڈالنے والے ہیں۔لیکن ایک ٹھوس سچائی یہ بھی ہے کہ انسانی زندگی کی سہولیات فراہم کرنے میں ہم اب بھی دنیا کے پسماندہ ملکوں کی قطار میں کھڑے ہیں۔ہم اپنی آزادی کے اتنے دنوں بعد بھی اپنے تمام شہری کو پینے کا صاف پانی مہیا نہیں کرا پائے ہیں اور آج بھی ناخواندگی کا بدنما داغ ہمارے لئے باعثِ ندامت ہے۔سماجی برائیوں پر قابو پانے میں ناکام ہیں تو مذہبی فرقہ پرستی اور نسلی امتیازات روز بروز بڑھتے جا رہے ہیں۔امن شانتی کا یہ گہوارہ نفرت کے مسکن میں تبدیل ہو رہا ہے۔بے روزگاری نے ہمارے نوجوانوں کے ذہن وفکر کو مفلوج کر رکھا ہے۔کیا ہمارے اکابرین نے آئین کی تفصیل اور پھر اس کے نفاذ کا مقصد یہی سوچا تھا؟ اگر نہیں تو پھر ہم سب اس پر عمل پیرا کیوں نہیں ہیں؟ ہم جانتے ہیں کہ اس کا جواب کوئی بھی شخص نفی میں نہیں دے سکتا۔لیکن کیا یہ لمحۂ فکریہ نہیں ہے کہ ہم اپنے آئینی تقاضوں کی پاسداری میں ناکام رہے ہیں؟۔ہماری موجودہ حکومت تقریباً 80 کروڑ افراد کو مفت راشن دے کر ایک جمہوری فرائض کو انجام دے رہی ہے لیکن آخر کب تک؟ اس پر بھی غور کرنے کی ضرورت ہے۔جہاں تک اقلیت طبقے کا سوال ہے تو اس طبقے کو بھی اپنے ذہن ودل میں جمہوری تقاضوں کے جو اسباق ہیں اس کو محفوظ کرلینا چاہئے اور اسی کی روشنی میں اپنے عملی اقدام اٹھانے چاہئیں کیوں کہ صرف ہم اپنے حقوق کے مطالبے کرتے رہیں گے اور اپنے فرائض سے غافل ہوں گے تو ہماری آواز ہمیشہ صدا بہ صحرا ثابت ہوتی رہے گی۔صرف اور صرف اپنی پستی کے لئے کسی حکومت کو مورد الزام ٹھہرا کر اپنا دامن نہیں بچا سکتے۔اس ملک کی سب سے بڑی اقلیت مسلمان ہیں اور اس تلخ حقیقت سے ہم سب واقف ہیں کہ ہمارے معاشرے میں کوئی منصوبہ بند نظام قائم نہیں ہے۔سماجی، معاشرتی، تعلیمی اور سیاسی شعبے میں بھی ہماری پستی اگر ہے تو صرف اور صرف اس کی واحد وجہ یہ ہے کہ ہم نے جمہوری تقاضوں کو مدنظر رکھ کر کوئی ٹھوس لائحہ عمل تیار نہیں کیا ہے اور اب تک صرف جذباتی اور اشتعال انگیزی کو اپنا وطیرہ بنا رکھا ہے۔نتیجہ ہے کہ چہار طرف ہمارے لئے مایوسیوں کا سامان دکھائی دیتا ہے ورنہ مذکورہ شعبوں کے لئے اگر کوئی منصوبہ بند طریقہ کار ہم نے اپنا لیا ہوتا تو شاید آج ہمارے معاشرے کی جس طرح کی تصویر ہے وہ نہیں ہوتی اور نہ ہم اپنی تقدیر کو کوستے رہتے۔

مختصر یہ کہ ہمارا ملک دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت ہے اور کسی بھی جمہوری ملک کا آئین اس ملک کی اگر روح ہے تو اس کے ہر ایک شہری کے دلوں کی دھڑکن بھی ہے۔اگر ہم سب صدق دل سے اس حقیقت کا اعتراف کرلیں تو شاید دنیا کی اس سب سے بڑی جمہوریت سے کسی کو شکایت نہیں ہوگی۔آیئے ہم سب اپنے آئینی حقوق کے ساتھ ساتھ آئینی فرائض کو انجام دینے کا بھی عہد لیں کہ ہمارے اسی عمل سے ملک کی تصویر وتقدیر بدلنے والی ہے اور ہمارے اکابرین نے جس مقصد سے اس ملک کو آزاد کرانے کے ساتھ ساتھ ایک مثالی آئین دیا اس کی پاسداری ہو سکے اور پوری دنیا میں ہماری شناخت مستحکم ہو سکے۔

☆☆☆

اسلاف کی تاریخ سے واقفیت ضروری

ملک کی بقا کیلئے ضروری ہے کہ بلاتفریق مذہب وملت ہم متحد ہوکر دستور ہند کی حفاظت کریں اور ان فرقہ پرست ذہنیت کے حاملین سے ملک کو بچائیں

ڈاکٹر محمد سعید اللہ ندوی

آزاد ہند کی تاریخ میں دو دن نہایت اہم ہیں ایک 15 اگست جس دن وطن عزیز کو برٹش حکومت کے پنجے استبداد سے آزادی نصیب ہوئی اور وطن عزیز کے باشندوں نے طویل انتظار کے بعد آزادی کی فضا میں سانس لی اور دوسرا مبارک دن 26 جنوری ہے جس دن وطن عزیز میں اپنے ملک کے دستور کا نفاذ ہوا، ملکی دستور کو وضع کرنے کی ذمہ داری ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر صاحب کی قیادت میں 29 اگست 1947 کو سات افراد پر مشتمل کمیٹی کے سپرد کی گئی اور اس کمیٹی نے دو سال گیارہ ماہ اور 18 روز کے عرصے میں ملکی دستور بنا کر پیش کیا اور 26 جنوری 1949 کو اس دستور کو قبول کرلیا گیا اور 24 جنوری 1950 کو ایک اجلاس میں تمام اراکین نے دستور کی منظوری پر دستخط ثبت کردیے اور 26 جنوری 1950 کو یہ نیا دستور پورے ملک میں نافذ کردیا گیا اور اسی سال پہلا یوم جمہوریہ منایا گیا اسی طرح 15 اگست 1947 کو ملک آزاد ہوا اور 26 جنوری 1950 کو ملک جمہوری ہوگیا اور یہ دونوں دن ملک کی تاریخ کے یادگار دن قرار پائے اور دستور ہند کے ابتدائی حصے میں لکھا گیا کہ ہم ہندوستانی عوام یہ تجویز کرتے ہیں کہ ہندوستان آزاد سماجوادی جمہوریہ ہندوستان کی حیثیت سے وجود میں لایا جائے جس میں تمام شہریوں کے لیے سماجی معاشی سیاسی انصاف آزادی خیال اور اظہار رائے کی آزادی عقیدہ و مذہب اور عبادات، انفرادی تشخص اور احترام کو یقینی بنایا جائے گا اور ملک کی سالمیت اور یکجہتی کو قائم دائم رکھا جائے گا پھر 1971 میں اندرا گاندھی نے دستور کے اس ابتدائیہ میں لفظ سیکولر کا اضافہ کردیا 26 جنوری کو اسی دستور کی حمایت میں یوم جمہوریت منا کر شہیدان وطن اور دستور کو نافذ کرنے والوں کو گلہائے عقیدت پیش کیا جاتا ہے۔

ہمارے ملک کے سیکولر دستور میں ہر ایک کا خیال رکھا گیا ہے۔جمہوری قانون کے اعتبار سے اس ملک کے قانون کا مطالعہ کیا جائے تو ہمارے ملک کا قانون بہت مرتب اور متنوع ہے اور اس میں ہر طبقہ کا بھرپور خیال رکھا گیا ہے اور کسی طرح کی تفریق سے صاف رکھا گیا ہے۔اگر ہندوستانی عوام یہاں کی حکومت اور عدلیہ سب کے سب یہاں کے قانون کی مکمل طور پر پاسداری اور رعایت کرنے لگیں تو یہ ملک حقیقی معنی میں بے مثال جمہوری ملک بن جائے گا اور پھر کسی طبقہ کو کسی سے شکایت نہیں رہ جائے گی۔ہمیں اس پہلو پر بھی غور کرنا ہے کہ یہ آزادی اور جشن ہمیں ایک یا دو انگلی کٹا کر اور ایک دو سال کے احتجاج کے نتیجہ میں حاصل نہیں ہوئی ہے، بلکہ اس کیلئے ہمارے اسلاف نے اپنی جان ومال کا نذرانہ پیش کیا ہے اور مسلسل 90 سال تک عظیم قربانیاں دی ہیں تب کہیں جا کے ہمیں یہ آزادی کی نعمت حاصل ہوئی ہے۔ہم سب جانتے ہیں کہ ہمارے ملک کو سونے کی چڑیا کے لقب سے نوازا جاتا تھا اور جس کو قدرت نے ہر طرح سے مالا مال کیا تھا انگریزوں کے قبضے میں تھا۔پھر ایک طویل جد و جہد اور کوشش کے بعد جس میں لاکھوں ہندوؤں اور مسلمانوں کی جانیں گئیں اور لاکھوں کو قید و بند کی زندگی گزارنی پڑی اور اپنی جان ومال کا نقصان کرنا پڑا جب کہیں ہمارا ملک آزاد ہوا۔اور ہم کو آزادی نصیب ہوئی۔اس ملک کو آزاد کرانے میں ہندو مسلم اور سکھ عیسائی سب ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ کاندھے سے کاندھا ملائے تھے۔اور ان سب کی کوششوں سے ہم سب کو آزادی نصیب ہوئی۔ملک کو آزاد کرانے میں مہاتما گاندھی، مولانا محمد علی جوہر، رام پرشاد بسمل، جواہر لعل نہرو، مولانا ابوالکلام آزاد، سردار ولبھ بھائی پٹیل، سروجنی نائیڈو، خان عبدالغفار، مولانا محمود الحسن سہارنپوری، مولانا حسین احمد مدنی، مولانا حفظ الرحمن سیوہاروی، حسرت موہانی، شوکت علی، سبھاش چندر بوس اور بہت سے لوگ آگے تھے اور ان کے پیچھے لاکھوں ہندوستانی تھے جوان کے اشارے پر کھڑے تھے۔آزادی کے ہیرو اور سورما ہیں جن کی قربانیوں کو ہم کبھی فراموش نہیں کرسکتے۔یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے کہ ہندوستانی جدوجہد آزادی میں مسلمانوں نے سب سے بڑھ چڑھ کر دلیری، ایثار اور جواں مردی کا ثبوت دیا۔

لیکن اب کچھ مخصوص طبقات کے ذریعہ سب کچھ بھلا دینے کی کوششیں ہو رہی ہیں، کچھ فرقہ پرست عناصر ملک کے دستور سے چھیڑ چھاڑ کی کوشش کررہے ہیں اور اقلیتوں کو دھمکی دے کر دستور ہند کا مذاق اڑا رہے ہیں عدلیہ اور پولیس کو کھلے عام چیلنج کررہے ہیں ان کا مقصد صرف اور صرف ملک کے پرامن ماحول کو خراب کرنا اور اقلیتی اکثریتی فرقوں کے درمیان نفرت کی دیوار حائل کرکے سیاسی مفاد کو حاصل کرنا ہے وہ اپنے مفاد کو ملک کے دستور سے زیادہ مقدم سمجھتے ہیں لیکن اس ملک کی اکثریت آج بھی امن پسند ہے گنگا جمنی تہذیب کی حامل ہے اور ملک کے دستور پر مکمل اعتماد کرتی ہے اور ان فرقہ پرستوں کے منصوبوں سے اچھی طرح واقفیت رکھتی ہے۔لہٰذا اس ملک کی بقا کیلئے ضروری ہے کہ بلاتفریق مذہب وملت ہم متحد ہوکر دستور ہند کی حفاظت کریں اور ان فرقہ پرست ذہنیت کے حاملین سے ملک کو بچائیں۔

☆☆☆

صدر جمعیۃ الاقلیۃ المسلمۃ الہندیہ، لکھنؤ
رابطہ نمبر 8175818019

اودھ نامہ

یوم جمہوریہ اور مسلمان

بڑی خوشی اور مسرت کی بات ہے کہ ہمارا ملک ہندوستان آج اپنا 76 واں یوم جمہوریہ منا رہا ہے۔اسی دن ہمارے ملک کا آئین نافذ کیا گیا تھا۔اور ملک پوری طرح سے خود پر منحصر ہوگیا تھا۔اس ائین کو دنیا کے بہترین آئین مین شامر کیا جاتا ہے، جہاں ہر مذہب ہر مشلک ہر زبان اور ہر تذہیب کے ماننے والے رہتے ہیں اور ان م یں ان بنیادوں پر کوئی اختلاف نہیں ہوتا۔لیکن اب جانے کیوں ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ حالات کچھ بدل رہے ہیں۔ایک طرح کا خوف ہر دل مین گھر کرتا جا رہا ہے۔جس سے ایک بے اطمینای اور عدم سکون کا احساس پیدا ہوتا جا رہا ہے۔وہ تو کہئے کہ اس ملک میں آئین کا رج ہے کسی شخص نہیں۔جس پارٹ کی بھی حکومت ہو اس کا نظریہ کچھ بھی ہو لیکن جب حکومت میں وہ پارٹی آتی ہے تو اسے بھی ملک کے آئین کے حساب سے ہی چلنا پڑتا ہے۔یہ الگ بات ہے کہ یہ آواز بھی سنائ ی دیتی رہتی ہے کہ آئین کو بدلنے کی کوششیں کی جارہی ہیں اور اسی بنیاد پر الیکشن بھی ڑے جانے لگے ہیں اور اس کا فائدہ بھی ملتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔لیکن سچ یہی ہے کہ ملک مس قانون کا راج ہے اور رہے گا۔

اسی کے ساتھ اگر بات کریں ہندوستان میں مسلمانوں کی تو مسلمانان ہند کی بدقسمتی رہی ہے کہ وہ آج تعلیمی، اقتصادی، تہذیبی ومعاشی یعنی بہر اعتبار سے پستی کی طرف بدستور گرتے جارہے ہیں۔ان کو پستی سے ابھارنے کی ج تنی بھی کوششیں سیاسی، مذہبی اور آئینی سطح پر کی جاتی ہے وہ اتنا ہی نی چے کی طرف جاتے نظر آتے ہیں۔یعنی بقول شاد لکھنوی

وصالِ یار سے دونا ہوا عشق
مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

برسبیل تذکرہ یہ شعر میر سے منسوب کیا جاتا ہے لیکن تحقیق کہتی ہے کہ یہ شعر شاد لکھنوی کا ہے جس کا مطلع یوں ہے کہ

نہ پوچھو اے خضر حرص وہوا کی
گھٹا کی زندگی، حسرت بڑھا کی

مسلمانوں کی سیاسی بیداری اور سماجی شعور کا اب یہ حال ہے کہ آج جمہوریت کا دم بھرنے والی تمام پارٹیاں ان کے نام لینے سے اس لئے ڈرتی ہیں کہ کہیں اکثریت کا ووٹ نہ کٹ جائے اور ان پر مسلم نوازی یا مسلم پرستی کا لیبل نہ لگ جائے مذہبی اعتبار سے مسلمان سیکڑوں فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں اور ہر فرقہ اپنے کو صحیح اور دوسرے کو غلط کہہ رہا ہے اور سیاسی اعتبار سے انتشار کے شکار ہی نہیں بلکہ مسلمانوں کا سیاسی دیوالیہ نکل چکا ہے۔آج حقیقت یہ ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں کو سماجی، اقتصادی، سیاسی اور ثقافتی سطح پر متعدد مسائل اور پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے جس سے مسلم سماج بری طرح متاثر ہو رہا ہے۔ایک طرف مسلمانوں کے بائکاٹ کی اکھوشت کوششیں ہو رہی ہین۔نہ جانے کتنے ہی ایسے واقعات ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں کجس سے اس کوشش کو ہوا ملتی ہے۔مہا کھم میں مسلمانوں کے داخلہ پر پہلی بار پابندی لگائی گئی ہے وہاں کوئی مسلم دکان نہیں لگا سکتا۔اس سے پہلے کانوڑ یاترا کے دوران پڑنے والی تمام دوکانوں کے لئے یہ لازم کیا گیا تھا کہ وہ اپ نے مالکان کی تختی اپ نی دوکانوں پر لگائیں چاہے وہ باقاعدہ دوکاندار ہوں یا ٹھیلے والے عارضی دوکاندار۔یہ معاملہ سپریم کورٹ بھی پہونچا تھا۔اب مہا کنبھ مین یہی حکم نامہ کس طرف اشارہ کرتا ہے یہ وضاحت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

مسلم مخالف قوتیں روز بروز ریشہ دوانیوں اور مکر وفریب کے جال بچھانے میں لگی ہوئیں ہیں اور اس سے بھی خطرناک بات یہ ہے کہ کئی طرف سے مسلمانوں کو اقتصادی طور پر کمزور کرنے کی مہم چل رہی ہے، کچھ سیاسی جماعتیں، انتہا پسند تنظیمیں کچھ میڈیا حتیٰ کہ کچھ عدلیہ کے جج مسلمانوں کو حراساں کررہے ہیں صورتحال یہ ہے کہ تمام اقلیات کے ساتھ ناروا سلوک ہو رہا ہے۔آئین اور قانون کی موجودگی کے باوجود فاشسٹ انتہا پسند طبقہ اس قدر زور آور ہوگیا ہے کہ مسلمانوں کا وجود خطرہ میں محسوس ہونے لگا ہے امتیازی سلوک، تعصب، فرقہ پرستی، فسادات، فرقہ وارانہ جھگڑے اور جعلی مقدموں نے جیلوں میں ان کی تعداد میں بے پناہ اضافہ کردیا ہے۔معاشی طور پر کمزور اور خوشحال نہ ہونے کی وجہ مسلمان اپنے بچوں کو پرائمری اور انٹرمیڈیٹ تک تعلیم کیلئے مدارس اور سرکاری اسکولوں میں بھیجنے پر مجبور ہیں۔ڈگری حاصل کرنے والے اسکالرس مالی دشواریوں کی وجہ سے اور خصوصاً خاندانی کفالت کی بناء پر مجبوراً پڑھائی چھوڑ رہے ہیں۔لہٰذا معیاری تعلیم نہ ہونے کی وجہ سے غربت وفلاس اور بے روزگاری مسلمانوں میں بڑھ رہی ہے۔امید ہے کہ اس یوم جمہوریہ کے فیض اور برکت سے آنے والے دنوں میں حالات بدلیں گے اور ہر طرف اہم سکون اور خوشحالی کی فضا قئم ہوگی۔۔یوم جمہوری ہ کی سبھی قارئین کو مبار کباد۔

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی-وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

جشنِ یومِ جمہوریہ اور آئین کا مستقبل

اختر جمال عثمانی

بارہ بنکی (Mb.9450191754,

26 جنوری یومِ جمہوریہ کا جشن منانے کا سلسلہ 75 برس سے جاری ہے بچپن 'جس کے چہرے پہ دیکھو خوشی ہے، آج چھبیسویں جنوری ہے' گاتے ہوئے گزرا۔ جشن تو اب بھی منا رہے ہیں لیکن آج ''بلڈوزر انصاف'' کے جبر میں سب کچھ گنواں چکے سردی میں ٹھٹھرتے بچوں، بوڑھوں، عورتوں کے چہروں پر نظر ڈالنے کی ہمت نہیں ہو پا رہی ہے۔ سپریم کورٹ کے واضح احکامات کے بعد بھی متعصب انتظامیہ حکومت کی خوشنودی میں بلڈوزر چلانے کا کوئی نہ کوئی بہانہ تلاش کر ہی لیتی ہے۔ نہیں لگتا کہ حراست میں جان گنوانے والے یا ماب لنچنگ کا شکار ہونے والے کبھی آئین کے تحت انصاف پا بھی سکیں گے، آئین کے احترام کا یہ حال ہے کہ آج حکمراں پارٹی کے اکثر لیڈران ملک میں سیکولر آئین تبدیل کر کے ہندو راشٹر قائم کرنے کا لوگوں کو یقین دلاتے رہتے ہیں۔ ایسے مجوزہ ہندو راشٹر کو رام راجیہ کے مماثل قرار دیتے ہیں۔ چونکہ عوام میں رام کا نام نہایت قابلِ احترام ہے اور رام راجیہ کو ایک بہترین حکومت تصور کیا جاتا رہا ہے اس لئے اب لوگوں میں ہندو راشٹر کے لئے اتاؤلہ پن دیکھتے ہی بنتا ہے۔ ایک بات یقینی ہے کہ کوئی شخصی حکومت جمہوریت کا متبادل نہیں ہو سکتی خواہ اسے رام راجیہ کا نام ہی کیوں نہ دے دیا جائے۔ آزادی طویل جدوجہد اور بے حساب قربانیوں کے نتیجے میں حاصل ہوئی تھی۔ چنانچہ آزاد ہندوستان کا آئین تیار کرنے کے لئے آزادی کے ایک سال قبل ہی سات ممبران پر مشتمل ایک کمیٹی قائم کی گئی تھی جسکے صدر ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر بنائے گئے تھے۔ کڑی محنت اور عرق ریزی کے ساتھ کام کرتے ہوئے دستور کو تیار ہونے میں تقریباً تین سال کا عرصہ لگا۔ دستور کی ہر ہر شق پر طویل بحث کے بعد 26 نومبر 1949 کو اسے منظور کیا گیا۔ 24 جنوری 1950 کو اس پر دستور ساز اسمبلی کے ارکان نے اس پر دستخط کردئے اور 26 جنوری 1950 کو یہ نیا آئین لاگو ہوا۔ اس دن کو پہلا یومِ جمہوریہ منایا گیا۔ اس کے بعد سے ہر سال چھبیس جنوری کو یومِ جمہوریہ بڑے جوش و خروش سے منایا جاتا رہا ہے۔

عظیم قومی رہنماؤں نے جو آئین مرتب کیا تھا اس کی بنیاد جمہوریت اور کثرت میں وحدت پر ہے اس لئے ایک ایسا دستور بنایا گیا کہ سماج میں انصاف قائم ہو اور آپس میں بھائی چارہ بنا رہے۔ اس کی شروعات ہی ''ہم بھارت کے لوگ'' سے کی گئی ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ اقتدار کے اصل مالک عوام ہی ہیں۔ بلا کسی امتیاز کے عوام کو ووٹ کے ذریعے اپنی مرضی کی حکومتیں قائم کرنے اور ان کو تبدیل کرنے کا حق ہے۔ آئین اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ ہر شہری کے ساتھ زندگی کے ہر شعبے میں انصاف کیا جائے گا۔ کسی بھی عقیدہ پر قائم رہنے، کوئی بھی مذہب اختیار کرنے، یا ترک کرنے، عبادت کا کوئی بھی طریقہ اختیار کرنے اور اپنے خیالات کے اظہار کرنے میں ہر فرد کو آزادی حاصل ہے۔ یہ دنیا کا تحریری طور پر طویل ترین دستور ہے۔ بنیادی حقوق کے سلسلے میں ایک چیپٹر موجود ہے جس میں شہریوں کے چھ بنیادی حقوق مساوات کا حق، آزادی کا حق، استحصال کے خلاف حق، مذہبی آزادی، تعلیمی اور ثقافتی آزادی اور چارہ جوئی کا حق شامل ہیں۔ یہ تمام حقوق مذہب، ذات، رنگ، جنس، علاقہ یا زبان کی بنیاد پر تفریق نہ کرتے ہوئے ہر شہری کو یکساں طور پر حاصل ہیں۔ اقلیتوں کو دئے گئے تعلیمی اور ثقافتی حقوق کے لئے دفعہ 29 اور 30 میں وضاحت کی گئی ہے ان کی زبان تہذیب اور ثقافت کے تحفظ کو یقینی بنایا گیا ہے۔ انھیں زندگی کے مختلف شعبوں میں آگے بڑھنے اپنے تعلیمی ادارے قائم کرنے اور انھیں چلانے کی آزادی حاصل ہے۔ ملک کے ہر شہری کو کوئی بھی مذہب اختیار کرنے اس پر عمل کرنے اور اس کی تبلیغ کرنے کا بھی اختیار آئین نے دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ذات پات اور اونچ نیچ پر اعتقاد رکھنے والے طبقات نے اس آئین کو کبھی پسند نہیں کیا انھوں نے 'منو اسمرتی' کو ہمیشہ مقدم سمجھا۔ آج حالت یہ ہے کہ حکومتیں ایوان میں اکثریت کے بل پر من مانی قانون سازی کر رہی ہیں۔ تجاوزات کے نام پر مسجدوں اور درگاہوں پر بلڈوزر چلایا جاتا ہے مسلمانوں کو عوامی جگہ تو درکنار گھروں میں بھی عبادت کرنے سے روکا جاتا ہے۔ ان کی تذلیل کی ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے۔ اکثریت کے ایک بڑے حصے کا ذہن میڈیا اور سوشل میڈیا پر نفرت انگیز پروپگنڈے سے اس قدر مسموم کردیا گیا ہے کہ مسلمانوں کو پہنچائی جانے والی تکالیف ان کے لئے مسرت کا باعث بنتی ہیں سوشل میڈیا کی پوسٹیں اور کمینٹ دیکھ کر حالات کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ ایک بڑا طبقہ ملک کے سیکولر آئین کو تبدیل کر کے ایک مذہبی ہندو راشٹر قائم کرنے کا خواہش مند ہو چکا ہے۔

جہاں تک سیاست دانوں کا سوال ہے آئین کے تقاضوں کو پورا کرنے کا حلف لینے کے باوجود نفرت انگیز تقریریں کرتے ہیں۔ عوامی فلاحی کاموں کے بارے میں بھی ان کا رویہ ایسا ہوتا ہے جیسے وہ راجہ مہاراجہ ہیں اور عوام کو خیرات دے رہے ہیں۔ جمہوری حکومتوں کا طرزِ عمل تانا شاہوں جیسا ہوتا جا رہا ہے جن طبقات کے مسائل کو لے کر قانون سازی کی جاتی ہے ان کی مخالفت یا مشورے کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی۔ تازہ معاملہ اوقاف کو لیکر قانون سازی کا ہے۔ ''ہندوستان'' نام صدیوں سے چلا آ رہا ہے لیکن ہندو راشٹر کا موجودہ تصور ابھی پچھلی صدی کا ہے ہندو مہا سبھا کے لیڈر ساورکر اس کے سب سے بڑے علم بردار تھے۔ یہ تصور تعلیم یافتہ ہندوؤں کے لئے بہت پر کشش تھا۔ اس میں ان کے تفاخر کے جذبے کی تسکین تھی۔ ایک اسلامی ملک کی حیثیت سے پاکستان کے وجود میں آنے کے بعد مہاتما گاندھی اور جواہر لعل نہرو کے زیر اثر یہ ملک سیکولر تو بنا لیکن ہندو راشٹر کے خواہش مند افراد کا دائرہ بھی وسیع ہوتا چلا گیا۔ اس راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ سیکولرازم اور مسلمان سمجھے گئے اس لئے معتوب ٹھہرے۔ اکثریتی طبقے کے ایک بڑے حصے کے ذہنوں میں یہ سوال بٹھا دیا گیا ہے کہ مذہب کی بنیاد پر ہندوستان کی تقسیم ہونے کے بعد ہندوستان کو ہندو راشٹر کیوں نہیں بنایا گیا۔ آر ایس ایس جو شروع سے اس مقصد کے حصول کے لئے کوشاں تھی رام مندر تحریک نے اسے بامِ عروج پر پہونچا دیا اور اسکا سیاسی بازو کہی جانے والی پارٹی بی جے پی کی مقبولیت بڑھتی گئی، الیکشن در الیکشن فتوحات حاصل کرتے کرتے یہ پارٹی مرکز اور دیگر بہت سی ریاستوں میں حکمراں ہے۔ بی جے پی کو گذشتہ پارلیمانی انتخابات میں 'اب کی بار چار سو پار' کا نعرہ لگانے کے بعد بھی مرکزی حکومت میں دو تہائی اکثریت حاصل نہ ہو سکی اس لئے وہ فالحال آئین کو یکسر تبدیل کر دینے کی مجاز نہیں ہے لیکن رفتہ رفتہ ترامیم کے ذریعے شقوں میں منمانی تبدیلی کر کے اپنے مقصد کے حصول کی طرف گامزن رہے گی۔ ویسے بھی بی جے پی کی ریاستی حکومتیں اکثریت کے بل پر من مانی قانون سازی کرتی رہی ہیں۔ ان حالات کے تناظر میں مستقبل میں ملک کو ہندو راشٹر قرار دئے جانے کا امکان بہر حال موجود ہے۔ کیا مجوزہ ہندو راشٹر میں بھی ملک کے ہر شہری کو حاصل آئینی حقوق کو برقرار رکھا جائے گا؟ آنکھوں پر پڑا مذہبی انتہا پسندی کا پردہ یہ سوچنے کی مہلت ہی نہیں دیتا کہ آر ایس ایس کے نظریات کے مطابق اگر موجودہ آئین کو ختم کر کے ہندو راشٹر قائم ہوا تو اس میں اقلیتوں، دلتوں اور پسماندہ ذاتوں کی کیا حیثیت ہوگی۔ اگر مذہبی مملکت قرار دینے سے مسائل حل ہو سکتے تو آج پاکستان کی یہ حالت نہ ہوتی۔ گاندھی جی کے قتل کے بعد جب ملک میں فرقہ پرستی کے خلاف شدید جذبات تھے تو فرقہ پرستوں کی اصلیت عوام کے سامنے لانے اور فرقہ پرستی کی بیخ کنی کرنے کا موقع ضائع کر دیا گیا اور کچھ ہی عرصے بعد انکو نئے سرے سے منظم ہونے اور اپنا دائرہ اثر بڑھانے کا موقع مل گیا۔ اور آج نوبت یہاں تک آ پہونچی ہے کہ ملک میں جمہوریت اور آئین کا مستقبل ہی غیر یقینی نظر آنے لگا ہے۔ آئین کی پامالی کے ساتھ ساتھ ملک کی جمہوری شناخت بھی خطرے میں نظر آتی ہے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ اس دن کو ہم جشن کے ساتھ ساتھ جمہوریت اور آئین کے تحفظ کے دن کے طور پر بھی منائیں۔

'جمہوریت سے پُرآزادی'

محمد قمر خان ترکش

دورِ حاضر تک پہنچتے پہنچتے
اب بن چکی ہے فطرتِ ہندوستان

نہ صرف ہندوستان میں بلکہ پورے انسانی سماج میں 'آزادی' ایک احساس ہے جو ہر کسی کے اندر لازمی طور پر موجود رہتا ہے، مگر ایک جمہوری نظام میں 'آزادی' کا مطلب اور مزا کچھ اور ہی ہوتا ہے۔ ایسے ہی نظام میں لطف اندوز ہو کر جینا اب ہم ہندوستانیوں کی فطرت اور خصلت بن چکا ہے۔ ایسا احساس فرداً فرداً سطح پر موجود خودداری پر منحصر ہوتا ہے۔ اپنے اندر موجود اس احساس پر کوئی کبھی بھی کسی طرح کا حملہ برداشت نہیں کرتا، اس حملہ کو لوگ غلامی سے تعبیر دیتے ہیں، ایسے حملوں کے خلاف انسانی سماج ہر سطح پر اور ہر طریقہ سے اپنی صلاحیتوں کے مطابق، مخالفت پر آمدہ ہوتا ہوا دیکھا جاتا ہے۔ 'آزادی' موجودہ دور میں ایک خاص سیاسی فلسفہ ہے۔ ''آزادی'' ایسے حالات کی نشان دہی کرتی ہے، جسکے تحت کسی ملک یا صوبہ میں اپنی خواہش سے کام کرنے پر کسی دوسرے ملک یا سماج کی کہیں بھی اور کوئی بھی، دخل اندازی قطعی قطعی نہ ہونے پائے۔

گرچہ 'آزادی' کی ضرورت پر غور کیا جائے، تو معلوم ہوگا کہ بغیر کسی باہری دباؤ یا دخل کے کام کر پانے کی حالت ہی کو آزادی ہوا کرتی ہے۔ اسے الگ الگ طرح سے سمجھا جاسکتا ہے مثلاً 'ذاتی آزادی' کا مطلب ہوتا ہے، کسی شخص یا ادارہ کے کنٹرول سے 'آزادی'۔ 'سیاسی آزادی' کا مطلب ہوتا ہے کسی باہری ملک یا طاقت کے دباؤ سے نجات۔ 'پیشہ ورانہ آزادی' کا مطلب ہوتا ہے بغیر کسی روک ٹوک کے زندگی میں اپنے پیشہ کو جینے کی آزادی۔ یہ تھیں 'آزادی' کی کچھ خاص اقسام۔ آزادی کا مطلب اپنی خواہش کے مطابق کچھ کرنے، سوچنے، جمع ہونے، بھروسہ کرنے، عبادت کرنے کا حق، لیکن صرف تب تک جب تک کہ آپکی پسند کسی دوسرے کی آزادی پر اثر نہ ڈال رہی ہو۔ اگر کوئی شخص آزاد ہے تو وہ باہر کے کسی دباؤ سے متاثر ہوئے بغیر اپنے مقاصد کے واسطے کچھ بھی فیصلہ کرسکتا ہے اور اس طرح وہ اپنی شرطوں کے تحت زندگی جینے اور دوسروں کی مدد کے بغیر اپنے خوابوں اور خواہشات کو پورا کرنے کے واسطے خود کفیل بن سکتا ہے۔ آزادانہ طور پر یا وطن کی سطح پر، گرچہ کوئی اڑچن نہیں ہو تو ایسے ہی حالات کو 'آزادی' 'آزادی' کہتے ہیں۔

مندرجہ بالا تفصیل کے ذریعہ آزادی کو سمجھ لینے کے بعد یہ صاف ہو جاتا ہے کہ ملک گیر سطح پر عوام ایسی ہی آزادی سے قومی سطح پر زندگی گزارنے کے جذبہ کو قومی آزادی کہتے ہیں، انگریزی حکومت کے دور میں اس کے لئے عوام نے پورے ملک میں قربانیاں دیں، ظلم وستم سہے مگر متحد رہ کر ہم نے آزادی کو حاصل کر لیا۔ آئیے اب یوم آزادی کو بھی سمجھنے کی کوشش کریں۔ سب سے پہلے ہم یوم آزادی کا خیر مقدم کرتے ہیں، اور آزادی تک پہنچنے کے واسطے ہمیں اپنے بزرگوں کی قربانیوں کو یاد کر ان سبھی کو خراج عقیدت پیش کرنا چاہئے جن کی بدولت ہم سب کو یہ دن دیکھنا نصیب ہو سکا۔ آئیے سب سے پہلے یوم آزادی کی

تفصیل پر تھوڑی روشنی ڈالتے ہیں۔ ہندوستان کی تاریخ میں اور ہندوستان کے ہر شہری کی زندگی میں، ۱۵ راگست اور ۲۶ رجنوری کا دن سب سے اہم ہے۔ یہ وہ موقع ہے جب ہندستان کو ۲۰۰ سالوں کی انگریزوں کی غلامی سے نجات ملی۔ ۱۵ راگست ۱۹۴۷ء کو ہمارا ملک غلامی کی زنجیروں کو کاٹ کر انگریز حکومت کے چنگل سے آزاد ہوا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ہم ۱۵ راگست کو ہر سال 'یوم آزادی' کے طور پر مناتے ہیں۔ یوم آزادی کا دن ہمارے ملک کی مکمل آزادی کی نشاندہی کرتا ہے۔ اس دن ہم پورے ملک میں ہم قومی پرچم پھہراتے ہیں اور اس آزادی سے جڑے تمام لوگوں کو یاد کر، ان سبھی کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ اس طرح حاصل، یوم آزادی کو ہم ملک گیر سطح پر ایک بڑے جشن کے طور پر مناتے ہیں۔ یوم آزادی والے دن ہر سال ۱۵ راگست کو ملکی سطح پر عوامی تعطیل رکھی جاتی ہے۔ یہ دن ہم تمام ہندوستانیوں کو انگریزوں سے نجات کی یاد دلاتا ہے۔ یہ موقع تمام ہندوستانیوں کے واسطے قومی جشن کا درجہ رکھتا ہے۔ یوم آزادی کے موقع پر ساری سرکاری عمارتوں کے علاوہ دوسرے مقامات اور رہائش گاہوں پر بھی قومی پرچم پھہراتے ہوئے، ہمارے لیڈران قوم سے خطاب کرتے ہیں۔ یوم آزادی کا یہ موقع ہمیں یاد دلاتا ہے کہ ہمارے بزرگوں نے کس طرح مضبوط ارادوں کے ساتھ، آزادی کے واسطے جنگ لڑی اور کامیابی کے ساتھ فتح حاصل کی۔ حصول آزادی کے بعد 22-2021 میں ہندوستان میں آزادی کا امرت مہوتسو منائے جانے کا فیصلہ لیا گیا، جسکے تحت پورے ملک میں مختلف پروگراموں کا انعقاد بھی کیا گیا۔ اور سرکار نے جشن کے طور پر منائے جانے والے ایسے تمام پروگراموں کو 'آزادی کا امرت مہوتسو' کا نام دیا۔ سرکاری سطح پر یہ جشن 2021 سے 2022 کے دوران پورے جوش کے ساتھ ملک بھر میں منایا گیا۔

۱۵ راگست کا یہ دن ہمیں ان سبھی لوگوں کی قربانیوں کی یاد دلاتا ہے جو اس ملک کو انگریزوں سے نجات دلانے میں شہید ہوئے یا دیگر قربانیاں دے کر یادگار بن گئے۔ سبھی پڑھنے والوں کو ملک کے ۷۷ ویں یوم آزادی کے موقع پر ہماری نیک خواہشات۔ اس طرح ہم سب کو ملک میں ۷۷ واں یوم آزادی مناتے ہوئے فخر محسوس ہوا۔ جہاں ہمیں بولنے کی اور اپنے طریقہ سے زندگی گزارنے کی پوری آزادی حاصل ہوئی۔ اس آزادی کے تحت ہندوستان کے آخری وائس رائے لارڈ ماؤنٹ بیٹن کی دیکھ ریکھ میں اقتدار سونپا گیا۔ یہ ایک لمبی جنگ تھی، جسکے لئے تمام حضرات وخواتین نے اس ماتر بھومی کے واسطے اپنی زندگیوں کی بازی لگا دی۔ آگے چل کر اپنے ملک کے واسطے جمہوری نظام بھی درکار ہوا۔ اور آزادی کے حصول کے اگلے سال یعنی 26 جنوری 1948 کو ملک گیر سطح پر تیار کیا گیا اپنا نیا آئین اسی دن سے ملک بھر میں لاگو کر دیا گیا اور ہم سب اس وقت سے اس تاریخ کو یوم جمہوریہ کے طور پر مناتے چلے آرہے ہیں۔ اس طرح اپنے ملک میں جاری جمہوری نظام کے دوران، گذشتہ ۷۷ سالوں میں ہوئی ترقی کی پیش رفت کے دوران ملک میں بڑے بڑے اسپتال بنے۔ خلا میں منگل یان و چندریان بھیجے گئے۔ میزائل ملک میں بننے لگ گئے۔ ملک کو ایٹمی طاقت حاصل ہوئی ہماری فوج بھی طاقت ور اور خود کفیل بنی، ہر بڑے شہروں میں ایر پورٹ بنے، ریلوے لائینوں کا جال بچھایا گیا، ہائی وے کا جال بچھایا گیا۔ ملک میں بڑی بڑی اونچی اونچی آسمان چھوتی عمارتوں کی تعمیر عمل میں آئی۔ یہ تو تھیں وہ کامیابیاں جو ہمیں ہندوستان کی آزادی کے بعد اور پھر جمہوری نظام کے دوران حاصل ہوئیں۔ ایسی کامیابیوں پر ہم سب ہندوستانیوں کو فخر ہونا چاہئے۔

مرزا دبیر لین لکھنؤ

جمہوریت کیا ہے

عبدالعزیز

افلاطون نے کہا ہے کہ سیاست کے مسئلے کا حل یہ ہے کہ یا تو فلسفی کو حکمران بنادو، یا حکمران کو فلسفی بنادو۔ مغربی فکر میں افلاطون کی یہ اہمیت ہے کہ وائٹ ہیڈ نے کہا ہے کہ سارا مغربی فلسفہ افلاطون کی فکر پر ایک حاشیے یا Foot Note کی حیثیت رکھتا ہے۔ بعض لوگ اس رائے کو مبالغہ آمیز کہتے ہیں۔ بالفرض اگر یہ رائے مبالغہ آمیز بھی ہے تو اس سے مغربی فکر میں افلاطون کی مرکزیت ظاہر ہے۔ مغربی فکر میں اتنی مرکزیت کی حامل شخصیت نے ریاست اور سیاست کو چلانے کا طریقہ یہ بتایا ہے کہ علم کی بالادستی کے بغیر ریاست وسیاست کو کامیابی کے ساتھ نہیں چلایا جاسکتا۔ افلاطون سقراط کا شاگرد تھا اور سقراط کا صوفی ہونا تقریباً طے نظر آتا ہے۔ افلاطون نے بھی فلسفے کی یہ تعریف بیان کی ہے کہ فلسفہ دانش کی محبت ہے۔ لیکن سقراط اور افلاطون کے یہاں دانش کی محبت سے کیا مراد ہے؟ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ سقراط اور افلاطون وحی اور الہام کی روایت کو حقیقی دانش سمجھتے تھے، اور اسی روایت کی تشریح اُن کے نزدیک فلسفہ کہلانے کی مستحق تھی۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ افلاطون کے نزدیک ایک حکمران کا تصور یہ تھا کہ اسے ''لازماً'' وحی و الہام کی روایت کا پابند ہونا چاہیے۔ افلاطون کے لیے ریاست اتنی اہم تھی کہ اس نے شاعروں کی ایک خاص قسم کو اپنی مثالی ریاست میں جگہ دینے سے صاف انکار کر دیا تھا۔ افلاطون کا کہنا تھا کہ شاعر جذبات کو برانگیختہ کرتے ہیں۔ اس اعتبار سے دیکھا جائے تو افلاطون اپنی مثالی ریاست میں مغربی جمہوریت کے علَم برداروں کو پیدا ہونے کی اجازت بھی نہیں دیتا، اس لیے کہ ان کا وحی والہام کی روایت سے نہ صرف یہ کہ تعلق نہیں بلکہ وہ وحی والہام کی روایت کے بدترین مخالف ہیں۔ اس تناظر میں دیکھا جائے تو افلاطون خواص نہیں بلکہ ''خواص الخواص'' کی حکمت کا قائل تھا۔

جب راون رام کی بیوی سیتا کو اغوا کر کے سری لنکا لے گیا تو رام نے لکشمن سے کہا کہ اپنی بھابھی کو تلاش کرو، میں ایک سمت میں جاتا ہوں اور تم دوسری سمت میں جاؤ۔ لکشمن نے کہا: پتا نہیں بھابھی دیکھنے میں کیسی لگتی ہیں، یعنی ان کی شکل وصورت کیسی ہے، کیوں کہ میں نے آج تک اُن کے پیروں کے سوا اور کچھ نہیں دیکھا۔ رام کو بالآخر معلوم ہو گیا کہ ان کی بیوی کو راون نے اغوا کیا ہے۔ رام نے سیتا کی بازیابی کے لیے راون سے جنگ کی اور اسے شکست سے دوچار کیا، لیکن خود لنکا پر اپنا تسلط قائم کرنا پسند نہ کیا بلکہ راون کے چھوٹے بھائی کو جو فریقین کی معرکہ آرائی سے قبل رام کے ساتھ آ کر مل گیا تھا، لنکا کا بادشاہ بنا دیا۔ رام اپنے والد کے وعدے کے مطابق چودہ سال تک جنگل میں رہنے کے بعد ملک لوٹے اور اقتدار سنبھالا۔ رام کا دور امن وانصاف اور خوش حالی کا دور تھا اور ہندوؤں کی تاریخ میں اس سے اچھے دور کا تصور موجود نہیں۔

حدیث شریف کے مفہوم کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرا زمانہ رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ میرے زمانے کے بعد خلافتِ راشدہ ہوگی اور اس کا زمانہ رہے گا جب تک اللہ کو منظور ہوگا۔ خلافت کے بعد ملوکیت ہوگی اور اس کا زمانہ رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ پسند فرمائیں گے۔ ملوکیت کے بعد کاٹ کھانے والی آمریت ہوگی اور اس کا زمانہ رہے گا جب تک اللہ کی مرضی ہوگی، لیکن اس کے بعد ایک بار پھر زمانہ خلافت علیٰ منہاج النبوت کی جانب لوٹے گا۔''

اس حدیث شریف سے ہمیں کئی اہم باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ اسلام کا تصورِ تاریخ دائروی یا Cyclic ہے، یعنی اسلام کے مطابق مسلمانوں کی تاریخ دائرے کی صورت میں سفر کر رہی ہے، چنانچہ اس سفر میں وہ ایک بار پھر 'خلافت علیٰ منہاج النبوۃ' کے تجربے کی بازیافت کے عمل سے گزرے گی۔ اس کے برعکس جدید مغرب کا تصورِ تاریخ یہ ہے کہ تاریخ خطِ مستقیم میں مسلسل آگے کی طرف سفر کر رہی ہے اور وہ کبھی ماضی کے کسی تجربے کی بازیافت نہیں کرے گی۔ مثلاً مغرب کے ممتاز دانش ور جیمز فریزر نے اپنی مشہور زمانہ تصنیف ''گولڈن باؤ'' (The Golden Bough) میں جس کا اردو میں ''شاخِ زریں'' کے عنوان سے ترجمہ ہو چکا ہے' انسانی فکر کی تاریخ کو یکے بعد دیگرے آنے والے چار ادوار میں تقسیم کیا ہے۔ فریزر کے مطابق انسان کی کم سنی کا زمانہ جادو کا عہد ہے۔ انسان نے مزید ترقی کی، مذہب کا عہد شروع ہوا، یہ گویا انسان کی نوجوانی کا عہد ہے۔ انسانی فکر نے مزید ترقی کی تو انسان نے مذہب کے ''مافوق الفطرت'' مزاج سے جان چھڑائی اور عقل کی بنیاد پر مرتب دور کا آغاز کیا۔ انسانیت کا یہ دور فلسفے کا دور کہلایا۔ یہ انسان کی جوانی کا دور ہے۔ انسانی فکر مزید پختہ ہوئی تو اس نے سائنسی طرزِ فکر کی بنیاد رکھی۔ اور یہ زمانہ انسان کی پختگی کا زمانہ ہے۔ تاریخ کے اس تصور کے مطابق اہلِ مغرب جمہوریت کو ایک ترقی یافتہ سیاسی نظام سمجھتے ہیں۔ اس تناظر میں دیکھا جائے تو اسلام اور مغرب کے تصورِ تاریخ میں زمین آسمان کا فرق ہے، اور اسلامی تصورِ تاریخ کی رو سے جمہوریت کا دور کاٹ کھانے والی آمریت کا دور ہے اور یہ دور انسانی، بالخصوص مسلم تاریخ کی رو سے سیاسی زوال کی علامت ہے لیکن مذکورہ حدیثِ مبارکہ میں بیان ہونے والے چار ادوار کی روحانی اور علمی معنویت کیا ہے؟

مسلمانوں کی عصری تاریخ میں اقبال جمہوریت پر گفتگو کرنے والی سب سے اہم شخصیت ہیں۔ اگرچہ اقبال کی اردو کلیات میں جمہوریت پر نو دس شعر ہی موجود ہیں، مگر ان نو دس شعروں میں بھی اقبال نے جمہوریت کی مبادیات کو سمیٹ لیا ہے۔ اقبال نے اپنے شعروں میں جمہوریت پر چار بڑے اعتراضات کیے ہیں۔

ان کا پہلا اعتراض مغربی دانش اسٹینڈل کے حوالے سے یہ ہے:

جمہوریت وہ طرزِ حکومت ہے کہ جس میں...... بندوں کو گنا کرتے ہیں تولا نہیں کرتے

اقبال کے اس شعر کا مفہوم یہ ہے کہ جمہوریت ایک معیاری یا Qualitative نظام نہیں ہے، بلکہ ایک مقداری یا Quantitative نظام ہے۔ اس طرح گویا جمہوریت نے پوری انسانی تاریخ کی نفی کر دی ہے۔ انسان کی پوری فکری تاریخ معیاری نظام بندی کی تاریخ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ زندگی کی معنویت، اس کا حسن و جمال، اس کی پائیداری، اس کی افادیت معیار سے ہے، مقدار سے نہیں۔ چنانچہ جمہوریت نے گاڑی کے آگے گھوڑا باندھنے کے بجائے گھوڑے کے آگے گاڑی باندھ دی ہے۔ جمہوریت کے مقداری پہلو کے اطلاق سے امام غزالیؒ اور ایک جاہل برابر ہو جاتا ہے۔ جمہوریت کا مزید غضب یہ ہے کہ وہ کم تر سے ''برتر'' کا انتخاب کراتی ہے، حالانکہ اصولی، اخلاقی اور علمی اعتبار سے کم تر، برتر کے انتخاب کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ اقبال نے جمہوریت پر دوسرا بنیادی اعتراض یہ کیا ہے کہ 'جس کے پردوں میں نہیں غیر از نوائے قیصری'

اقبال کے اس شعر کا مفہوم یہ ہے کہ جمہوریت کا ''نیا نظام'' ہونے کا دعویٰ فریب کے سوا کچھ نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ''بادشاہت'' جمہوریت کا لباس پہن کر آ گئی۔ فی زمانہ اس کی سب سے بڑی مثال امریکہ ہے۔ کہنے کو امریکہ دنیا کی سب سے مضبوط جمہوریت ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ امریکہ کے اکثر فیصلے امریکہ کے عوام نہیں بلکہ امریکی سی آئی اے یا پنٹاگون، امریکہ کا ایوانِ صنعت وتجارت، ملٹی نیشنلز اور امریکہ کے ذرائع ابلاغ کرتے ہیں۔ یہ ادارے ''خواص الخواص'' کی علامت ہیں، یہ الگ بات کہ اُن کی آرا کو عوام کی آرا اور ان کے فیصلوں کو عوام کے فیصلے کہا جاتا ہے۔ ہندستان کو دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت کہا جاتا ہے، لیکن بھارت کے حکمرانوں کی تاریخ کا نصف حصہ نہرو خاندان کی ''میراث'' ہے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کہنے کو عوامی جماعت ہے لیکن اس پر اعلیٰ ذات کے ہندوؤں کا قبضہ ہے۔ باقی ماندہ ہندستانی سیاست پر جرائم پیشہ عناصر کا قبضہ ہے۔ اقبال نے جمہوریت پر تیسرا بنیادی اعتراض کرتے ہوئے کہا ہے:

تو نے دیکھا نہیں یورپ کا جمہوری نظام...... چہرہ روشن اندروں چنگیز سے تاریک تر

چنگیز خان جارحیت اور خون آشامی کی بڑی علامت ہے، لیکن چنگیز خان نے کبھی نہیں کہا کہ وہ انسانی آزادی کا علَم بردار ہے۔ اس نے کبھی دعویٰ نہیں کیا کہ وہ انسانی حقوق کا چمپئن ہے۔ اس نے کبھی نہیں کہا کہ وہ مساوات اور بھائی چارے کے تصورات پر ایمان رکھتا ہے، لیکن مغربی جمہوریت نے آزادی کا نعرہ لگا کر درجنوں اقوام کی آزادی سلب کی۔ اس نے انسانی حقوق کا نعرہ بلند کر کے انسانی حقوق کی پامالی کی تاریخ رقم کی۔ اس نے مساوات کا پرچم اٹھا کر عدم مساوات، اور بھائی چارے کی مالا جپتے ہوئے انسانی تعلقات کو روندا۔ اس اعتبار سے دیکھا جائے تو چنگیز خان کی پوزیشن جمہوریت اور اس کے علَم برداروں سے بہتر ہے، اس لیے کہ چنگیز خان کے قول وفعل میں ہولناک تضاد تو موجود نہیں۔ اقبال کا جمہوریت پر چوتھا بنیادی اعتراض یہ ہے:

دیو استبداد جمہوری قبا میں پائے کوب
تو سمجھتا ہے یہ آزادی کی ہے نیلم پری

مغربی جمہوریت عہدِ حاضر میں انسانی آزادی کی سب سے بڑی علامت ہے، لیکن وہ ایک سطح پر عوام کی پست خواہشات کی خدائی کا اعلان ہے، دوسری سطح پر وہ اکثریت کے جبر کا مظہر ہے، اور یہ دونوں استبداد کی دو مختلف صورتیں ہیں۔ اسلامی اصطلاحوں میں گفتگو کی جائے تو مغربی جمہوریت ''نفسِ امارہ'' کی علامت ہے، اور اسلامی نظام ''نفسِ مطمئنہ'' کی علامت۔ جمہوریت نفسِ امارہ سے آغاز کرتی ہے، اس کے دائرے میں سفر کرتی ہے اور اسی کے دائرے میں اس کا سفر تمام ہو جاتا ہے۔ دوسری جانب اسلامی نظام کے دائرے میں حکمران خود بھی نفسِ مطمئنہ کی علامت ہیں اور وہ مسلم عوام کو بھی نفسِ امارہ کے چنگل سے نکال کر انہیں نفسِ لوامہ، نفسِ مطمئنہ اور پھر نفسِ مطمئنہ کی مزید برتر صورتوں کی طرف لانا چاہتے ہیں۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ اسلامی نظام فرد کو ''بندگی'' کی سطح پر پہنچاتا ہے اور اس کی بندگی کو کامل تر بنا کر اسے اس کے خالق اور تمام انسانوں کے قریب تر کرتا ہے۔ اس کے برعکس جمہوریت فرد کو اس کی پست خواہشات اور ادنیٰ مطالبات کی سطح پر پہنچاتی ہے، اور وہ پست خواہشات اور ادنیٰ مطالبات کی نفسیات کو ایک نظام بنا دیتی ہے۔ اس تناظر میں دیکھا جائے تو اسلامی نظام کا بنیادی تصور لا الٰہ الا اللہ ہے، اور جمہوریت لا الٰہ الا الانسان ہے۔ جمہوریت کی تعریف ''عوام کا نظام، عوام کے ذریعے، عوام کے لیے'' کا اصل پیغام یہی ہے۔ عصرِ جدید میں علماء کی عظیم اکثریت نے جمہوریت کی اس فلسفیانہ بنیاد کو مسترد کیا ہے اور کہا ہے کہ مسلم معاشرے میں حاکمیت صرف اللہ کی ہوگی اور قرآن وسنت کے خلاف کسی قانون کو تسلیم نہیں کیا جائے گا۔

یومِ جمہوریہ

نیاز جَیراجپوری

بابِ ہندوستاں کی نُمایاں سطر یومِ جمہوریہ
قیدِ شب سے رہا ایک روشن سحر یومِ جمہوریہ
خیمۂ گُل کی سمت اِک مسلسل سفر یومِ جمہوریہ
جگمگاتے چراغوں بھری رہگُور یومِ جمہوریہ
ہر قدم مُشکلیں ہوں سفر میں یا سَر پر کڑی دُھوپ ہو
رہ میں سایہ فگن اِک گھنیرا شجر یومِ جمہوریہ
قدر اِسکی کرو خوبصورت بھی ہے بیش قیمت بھی ہے
کوکھ میں سیپ کی پلنے والا گوہر یومِ جمہوریہ
راہِ احساس میں فصلِ گُلبار کی طرح سایہ فگن
اور مانندِ رقصِ شرر موم پر یومِ جمہوری
دیپ دُشمن ہَواؤں سے محفوظ ہو تو ملے روشنی
کہنے آتا یہی ہر برس لَوٹ کر یومِ جمہوریہ
حوصلے ولولے کوششیں ساتھ ہوں تو ہر اِک موڑ پر
بارشِ تیرگی سے دِلا دے مفر یومِ جمہوریہ
ایک پیغام خوشحالیوں اور آزادی کا ہے مگر
غور و فِکر و تجسس کی بھی اِک خبر یومِ جمہوریہ
خشک وتَر میں ہو عزم و یقیں ہمسفر تو نظر آتا ہے
بارشِ تیرگی میں چمکتا قمر یومِ جمہوریہ
ذہن ودِل میں یہی اِک سوال اُٹھتا ہے آندھیوں کی طرح
کب مِٹائے گا یہ فرقِ زیر و زبر یومِ جمہوریہ
ہو اِرادہ اگر منزلوں تک پہنچنے کا ہر حال میں
کرتا ہے رہنمائی ہر اِک موڑ پر یومِ جمہوریہ
اے نیاز آرزو اور دُعا ہے یہی کہ مِرے دیش میں
بس سجاتا رہے بزمِ شمس و قمر یومِ جمہوریہ

☆☆☆

مرکز نے تقریباً تمام نظریاتی مقاصد حاصل کر لیے

حکومت آگے بھی اسی راہ پر چلتی رہے گی، امت شاہ نے آرٹیکل 370 کی منسوخی، تین طلاق کا خاتمہ، رام مندر کی تعمیر اور یو سی سی نافذ کرنے کے لیے اٹھائے گئے اقدام کو مودی حکومت کی حصولیابی قرار دیا

نئی دہلی۔ ''مرکزی حکومت نے تقریباً تمام نظریاتی مقاصد، بشمول آرٹیکل 370 کی منسوخی، حاصل کر لی ہے۔ حکومت اپنی تیسری مدت کار میں بھی اسی راہ پر چلتی رہے گی۔'' یہ بیان مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے آر ایس ایس سے منسلک تنظیم 'ہندو اسپریچول اینڈ سروس فاؤنڈیشن' (ہندو روحانی و خدمت فاؤنڈیشن) کی جانب سے منعقد 'ہندو اسپیر چوئل اینڈ سروس فیئر' میلہ کا افتتاح کرتے ہوئے دیا۔ امت شاہ نے اپنی تقریر کے دوران واضح کر دیا کہ حکومت کا ارادہ اپنا راستہ تبدیل کرنے کا بالکل بھی نہیں ہے، بلکہ جن نظریات کو لے کر مودی حکومت بنی ہے، ان کو مدنظر رکھتے ہوئے ہی قدم اٹھائے جائیں گے۔ انھوں نے کہا کہ مودی حکومت نے گزشتہ ایک دہائی کے دوران کئی نظریاتی اہداف کو حاصل کیا ہے، مثلاً آرٹیکل 370 کی منسوخی، ایودھیا میں رام مندر کی تعمیر، تین طلاق کا خاتمہ وغیرہ۔

گجرات یونیورسٹی کے احاطہ میں منعقد اس تقریب کے دوران امت شاہ نے تذکرہ کیا کہ ''ایک وقت تھا جب ہندو اپنے ہی ملک میں اپنی شناخت ظاہر کرنے میں جھجک محسوس کرتے تھے۔ حالانکہ گزشتہ 10 سالوں میں ہندوؤں کے اندر ڈرامائی تبدیلی دیکھنے کو مل رہی ہے۔'' آرٹیکل 370 کی منسوخی، تین طلاق کا خاتمہ، رام مندر کی تعمیر اور یو سی سی نافذ کرنے کے لیے اٹھائے گئے اقدام کو مودی حکومت کی حصولیابی قرار دیتے ہوئے امت شاہ نے کہا کہ ''اب ہمارے نظریے کے ساتھ جڑے تقریباً تمام کام پورے ہو چکے ہیں۔'' قابل ذکر ہے کہ امت شاہ نے جن کاموں کو مودی حکومت کی حصولیابی کے طور پر شمار کرایا، وہ سبھی ایک خاص طبقہ کے خلاف مانے جاتے ہیں۔ یو سی سی پورے ملک میں نافذ کرنے کا ارادہ بھی امت شاہ کئی بار ظاہر کر چکے ہیں۔ بی جے پی حکمراں ریاست اتراکھنڈ میں یو سی سی 27 جنوری کو نافذ کرنے کی تیاری بھی ہو چکی ہے۔ امت شاہ نے راجیہ سبھا میں بھی یہ جانکاری دی تھی کہ آنے والے دنوں میں تمام ریاستوں میں یو سی سی نافذ کیا جائے گا۔ بہر حال، آر ایس ایس سے منسلک ادارہ کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے امت شاہ نے کہا کہ موجودہ حکومت نے ایک دہائی میں کئی ایسے اہم کام مکمل کیے جنھیں سابقہ حکومتوں نے 70 سالوں تک نظر انداز کیا۔ امت شاہ نے فخریہ انداز میں کہا کہ ''ایک وقت تھا جب 'میں ہندو ہوں' کہنے میں تکلیف ہوتی تھی۔ اب لوگ اندر سے کچھ ایسا محسوس کرتے ہیں کہ بے ساختہ خود کو ہندو کہتے ہیں۔ آج ہمارے تقریباً تمام نظریاتی منصوبے حاصل ہو چکے ہیں۔'' آر ایس ایس کے تاریخی تناظر کو دیکھتے ہوئے امت شاہ کے ذریعہ دیے گئے بیانات کے مضمرات کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ دراصل آر ایس ایس ایک خاص ہندو قوم پرست نظریہ کو فروغ دیتا رہا ہے۔ اس نے اقلیتی برادری کے خلاف نفرت انگیز تقریر کو ہمیشہ حوصلہ بخشا ہے، یہی وجہ ہے کہ اس تنظیم اور اس کے نظریات ماننے والوں کے خلاف آواز بھی اٹھتی رہی ہے۔

امت شاہ نے دہلی اسمبلی انتخابات کے لیے بی جے پی کے منشور کا تیسرا حصہ جاری کیا

نئی دہلی۔ (یو این آئی) مرکزی وزیر داخلہ اور بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے سینئر لیڈر امت شاہ نے آج دہلی اسمبلی انتخابات کے لئے پارٹی کے منشور کا تیسرا حصہ جاری کرتے ہوئے کہا کہ بی جے پی کا کلچر کام کرنے کا ہے۔ جبکہ دہلی میں حکمراں عام آدمی پارٹی (آپ) کا کلچر وعدوں کے ساتھ آنا اور پھر اگلے انتخابات میں معصوم چہرے کے ساتھ کھڑا ہونا ہے۔ آپ حکومت اور سابق وزیر اعلی اروند کیجریوال پر سخت حملہ کرتے ہوئے مسٹر شاہ نے کہا ''کیجریوال نے دہلی میں اسکولوں اور مندروں، گرودواروں کو بھی نہیں بخشا۔ سب کو ٹھیکے دیے، ہزاروں کروڑ روپے کا گھپلہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر کیجریوال نے ہر الیکشن میں صرف جھوٹے وعدے کیے ہیں، لیکن بی جے پی صرف وعدے نہیں کرتی بلکہ کام کرتی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ اس سال بی جے پی نے دہلی اسمبلی انتخابات کے لیے اپنا ریزولیوشن منشور تین حصوں میں جاری کیا ہے۔ بی جے پی نے 17 جنوری کو وکست دہلی سنکلپ پتر کا پہلا حصہ جاری کیا تھا۔ اسے جاری کرتے ہوئے بی جے پی کے قومی صدر جے پی نڈا نے اسے ترقی یافتہ دہلی کی بنیاد قرار دیا تھا۔ اس کے بعد 21 جنوری کو سابق مرکزی وزیر اور رکن پارلیمنٹ انوراگ ٹھاکر نے سنکلپ پتر کا دوسرا حصہ جاری کیا۔ مسٹر شاہ نے کہا ہم انتخابات کو بہت سنجیدگی سے لیتے ہیں۔ بی جے پی خالی وعدے نہیں کرتی، بلکہ وہ جو بھی کہتی ہے، اسے پورا کرتی ہے۔ ہم نے ریزولیوشن لیٹر تیار کرنے کے لیے تجاویز مانگی تھیں اور ایک لاکھ آٹھ ہزار لوگوں نے اپنی تجاویز دیں۔

انڈونیشیا کے صدر پرابووو سوبیانتو کا پارلیمنٹ ہاؤس کا دورہ

نئی دہلی۔ (یو این آئی) انڈونیشیا کے صدر پرابووو سوبیانتو نے آج پارلیمنٹ ہاؤس کا دورہ کیا۔ مسٹر سوبیانتو آزاد ہندوستان کے 76 ویں قومی یوم جمہوریہ کی تقریبات میں بطور مہمان خصوصی شرکت کے لیے ہندوستان میں ہیں۔ انہوں نے لوک سبھا کے اسپیکر اوم برلا سے ہندوستان کے بھرپور پارلیمانی نظام پر بات کی، اور پارلیمنٹ کمپلیکس کے فن تعمیر کی تعریف کی۔ اس موقع پر مسٹر برلا نے آئین ہند کی ایک کاپی اور پارلیمنٹ ہاؤس کی ایک نقل مسٹر پرابووو سوبیانتو کو پیش کی۔ ہندوستان اور انڈونیشیا کے تعلقات ہزاروں سال پرانے ہیں۔ ہمارے ثقافتی اور تہذیبی رشتے وقت کے ساتھ ساتھ مزید مضبوط ہوئے ہیں جیسا کہ رامائن اور مہابھارت سے ظاہر ہوتا ہے۔

نئی دہلی میں انڈونیشیا کے صدر پرابووو سوبیانتو راج گھاٹ پر مہاتما گاندھی کی سمادھی پر گل دائرہ نذر کرتے ہوئے۔

آشا کارکنان صحت کی دیکھ بھال کی اسکیموں کی ریڑھ کی ہڈی: وزارت صحت

نئی دہلی۔ (یو این آئی) صحت اور خاندانی بہبود کی مرکزی وزارت میں سکریٹری پنیا سلیلا سریواستو نے آج کہا کہ ٹی بی کے خاتمے کے پروگرام کی کامیابی میں آشا کارکنوں کا بہت بڑا رول ہے اور وہ مرکزی صحت کی اسکیموں کی ریڑھ کی ہڈی ہیں۔ یوم جمہوریہ کی پریڈ دیکھنے کے لیے خصوصی مہمانوں کے طور پر مدعو کیے گئے 250 آشا کارکنوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے محترمہ سریواستو نے کہا کہ ان کی شاندار شراکت کو تسلیم کرنے کے لیے حکومت نے تقریباً 250 آشا کارکنوں کو 76 ویں یوم جمہوریہ کی تقریبات میں بطور مہمان خصوصی مدعو کیا ہے۔ ریاستوں سے کارکنوں کو ان کی شریک حیات کے ساتھ مدعو کیا گیا ہے۔ یہ اعزاز نہ صرف ان سرشار صحت کارکنوں کے حوصلے کو بڑھاتا ہے بلکہ ان کے تعاون کی نمایاں قدر کی بھی عکاسی کرتا ہے۔ یہ ان کے اہم کردار کو تسلیم کرنے کی ایک مضبوط مثال قائم کرتا ہے۔ اس موقع پر مرکزی وزارت صحت کے سکریٹری نے کہا آشا کارکنان ملک میں صحت کی اسکیموں کی ریڑھ کی ہڈی ہیں۔'' معاشرے میں ان کی بے پناہ شراکت کی تعریف کرتے ہوئے انہوں نے کہا ''ٹی بی کے خاتمے کے مشن میں نمایاں کامیابی کا سہرا بنیادی طور پر آشا کے نچلی سطح کے کارکنوں کو جاتا ہے۔ فی الحال، 10 لاکھ 29 ہزار سے زیادہ آشا کارکنان ملک کے صحت کی دیکھ بھال کے نظام میں رابطے کے پہلے نقطہ کے طور پر کام کر رہی ہیں، جو کمیونٹیز اور ضروری صحت کی دیکھ بھال کی خدمات کے درمیان ایک اہم ربط کے طور پر کام کر رہے ہیں۔

آپ حکومت نے مفت بجلی، پانی اور تعلیم فراہم کر کے لوگوں کو راحت فراہم کی: آتشی

نئی دہلی۔ (یو این آئی) دہلی کی وزیر اعلی آتشی نے کہا کہ عام آدمی پارٹی (آپ) کی حکومت نے مفت بجلی، پانی، تعلیم، صحت اور دیگر خدمات فراہم کر کے دارالحکومت کے لوگوں کو بڑی راحت فراہم کی ہے۔ ہفتہ کو یہاں چھترسال اسٹیڈیم میں منعقدہ یوم جمہوریہ کی تقریبات سے خطاب کرتے ہوئے محترمہ آتشی نے کہا کہ آپ حکومت نے مفت بجلی، پانی، تعلیم، صحت اور دیگر خدمات فراہم کر کے دہلی کے لوگوں کو بڑی راحت فراہم کی ہے۔ دہلی حکومت اپنے بجٹ کا 25 فیصد بچوں کو اچھی تعلیم دینے پر خرچ کرتی ہے۔ پورے ملک میں صرف دارالحکومت کو 24 گھنٹے بجلی ملتی ہے۔ پچھلے سال شدید گرمی کے دنوں میں بھی بجلی کی کٹوتی نہیں ہوئی۔ آج دہلی میں روزانہ 11 لاکھ خواتین مفت سفر کا فائدہ اٹھا رہی ہیں، اس سے ان کی معیشت میں شراکت داری میں اضافہ ہوا ہے۔ پچھلے 10 سالوں میں ہم نے 38 فلائی اوور بنا کر سڑکوں، میٹرو اور بسوں کو تیزی سے ترقی دی ہے۔ آج، ہم سب دہلی کی ہر خاتون کو بااختیار بنانے اور ہر ایک کو اچھی تعلیم، صحت کی سہولیات اور روزگار فراہم کرنے کا عہد کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج کا دن ان مجاہدین آزادی کو یاد کرنے کا دن ہے جنہوں نے ملک کی آزادی کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔

ہندو تین بچے پیدا کریں، مندروں سے حکومتی کنٹرول ختم کیا جائے! وی ایچ پی کے اہم فیصلے

مہاکمبھ۔ وشو ہندو پریشد (VHP) کے مرکزی رہنمائی بورڈ نے 24 جنوری کو مہا کمبھ میلہ کے احاطے میں ایک میٹنگ منعقد کی، جس میں ملک کے ممتاز سنتوں نے شرکت کی۔ اس ملاقات کے بعد وہاں موجود ممتاز سنتوں نے کہا کہ سنٹرل گائیڈنس بورڈ کے سنتوں نے دنیا بھر کے ہندو سماج کی مذہبی، سماجی، ثقافتی ضروریات، چیلنجوں اور بحرانوں پر غور کر کے سماج کی رہنمائی کی ہے۔ اجلاس میں جو اہم فیصلے لئے گئے اس میں ملک بھر میں ہندو مندروں کو حکومتی کنٹرول سے آزاد کرانے کے لیے آگاہی مہم شروع کرنے کا اعلان کیا گیا۔ یہ مہم آندھرا پردیش کے وجے واڑہ میں ایک بڑے اجتماع سے شروع ہوئی ہے۔ سنتوں نے کہا ہے کہ تمام مندروں کو سرکاری کنٹرول سے آزاد کیا جائے، حکومتی کنٹرول قائم کرنے والے قوانین کو ہٹایا جائے اور مندروں کا انتظام وفادار عقیدت مندوں کے حوالے کیا جائے۔ دوسرے فیصلے میں کہا گیا کہ معاشرے میں شرح پیدائش میں کمی کی بڑی وجہ آبادی میں عدم توازن ہے۔ گائیڈنس بورڈ نے فیصلہ کیا ہے کہ ہندو خاندانوں میں کم از کم تین بچے ہونے چاہئیں تاکہ آبادی متوازن رہے۔ تیسرے فیصلہ میں کہا گیا کہ وقف بورڈ کے من مانی اور لامحدود اختیارات پر قابو پانے کے قانون میں ترمیم کا بھی خیر مقدم کیا گیا اور کہا گیا کہ اس قانون کو منظور کیا جائے۔ گائیڈنس بورڈ نے اس بات کا اعادہ کیا کہ 1984 کی دھرم سنسد کے بعد سے سنت سماج، ہندو سماج، وشو ہندو پریشد اور سنگھ ایودھیا، متھرا اور کاشی میں تینوں مندروں کے حصول کے لیے کام کرتے رہیں گے۔ پانچویں فیصلے میں سنتوں نے سماج سے سماجی ہم آہنگی، ماحولیات کے تحفظ، خاندانی روشن خیالی کے ذریعہ ہندو اقدار کے فروغ اور قومی کردار کی نشوونما کے لیے آگے آنے کو کہا۔ اس میٹنگ میں نمایاں طور پر آچاریہ اودھیشانند گری، آچاریہ مہامنڈلیشور وشوکانند جو صدارت کر رہے تھے۔

دھلی اسمبلی انتخاب

'حکومت بننے پر ہم ریہڑی-پٹری والوں سے متعلق قانون نافذ کریں گے' کانگریس کا اظہار عزم

نئی دہلی۔ اتر پردیش اسمبلی کی رکن اور کانگریس لیڈر مونا مشرا نے آج دہلی کے ریہڑی-پٹری والوں کی آواز اٹھاتے ہوئے کہا کہ مرکز کی بی جے پی اور دہلی کی عآپ حکومت نے انھیں پریشان کر کے رکھ دیا ہے۔ انھوں نے عآپ حکومت پر یہ الزام بھی عائد کیا کہ کانگریس کے ذریعہ ریہڑی پٹری والوں کے لیے جو قانون بنایا گیا تھا، اسے نافذ نہیں کیا گیا۔ اگر یہ قانون نافذ ہوتا تو ریہڑی پٹری والوں کی زندگیاں آسان ہو جاتیں۔ دہلی میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے مونا مشرا نے کہا کہ ''دہلی میں کئی لوگ ریہڑی-پٹری پر دکان لگا کر اپنے کنبہ کی پرورش کرتے ہیں۔ کانگریس پارٹی انہی کے لیے 2014 میں ایک قانون لائی تھی۔ اس قانون میں التزام ہے کہ شہر کی 2.5 فیصد آبادی جتنی ریہڑی-پٹری کے لیے جگہ مقرر کیے جائیں گے۔ کسی بھی ریہڑی کو ہٹایا نہیں جائے گا۔ لیکن آج تک حکومت نے اس کا انتظام نہیں کیا اور 'نو وینڈنگ زون' نہیں بنائے گئے۔'' انھوں نے مزید کہا کہ ''آج ریہڑی-پٹری کے دکانداروں کا سب سے بڑا مسئلہ استحصال اور رشوت ہے۔ دہلی کی عآپ حکومت اور مرکز کی بی جے پی حکومت کی ناکامی کے سبب آج ریہڑی-پٹری کے دکاندار پریشان ہیں۔'' مونا مشرا نے عآپ حکومت کی ناکامیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے عوام سے وعدہ کیا کہ کانگریس حکومت بننے پر ریہڑی پٹری والے کے لیے اہم اقدام اٹھائے جائیں گے۔ انھوں نے کہا کہ ''کانگریس پارٹی کا وعدہ ہے کہ حکومت بننے پر ہم ریہڑی-پٹری والوں سے متعلق قانون کو نافذ کریں گے اور لوگوں کو ان کا حق دلائیں گے۔'' انھوں نے مزید کہا کہ ''ہم سبھی دہلی کو صرف راجدھانی کی شکل میں نہیں دیکھتے ہیں، بلکہ یہ ملک کا دل ہے۔ یہ ایسا شہر ہے جس نے ملک کی ہر ریاست، ہر ضلع سے آنے والے لوگوں کو خود میں سمالیا ہے۔ لیکن افسوسناک بات ہے کہ آج یہ شہر دو پارٹیوں کے جھگڑے کی وجہ سے بدحال اور بے بس ہے۔'' شیلا دیکشت کے دور کی دہلی کو یاد کرتے ہوئے مونا مشرا کہتی ہیں کہ ''شیلا جی کی حکومت کے وقت دہلی نے شاندار وقت دیکھا۔ ملک سمیت دنیا میں دہلی نے اپنی ایک الگ شناخت قائم کی۔ لیکن آج دہلی میں خطرناک آلودگی ہے، پورا شہر کوڑے کے ڈھیر سے گھرتا جا رہا ہے اور انفرا اسٹرکچر تباہ ہے۔'' دہلی کی بدتر حالت کا تذکرہ کرتے ہوئے وہ یہ بھی کہتی ہیں کہ ''دہلی میں نہ ہوا صاف ہے، نہ پانی... اور ماں جمنا کی حالت تو ہم سب دیکھ ہی رہے ہیں۔ سیاسی خواہشات اور ذاتی مفادات کی وجہ سے دہلی کی ایسی بدحالی ہوئی ہے۔''

بامبے ہائی کورٹ کے سابق جج اور مشہور ادیب و مصنف نریندر چپلگاؤں کر کا انتقال

اورنگ آباد۔ (یو این آئی) معروف مفکر، ادبی شخصیت، اور بامبے ہائی کورٹ کے سابق جج نریندر چپلگاؤں کر آج صبح 86 برس کی عمر میں انتقال کر گئے۔ وہ پچھلے کئی مہینوں سے کینسر جیسے موذی مرض سے نبرد آزما تھے اور آج صبح ساڑھے چار بجے اپنی رہائش گاہ پر خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ ان کے پسماندگان میں اہلیہ، ایک بیٹا، تین شادی شدہ بیٹیاں اور پوتے پوتیاں شامل ہیں۔ ان کا جسد خاکی دوپہر تقریباً 3 بجے جیان نگر میں واقع ان کی رہائش گاہ پر لایا جائے گا اور 4 بجے پرتاپ نگر میں آخری رسومات ادا کی جائیں گی۔ 1938 میں پیدا ہونے والے نریندر چپلگاؤں کر ایک عظیم علمی وراثت کے حامل تھے۔ ان کے والد حیدرآباد کی آزادی کی تحریک میں ایک اہم رہنما تھے۔ چپلگاؤں کر نے اپنی تحریروں میں آزادی کی تحریک اور سیاسی و سماجی موضوعات پر بھرپور توجہ دی۔ انہوں نے قانون اور مراٹھی ادب میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور اپنے کیریئر کا آغاز لاتور کے دیانند کالج میں مراٹھی کے پروفیسر کے طور پر کیا۔ بعدازاں، وہ اورنگ آباد کے مانک چندر پہاڑے لاء کالج میں تدریس سے وابستہ رہے۔ 28 سال تک وکالت کرنے کے بعد، انہیں 19 جنوری 1990 کو بامبے ہائی کورٹ کا جج مقرر کیا گیا۔ چپلگاؤں کر مراٹھواڑہ کی ادبی اور فنی دنیا کے اہم معمار سمجھے جاتے تھے۔ انہوں نے ریاست حیدرآباد کے مراٹھواڑہ خطے کی تاریخ، سماجی اور سیاسی پہلوؤں کو اپنی تحریروں کے ذریعے اجاگر کیا۔

سارہ خان دہلی میں بھارتیہ سمپورن کرانتی کاری پارٹی کے لیے انتخابی مہم چلائیں گی

نئی دہلی۔ (یو این آئی) اداکارہ سارہ خان دہلی اسمبلی انتخابات میں بھارتیہ سمپورن کرانتی کاری پارٹی کے امیدواروں کے حق میں مہم بھی چلائیں گی ان خیالات کا اظہار یہاں پارٹی کے قومی صدر ٹھاکر جوگیندر سنگھ بھدوریا نے کیا پارٹی کی جانب سے آج یہاں جاری پریس ریلیز کے مطابق دہلی میں پارٹی کے امیدواروں کی مہم چلانے کی غرض سے ثقافتی، قانونی اور سماجی خدمات کے شعبوں سے وابستہ کئی شخصیات کو مدعو کیا جا رہا ہے۔ یہ مشہور شخصیات انتخابی مہم کے آخری دن تک پوری طاقت سے پارٹی کے حق میں انتخابی مہم چلائیں گی۔ مسٹر بھدوریا نے کہا کہ ان کے علاوہ پارٹی کی اسٹار مہم چلانے والوں میں اداکارہ سارہ خان، سپریم کورٹ کے سینئر وکیل ڈاکٹر اے پی سنگھ، سوامی اودھیشانند جی (پریاگ پیٹھ)، پارٹی کے قومی نائب صدر راجندر بھدوریا، گرو چندر شیکھر گوسوامی، دیویندر شکلا شامل ہیں۔ ایڈوکیٹ آئی اے ہاشمی، شیونندن سنگھ، ڈاکٹر وشال شرما، اکھلیش سنگھ، کشور پانو کر اور سنجیو دھولیا بھی شامل ہیں۔ خیال رہے کہ پارٹی نے بہت پر کشش نعرہ دیا ہے، ''ہم لڑیں گے دہلی کے لوگوں کے لیے، ہم جیتیں گے۔

آئندہ پانچ برسوں میں دہلی کے تمام علاقوں میں سیوریج لائنیں ٹھیک کریں گے: کیجریوال

نئی دہلی۔ (یو این آئی) عام آدمی پارٹی کے قومی کنوینر اروند کیجریوال نے کہا کہ گزشتہ 10 برسوں میں نئے گٹر بچھانے کا بہت کام کیا گیا ہے اور آئندہ پانچ سالوں میں ہم تمام گٹروں کی سیوریج لائنوں کو ٹھیک کر دیں گے۔ دہلی کے علاقوں مسٹر کیجریوال نے ہفتہ کو ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ 2015 میں جب ہماری حکومت پہلی بار بنی تھی تو ہمیں کئی مسائل ورثے میں ملے تھے۔ ایک بڑا مسئلہ سیوریج کا تھا۔ دہلی میں 1,792 کچی کالونیاں ہیں۔ سپریم کورٹ اور مرکزی حکومت کے احکامات کی وجہ سے 2015 سے پہلے ان کالونیوں میں ترقی کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔ ہم نے ان تمام رکاوٹوں کو عبور کیا اور تمام کچی کالونیوں کے اندر کام کرنا شروع کر دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ ان کچی کالونیوں میں سیوریج کی پائپ لائن نہیں تھی اس لیے تمام گٹر نالیوں اور گلیوں کے اندر بہہ جاتے تھے۔ گزشتہ 10 برسوں میں ہم نے تقریباً تمام کالونیوں میں بڑے پیمانے پر سیوریج پائپ لائنیں بچھائی ہیں۔ پائپ لائن بچھانے کے بعد اب ہر گھر کو گٹر سے جوڑنے کا کام جاری ہے۔ مسٹر کیجریوال نے کہا کہ دوسری طرف جن کالونیوں میں سیوریج پائپ لائنیں تھیں وہ بہت پرانی ہو چکی ہیں۔ آج مجھے بہت سی جگہوں سے شکایات سننے کو ملتی ہیں کہ گٹر اوور فلو اور لیک ہو رہے ہیں۔ گٹر بھرا ہوا ہے۔ گٹر کا پانی پینے کے پانی میں گھل مل رہا ہے۔ حکومت بننے کے بعد دہلی میں جہاں جہاں سیوریج کی پائپ لائنیں بیٹھی ہیں۔

پائیدار عالمی امن کا قیام انصاف انسانی حقوق مذاہب کے احترام کے بغیر ناممکن

گلوبل پیس کانفرنس دہلی سے مختلف ممالک کے سفرا اور ممتاز شخصیات کا خطاب

نئی دہلی۔ پائیدار عالمی امن کا قیام انصاف انسانی حقوق مذاہب کے احترام کے بغیر ناممکن ہے ان خیالات کا اظہار آج شام انڈو مڈلسٹ کلچرل فورم کے زیر اہتمام گلوبل پیس کانفرنس و ایوارڈز کی تقسیم کے لئے انڈیا اسلامک کلچرل سنٹر میں منعقدہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے شرکاء نے کیا سلمان خورشید سابق وزیر خارجہ حکومت ہند نے تقریب کی صدارت کی۔ انہوں نے کہا کہ آج دنیا امن کی تلاش کر رہی ہے خوشحالی اور انسانی اقدار کا تحفظ اور نئی نسل کے محفوظ مستقبل کو یقینی بنانے کے لئے ضرورت ہے کہ ایک مشترکہ ایجنڈے کے تحت ہم کام کریں روابط کو بڑھانے ایکدوسرے کو سمجھنے کے لیے وسائل کا بہتر استعمال ضروری ہے آج دنیا امن وسکون کی تلاش کر رہی ہے ہمارے تہذیبی مذہبی تاریخی ورثہ کی حفاظت اور ملک کی شناخت کے ساتھ ہم زندہ ہیں انہوں نے شعر پڑھا ''ہم لائیں ہے طوفان سے کشتی نکال کر۔ بچوں اس وطن کو رکھنا سنبھال کر۔ آج انسانی اخوت اور جذبہ کو پروان چڑھانے کے ساتھ ساتھ ایکدوسرے کے جذبات اور احساسات کو کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔

اس موقع پر ہائی کمشنر ساؤتھ افریقہ پروفیسر اپل سوک لال کو مہاتما گاندھی گلوبل پیس ایوارڈ حاصل کیا انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ ساؤتھ افریقہ اور ہندوستان نے آزادی کے لیے ایک ساتھ تحریک کا آغاز کیا تھا مہاتما گاندھی ساؤتھ افریقہ میں نسلی تعصب اور غلامی کے خلاف اس عظیم جدوجہد کا حصہ تھے ساؤتھ افریقہ کی اسی تحریک نے ان کو ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد میں حصہ لینے اور ملک کو آزادی دلانے کا جذبہ پیدا کیا تھا تشدد کے مقابلے میں عدم تشدد کے ساتھ دنیا کی دو مشترک تحریکات تھیں جنہوں نے آزادی حاصل کرنے میں کامیاب رہے آج بھی ساؤتھ افریقہ انسانی حقوق ظلم اور تشدد کے خاتمہ کے لئے کوشاں ہے اسرائیل کی جارحیت اور نسل کشی کے خلاف ساؤتھ افریقہ نے عالمی عدالت میں انصاف کے لئے مقدمہ درج کراتے ہوئے نتن یاہو کو عالمی مجرم قرار دینے میں کامیابی حاصل کی انہوں نے عالمی قوتوں کے عدم توازن کے رجحان کو ختم کریں اور منفی ایجنڈہ پھیلانے سے گریز کریں ساؤتھ افریقہ ہمیشہ بلا لحاظ مذاہب اور ملک مظلوم عوام کو ان کے حقوق دلانے میں اپنی ذمہ داری کو پورا کرے گا۔

کے سی تیاگی سابق یم پی و جنرل سکریٹری نے کہا کہ رواداری کو فروغ دینے کے لیے ہم اس مشن کے ساتھ رہیں گے۔ سید سعادت اللہ حسینی امیر جماعت اسلامی ہند آج امن دنیا کی ضرورت ہے اور تمام ممالک کو عالمی قیام امن کے لئے اپنی طاقت کے لحاظ اثرات کا استعمال کرنے کی ضرورت ہے اسرائیل فلسطین کے درمیان حالیہ جنگ میں عالمی قوتوں کی اسرائیلی جارحیت کے خلاف سنگین خاموشی اور نسل کشی کے خلاف لب کشائی سے گریز پر تاسف کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ تمام حدود کو توڑنے اور اقوام متحدہ کے فیصلوں کو بالائے طاق رکھنے والے ملک کے خلاف اجتماعی طور پر فیصلے نہیں کئے گئے ان حالات میں ضروری ہے کہ تمام ادارے سیاسی سماجی مذہبی تنظیمیں اور ہر ملک میں امن بھائی چارے کو فروغ دینے کے لئے کی جانے والی ہر کوشش کا ساتھ دیا جائے۔

جاوید علی یم پی راجیہ سبھا نے مختلف ممالک کے درمیان آپسی رشتوں کے قیام کے لئے ایکدوسرے کی تہذیب اور ثقافت کو جاننا ضروری ہے انڈو مڈلسٹ کلچرل فورم کے زیر اہتمام گلوبل پیس کانفرنس پر انہوں نے مبارکباد پیش کی اور کہا کہ سماج وادی پارٹی ہمیشہ امن کے محاذ پر ڈٹے ہوئے اپنی ذمہ داریاں پوری کر رہی ہے خوشحالی اور انسانی حقوق ہماری بنیادی ترجیح ہے صدر شروانی دھرم سنسد گوسوامی سوشل جی مہاراج مہامنڈلیشور نے کہا کہ آج دنیا کو تمام مذاہب کا احترام کرنے کا درس دینے کی ضرورت ہے نفرت کی چنگاری کو آگ لگانے میں دیر نہیں لگتی لیکن امن کا قیام ایک صبر آزما جدوجہد ہے ہر شخص کی خواہش ہے کہ امن قائم ہو سماج اور ملک ترقی کرے لیکن یہ اسی وقت ممکن ہے جب ہم ایکدوسرے کو سمجھنے کی کوشش کریں دکھ سکھ میں ساتھی بنیں انہوں نے یاد دلایا کہ ان کے سنسد نے ترکیہ میں جب زلزلہ آیا تھا الوقت سنسد کے ارکان نے مصیبت زدگان کی وہاں جا کر مدد کی تھی چیرمین آئی یم سی آر و سابق رکن پارلیمنٹ جناب محمد ادیب نے بھی مخاطب کیا۔

اے ایم یو میں نیشنل ووٹرس ڈے جوش وخروش کے ساتھ منایا گیا

علی گڑھ، 25 جنوری: قومی ووٹرس ڈے پر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے مختلف شعبہ جات، اسکولوں اور دفاتر میں مختلف پروگرام منعقد کئے گئے اور کسی خوف اور لالچ کے بغیر ووٹ دینے کی جمہوری ذمہ داری کے سلسلہ میں بیداری پیدا کی گئی۔ اے ایم یو کے رجسٹرار مسٹر محمد عمران آئی پی ایس نے ایڈمنسٹریٹیو بلاک کے کانفرنس روم میں عملے کے ارکان کو اس بات کا عہد دلایا کہ وہ "ملک کی جمہوری روایات اور آزادانہ، منصفانہ اور پرامن انتخابات کے وقار کو برقرار رکھیں گے، اور ہر الیکشن میں بلا خوف وخطر اور مذہب، نسل، ذات پات، برادری، زبان یا کسی لالچ سے متاثر ہوئے بغیر اپنے حق رائے دہی کا استعمال کریں گے"۔ شعبہ فارماکولوجی میں صدر شعبہ پروفیسر سید ضیاء الرحمن نے جب کہ سینٹرل آٹوموبائل ورکشاپ و ٹرانسپورٹ کے ممبر انچارج پروفیسر محمد علی نے عملہ کے اراکین کو حلف دلایا۔ شعبہ انگریزی کے اساتذہ، ریسرچ اسکالرز اور طلبہ نے ووٹرس ڈے کو جوش وخروش سے منایا اور چیئر پرسن پروفیسر شاہینہ ترنم کی قیادت میں ووٹ دینے کا عہد کیا۔ پروفیسر ترنم نے ووٹرس ڈے کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور ملک کے جمہوری ڈھانچے کو برقرار رکھنے اور مضبوط کرنے کے لیے ہر بالغ شہری کو اپنا کردار ادا کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ شعبہ لسانیات میں ڈاکٹر پلّو وشنونے حاضرین کو ووٹرس ڈے کا حلف دلایا اور ووٹ دینے کے سلسلہ میں طلبہ سے عوام میں بیداری پیدا کرنے کی اپیل کی۔ راجہ مہندر پرتاپ سنگھ اے ایم یو سٹی اسکول میں قائم مقام پرنسپل ڈاکٹر محمد فیاض الدین نے اور احمدی اسکول برائے نابینا طلبہ کی پرنسپل ڈاکٹر نائلہ راشد نے اساتذہ اور طلبہ کو حلف دلایا۔ محترمہ ندرت جہاں نے طلبہ کے سامنے آئین میں مذکور حقوق وفرائض کی وضاحت کی۔ اے ایم یو اے بی کے ہائی اسکول (بوائز) کے طلبہ نے ووٹرس ڈے پر مختلف ادبی وثقافتی سرگرمیوں میں حصہ لیا، جس میں خصوصی اسمبلی کا انعقاد، تین زبانوں میں تقاریر، نظموں کی پیشکش اور "ووٹ ڈالنے جیسا کچھ نہیں، میں ووٹ ضرور دیتا ہوں" کے موضوع پر نعرہ نویسی کی سرگرمیاں شامل تھیں۔ پرنسپل ڈاکٹر ثمینہ نے اظہار خیال کیا اور حاضرین کو ووٹنگ کا حلف دلایا۔ عبداللہ اسکول میں سپرنٹنڈنٹ مسز عمرہ ظہیر نے تدریسی اور غیر تدریسی عملے کے اراکین کو حلف دلاتے ہوئے زور دیا کہ وہ ذمہ داری کے ساتھ اپنے ووٹ کا استعمال کریں۔ شعبہ کمیونٹی میڈیسن کی چیئر پرسن اور رورل ہیلتھ ٹریننگ سینٹر، جواں کی ممبر انچارج پروفیسر عظمیٰ ارم نے سنٹر کی انٹرنز اور عملے کے اراکین کو ووٹ دینے کا حلف دلایا۔ بیگم سلطان جہاں ہال کی پرووسٹ ڈاکٹر شاذیہ فاروق فاضلی نے طالبات اور عملے کے اراکین کو حلف دلاتے ہوئے ان پر زور دیا کہ وہ ملک کے سیاسی عمل میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تاکہ جمہوری نظام کو تقویت ملے۔ دریں اثنا، سوشل ورک شعبہ کے استاد اور الیکشن کمیشن آف انڈیا کے انتخابی بیداری پروگرام سسٹمیٹک ووٹرز ایجوکیشن اینڈ الیکٹورل پارٹسپیشن (سویپ) کے ضلع کوآرڈینیٹر ڈاکٹر محمد عارف خان کو ضلع مجسٹریٹ مسٹر سنجیو رنجن نے کلکٹریٹ ہال میں منعقدہ ایک پروگرام میں نوجوانوں میں انتخابی بیداری سے متعلق خدمات کے لئے اعزاز سے نوازا۔ دیگر شعبہ جات، اسکولوں اور دفاتر میں بھی قومی ووٹرس ڈے منایا گیا اور ووٹنگ کے موضوع پر مختلف ثقافتی سرگرمیوں کا اہتمام کیا گیا۔

خدا کا شکر کہ ہم نے خدا کا گھر دیکھا

عمرہ کی عبادت کو انجام دیکر اختر العباس گلزار پہنچے وطن واپس۔ استقبال میں نعتیہ محفل

امروہہ۔ خانوادہ اختر العباس گلزار کے ذریعہ عمرہ جیسی اہم عبادت سرانجام دینے پر کاروان خلوص امروہہ کی جانب سے آج اختر العباس گلزار اور انکے دیگر افراد خاندان کو نواب منزل میں استقبالیہ دیا گیا جہاں شہر کی علمی ادبی شخصیات نے ان افراد کی گل پوشی کی۔ سید محبوب حسین زیدی کی صدارت میں آراستہ ہوئے اس جلسہ استقبالیہ میں گلزار امروہوی، عاصم صدیقی اور گلریز عباس کی رسم گل پوشی کے بعد ماہر قانون اسلام عالمی نے عمرہ کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ نماز و روزہ صرف بدنی عبادات ہیں اور زکوۃ صرف مالی، جبکہ حج وعمرہ مالی وبدنی ہر قسم کی عبادات کا مجموعہ ہے۔ ہمیں خوشی ہے کہ ہمارے محترم ساتھی سید اختر العباس نے اپنے تمام افراد خاندان کے ساتھ اس اہم عبادت کو انجام دیا اور اللہ کے گھر کی زیارت فرمائی۔ اس دوران پروفیسر ناشر نقوی، پنڈت بھون شرما اور شیبان قادری نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ اختر العباس گلزار امروہوی نے اپنی تقریر میں کہا کہ عمرہ کی عبادت سب سے مقدس فریضوں میں سے ایک ہے اور یہ عبادت ہمیں اللہ تعالیٰ کا مہمان بننے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ یہ اہم عبادت جہاں ہمیں گناہوں سے دور کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے وہی اس عبادت سے ہماری دعاؤں میں بھی اثر پیدا ہوتا ہے۔ انھوں نے خانہ کعبہ کے اہم مناظر کو بھی بیان کیا اور کہا کہ میں نے اللہ کے گھر حاضری دیکر آپ نے لیےکم اور ان تمام لوگوں کے حق میں زیادہ دعائے کی جنھوں نے میرے ذریعہ سرورکونین کی بارگاہ میں اپنا سلام بھیجا تھا۔ صدر کاروان خلوص سید محبوب حسین زیدی نے خطبہ صدارت میں کہا کہ عمرہ کی اہم عبادت کے سرانجام دینے کے چالیس دن بعد تک زائر بیت اللہ کی دعاؤں میں اثر قائم رہتا ہے، گلزار امروہوی سے درخواست ہے ان چالیس روز میں وہ اراکین کاروان خلوص کے ساتھ ساتھ اُردو زبان کی علمی ادبی شخصیات کی صحت یابی اور طویل عمر کے لیے بھی دعاء کرے۔ خاص طور سے ہمارے سرپرست پروفیسر وسیم بریلوی، اظہر عنایتی اور منصور عثمانی کی صحت یابی کو اپنی دعاؤں میں شامل رکھے۔ اس دوران آئی ایم انٹر کالج اولڈ بوائز کے صدر یونس زیدی، انجمن تحفظ عزاداری کے سابق صدر وقار الحسنین خان، دارالعلوم سید المدارس کے سابق منیجر اعجاز حیدر، ائی ایم کالج کے منیجر وسیم حیدر نقوی، حکیم فرحول اسلام، ڈاکٹر مہتاب امروہوی، حسنین نواز، ناز اختر، حسین محمد جان، امداد عابدی، آفتاب عالم، رضا تحسین، استعجاب حسین، حکیم حامد علی، شفاعت حسین، ذیشان حیدر، اکرام زیدی، محمد علی افضال، عالمگیر خسرو، نواب مراد علی خان وغیرہ ودیگر افراد موجود تھے۔

اس طرح کے پروگرام ہندوستانی کلچر اور تہذیب وثقافت کے فروغ میں معاون ومددگار ہوتے ہیں: پروفیسر اسلم جمشید پوری

شعبۂ اردو، سی سی ایس یو اور "آؤ پڑھیں" کی مشترکہ پیش کش "گیتوں بھری شام" کا انعقاد

میرٹھ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس طرح کے پروگرام نوجوانوں کے ساتھ ساتھ بزرگوں میں بھی نیا جوش و ولولہ پیدا کرتے ہیں۔ ساتھ ہی اس طرح کے پروگرام ہندوستانی کلچر اور تہذیب وثقافت کے فروغ میں معاون و مددگار ہوتے ہیں۔ آج کا یہ پروگرام بھی بہت معیاری رہا اور شہر میں اس طرح کے پروگرام منعقد ہوتے رہنے چاہئیں۔ یہ الفاظ تھے معروف ادیب وناقد پروفیسر اسلم جمشید پوری کے جو یہاں یوم جمہوریہ کے موقع پر شعبۂ اردو، چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی، میرٹھ اور "آؤ پڑھیں" سوسائٹی، ہاپوڑ کے مشترکہ اہتمام میں یونیورسٹی کے بر ہسپتی بھون میں منعقد "گیتوں بھری شام" پروگرام "جی نا اسی کا نام ہے" میں اپنی تقریر کے دوران ادا کر رہے تھے۔ اس سے قبل پروگرام کا آغاز ڈاکٹر ریکھا اوستھی نے شمع روشن کر کے کیا۔ پروگرام کی صدارت کے فرائض معروف غزل سنگر مکیش تیواری نے انجام دیے اور مہمان خصوصی کے بطور پروفیسر مردل کمار گپتا (نائب شیخ الجامعہ، چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی، میرٹھ) نے شرکت کی۔ مہمانِ اعزازی کے بطور معروف سماجی کارکن وجے بھولا نے شرکت کی۔ گجرات سے تشریف لائے اسّی سالہ بزرگ ششانک بھٹ نے معروف گلوکار کے ایل سہگل سے لے کر موجودہ دور تک کے نغمے پیش کیے اور کہا کہ اس پروگرام کا مقصد بزرگ لوگوں کے اعزاز کے ساتھ ساتھ ان کے اندر نیا جوش پیدا کرنا ہے۔ ششانک بھٹ ہندوستان بھر کے مختلف حصوں میں اس طرح کے پروگرام منعقد کرتے رہتے ہیں۔ ان کی زندگی اسی مقصد کے لیے وقف ہے۔ انہوں نے اپنی دم دار آواز میں "شعلہ جو بھڑکے"، "جاگ دردِ عشق جاگ" جیسے نغمے سنا کر محفل میں سماں باندھ دیا۔ دیگر سنگروں میں اندور سے تشریف لائیں الپنا آریہ، کنشکا چارو اور مقامی سنگر آرتی ارو نے بھی بہترین نغمے گا کر سامعین وناظرین کی خوب داد وصول کی۔ اسی دوران پروگرام کی صدارت فرما رہے معروف غزل سنگر مکیش تیواری نے بھی اپنی خوبصورت آواز میں معروف غزل "چپکے چپکے رات دن" ایک نئے انداز میں پیش کر کے سامعین کو مسحور کر دیا۔ اس موقع پر معروف سماجی کارکن وجے بھولا نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ شہر میں پہلی بار اس طرح کا پروگرام منعقد ہو رہا ہے اس سے جڑے تمام افراد مبارک باد کے مستحق ہیں۔ ہاپوڑ سے تشریف لائیں "آؤ پڑھیں" سوسائٹی کے صدر فراز چودھری نے اپنی تنظیم کی جانب سے سبھی کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر آصف علی، ڈاکٹر شاداب علیم، ڈاکٹر الکا وششٹھ، ڈاکٹر ارشاد سیانوی، محمد شمشاد، سعید احمد سہارنپوری، مدیحہ اسلم، گیان دکشت، پنیت مگلانی کے علاوہ کثیر تعداد میں عمائدین شہر اور طلبہ وطالبات نے شرکت کی۔

گاندھی جی کے لازوال اصولوں کو مٹا پانا ممکن نہیں

نفرت اور تشدد کے خاتمے کے لئے عوامی یکجہتی لازمی

سہارنپور (احمد رضا) ہم یوم جمہوریہ منانے میں مصروف ہیں مگر اپنے معتبر قائدین کے اصولوں اور قاعدوں سے انجان بن کر ملک میں بکھرتی انسانی قدروں اور محبتوں کو محسوس ہی نہیں کر پا رہے ہیں غور طلب بات ہے کہ آج پیارے باپو گاندھی جی کا یہ ملک نفرت حسد اور تشدد کا مرکز بن گیا ہے ہر جانب جھوٹ دھوکہ اور من من مانی کا چلن ہے جھوٹ نفرت اور تشدد کے خلاف آواز بلند کرنے والے جیلوں میں قیدیوں کی زندگی گزارنے کو مجبور ہیں عدالتیں بھی سرکار اور سرکاری وکلا کی دلائل پر منحصر ہوتی ہوئی نظر آرہی ہیں معصوم افراد کا تحفظ کرنے میں عدالتیں بھی ان دنوں بے بس دکھائی دیتی ہیں گاندھی جی کے اس عظیم الشان آئین سے چلنے والے جمہوری ملک میں سچ کو دفنا کر جھوٹ کو سچ بنایا جا رہا ہے آئین کے خلاف اور جمہوری نظام کے خلاف عمل ہو رہے ہیں جو اس جبر اور ظلم کے خلاف منہ کھولتا ہے ای ڈی اور سی بی آئی اس کے گھر اور آفس پہنچ جاتی ہے یعنی کہ مہاتما گاندھی جی کے لازوال اصولوں اور فلسفہ کو دفنانے کی سبھی تیاریاں ہو چکی ہیں آخر ملک کا مستقبل کیا ہوگا یہ سچ سوچ کر نئی نسل دماغی الجھنوں کا شکار ہو کر نشے کی عادی ہو گئی ہے! اس کے باوجود بھی سبھی معنوں میں آج بھی انسانی تاریخ کے اوراق عظیم انسانوں کے گراں قدر خدمات سے منور ہیں سبھی معنوں میں ملک بھر میں وہ لوگ بھی تھے کہ جنھوں نے انسانی زندگی کی بقاء اور ترقی کیلئے اپنی مکمل حیات کو جمہوری نظام، انسانی حقوق اور بھائی چارے کے تحفظ کیلئے قربان کر دیا ان تاریخ ساز شخصیات میں سے ایک نام ایسا ہے جسے کبھی بھی کسی صورت میں فراموش نہیں کیا جا سکتا ہے "موہن داس کرم چند گاندھی" جنکو ہم سبھی رہتی دنیا تک یاد کرتے رہیں گے گاندھی جی کو آج کون نہیں جانتا، دنیا کے کونے کونے میں اعلی سے ادنی چھوٹا بڑا اور بچہ بچہ آج گاندھی جی کی شخصیت سے بخوبی واقف ہے انکی ہمہ جہت شخصیت اور گراں قدر کارناموں نے انھیں "بابائے قوم" اور "مہاتما گاندھی" کے نام سے مقبولیت کا تاج پہنایا اکتوبر وہ مہینہ ہے جسمیں تحریک آزادی کے علمبردار گاندھی کی پیدائش ہوئی 2 اکتوبر 1869ء میں گجرات کے پوربندر (کاٹھیاواڑ) میں گاندھی جی کی ولادت ہوئی۔ گاندھی جی کا پورا نام موہن داس کرم چند گاندھی تھا 1883ء میں موہن داس کی شادی کستوربا گاندھی سے کر دی گئی اور ان سے انھیں چار اولادیں ہوئیں ہری لال گاندھی، منی لال گاندھی، رام داس گاندھی اور دیو داس گاندھی۔ عام آدمی کے ذہن میں مہاتما گاندھی کی شخصیت کا پہلا تاثر ایک بے سروساماں درویش کا ہے جنھوں نے اپنے نظریہ عدم تشدد کی بنیاد پر جنگ آزادی کا صور پھونکا اور اس ملک میں قدم جما چکے فرنگیوں کو ہندوستان چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔ گاندھی جی کی شخصیت کے اس انقلابی پہلو سے قطع نظر ہم ان کے خیالات وافکار کا اگر جائزہ لیں تو انکے یہاں ہمیں ایک جامع اور مربوط نظام زندگی کے شواہد ملتے ہیں۔ مہاتما گاندھی ایک قابل رہنما، بہترین انسان اور مفکر بھی تھے۔ انھوں نے دنیا کے سامنے ایک ایسا طرز زندگی اور مسائل حیات سے بزد آزما ہونے کیلئے ایسا موثر طریقہ کار تجویز کیا جسکی افادیت دیکھ کر لوگ حیران رہ گئے۔ انھوں نے ستیہ گرہ، ظلم کے خلاف عوامی سطح پر منظم سول نافرمانی ہے، جو عدم تشدد پر مبنی ہے۔ یہ طریقہ کار ہندوستان کی آزادی کی وجہ بنا اور ساری دنیا کیلئے حقوق انسانی اور آزادی کی تحریکوں کیلئے روح رواں ثابت ہوا۔ 1887ء میں انٹر کا امتحان پاس کیا اور ممبئی جانے کے بجائے قریب ہی کے گاؤں بھاونگر کے کالج میں داخلہ لیا اسکے بعد بیرسٹری کے لئے ولایت چلے گئے۔ بیرسٹری پاس کرنے کے بعد انھوں نے ممبئی اور راجکوٹ میں وکالت کی پھر دادا عبداللہ کمپنی کے ایک بہت بڑے مقدمے کے سلسلے میں ڈربن جانا پڑا۔ یہیں سے گاندھی جی کی چھپی صلاحیتوں کا ظاہر ہونا شروع ہوا۔

جامعہ نور العلوم زید پور میں 6 فروری کو منعقد ہونے والے جلسہ دستار بندی کے سلسلہ میں میٹنگ

بارہ بنکی: مدرسہ جامعہ عربیہ نور العلوم زید پور میں 6 فروری بروز جمعرات ہونے والے جلسہ دستار بندی کے سلسلے میں فارغ ہونے والے طلباء کے سرپرستان کی ایک اہم میٹنگ منیجر جامعہ حاجی ضیاء الرحمن کی صدارت میں منعقد ہوئی جسکا کا آغاز قاری محمد حسرت علی ندوی کی تلاوت و محمد شہباز کی نعت ومنقبت سے ہوا۔ دار العلوم ندوۃ العلماء کے ناظر عام مولانا سید جعفر مسعود حسنی ندوی کے حادثاتی سانحہ ارتحال پر تعزیت پیش کرتے ہوئے مولانا محمد اسجد ندوی ناظم تعلیمات جامعہ ہذا نے کہا کہ مولانا مرحوم گونا گوں صفات کے مالک تھے، خانوادہ حسنی اپنی نرم خوئی، شیریں کلامی اور اخلاق حمیدہ میں قابل تحسین رہا ہے، مولانا جعفر مسعود حسنی ندوی فکر اسلامی کے ساتھ ساتھ ندوی افکار و خیالات کے بھی ترجمان تھے۔ مفتی حفیظ الرحمن قاسمی صدر المدرسین نے جلسہ دستار بندی کی نوعیت اور اس کی اہمیت کو سرپرستوں کے درمیان رکھتے ہوئے بتایا کہ اس جلسہ میں 250 حفاظ وقراء کی دستار بندی عمل میں آئے گی، جلسہ میں ان شاء اللہ مولانا سید محمود اسعد مدنی صدر جمعیۃ علماء ہند، مفتی محمد سلمان منصور پوری استاد حدیث دار العلوم دیوبند، مولانا محمد کمال اختر ندوی مشیر ناظر عام دار العلوم ندوۃ العلماء، مفتی سید محمد صالح حسنی امین عام مظاہر العلوم سہارنپور، مولانا عبد السبحان ناخدا ندوی مدنی استاد تفسیر دار العلوم ندوۃ العلماء، قاری محمد ریاض مظاہری ندوی، مولانا جہانگیر عالم قاسمی صدر انجمن فلاح دارین اور دیگر ملک کے مشاہیر علماء کرام کی آمد متوقع ہے، جلسہ کی صدارت دار العلوم ندوۃ اعلاء کے بقاضی، مفتی نیاز احمد ندوی اعظمی فرمائیں گے۔ میٹنگ کا اختتام مفتی حفیظ الرحمن قاسمی کی دعا پر ہوا۔ اس موقع پر حاجی محمد شعیب، قاری محمد عثمان ندوی، مولانا جمال قاسمی، قاری امتیاز الحق قاسمی، محمد عدنان، محمد اویس، اسلام الدین، محمد عرفان، ماسٹر عبد المعید، ماسٹر جاوید کے علاوہ کثیر تعداد میں قرب وجوار کے لوگ موجود تھے۔

سابق سرکاری وکیل محمد مکرم خان محکمہ ریلوے کی نمائندگی کریں گے

راہل سریواستو، سینئر لیگل آفیسر، جنرل منیجر، نارتھ ایسٹرن ریلوے، گورکھپور آفس نے بھیجا تقرری لیٹر

سنت کبیر نگر: 25 جنوری (پی این ایس) ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کے سابق جنرل سکریٹری اور سابق گورنمنٹ ایڈوکیٹ کرمنل محمد مکرم خان کو حکومت ہند کی ریلوے کی وزارت نے سنت کبیر نگر ضلع میں محکمہ ریلوے کی جانب سے درخواست دینے کے لیے پینل ایڈوکیٹ کے طور پر مقرر کیا ہے۔ راہول شریواستو، سینئر لاء آفیسر، جنرل منیجر آفس، شمال مشرقی ریلوے، گورکھپور، نے محمد مکرم خان کو بھیجے گئے ایک خط میں کہا کہ مجھے آپ کو یہ بتاتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے کہ مجاز اتھارٹی نے آپ کو معزز ضلع کے لیے ریلوے ایڈوکیٹ کے طور پر مقرر کیا ہے۔ اور ماتحت عدالت، سنت کبیر نگر شمال مشرقی ریلوے کی طرف سے یا اس کے خلاف دائر مقدمات میں یونین آف انڈیا کی نمائندگی کرے گی۔ یہ تقرری ریلوے بورڈ کے خط نمبر: 2022/LC/15/1 مورخہ 11.04.2023 (کاپی منسلک) اور وزارت قانون وانصاف کے تازہ ترین فیس شیڈول نمبر 26(1)/2014/عدالتی مورخہ 01.10.2015 (کاپی) کے مطابق ہے۔ منسلک) یہاں بیان کردہ شرائط وضوابط کے مطابق کیا گیا ہے۔ براہ کرم اس خط کی وصولی کی تصدیق کریں اور مذکورہ خطوط میں بیان کردہ معاہدے کی شرائط وضوابط کی اپنے دستخط شدہ، مکمل اور غیر مشروط قبولیت بھیجیں۔ براہ کرم یہ خط موصول ہونے کے 07 دنوں کے اندر ای میل کے ذریعے اپنی منظوری بھیجیں۔ آج سینئر لاء آفیسر راہول سریواستو کا خط موصول ہونے کے بعد ضلع کے وکلاء میں خوشی ہے۔ محمد مکرم خان کا استقبال تمام وکلاء اور ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر ششی کمار اوجھا، ہری شنکر رائے، اجے بہادر شاہی، کوشل پرساد چودھری، اوکرناتھ چورسیہ، رام ملن چودھری، دنیش اپادھیائے، رانا رویندر سنگھ، وکاس پرجاپتی، وجے پرکاش نے کیا۔ پانڈے، شکیل احمد، اقبال احمد، آفاق احمد، فیاض الحق، احمد احمد خان، وپل کمار شریواس، پرشورام یادو، روی تیواری، ستیہ پرکاش شکلا، قاضی منیر، کمر الدین خان وغیرہ نے مبارکباد دی ہے۔

ادھیڑ عمر کے شخص نے اپنا پرائیویٹ پارٹ کاٹ کر شیولنگ پر چڑھایا

سیتاپور: 25 جنوری (پی این ایس) یوپی کے سیتاپور سے بھگوان شیو کے تئیں عقیدت کا ایک حیران کن واقعہ سامنے آیا ہے۔ یہاں ہفتہ کے روز ایک ادھیڑ عمر شخص نے اپنا پرائیویٹ پارٹ کاٹ کر شیو لنگ کو چڑھادیا۔ واقعہ کے بعد مندر میں لوگوں کی بھیڑ جمع ہو گئی۔ گھر والوں نے یہ دیکھا تو فوراً اسے ہسپتال لے گئے۔ وہاں سے اسے ایک اعلیٰ مرکز میں بھیج دیا گیا۔ معاملہ محمود آباد کوتوالی علاقہ کے بہرولی گاؤں کا ہے۔ گاؤں کے رہنے والے بہاری لال (50) صبح گاؤں کے شیو مندر پہنچے۔

حافظ محمد عظیم نے ایک نشست میں قرآن سنانے کا شرف حاصل کیا

دار العلوم قطبیہ اہلسنت روشن العلوم جامع مسجد کے زیر اہتمام تقریب کا انعقاد

سنت کبیر نگر: 25 جنوری (پی این ایس) قصبہ امرڈوبھا میں واقع دار العلوم قطبیہ اہلسنت روشن العلوم جامع مسجد کے زیر اہتمام ایک نشست میں پورا قرآن سنانے والے حافظ محمد عظیم ولد صغیر احمد کے اعزاز میں تکمیل حفظ قرآن کا انعقاد ہوا۔ چند سورتیں پڑھ کر حافظ محمد عظیم نے تکمیل حفظ قرآن کا شرف حاصل کیا۔ اس موقع پر مدرسہ کے اساتذہ اور سرکردہ لوگوں نے پھولوں کا ہار پہنا کر طالب علم کو مبارکباد پیش کر کے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے رئیس الاساتذہ قاری نثار احمد نظامی نے کہا کہ دنیا میں خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اس زمین کی سب سے عظیم اور مقدس کتاب قرآن مجید کو زبانی یاد کر کے اپنے سینے میں محفوظ کرتے ہیں انہوں نے حفاظ کرام کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ قرآن حفظ کرنا آسان ہے لیکن اس کو تاحیات باقی رکھنا اصل چیلنج ہے لہٰذا آپ آج سے عہد کر لیں کہ ہم گناہوں سے بچیں گے اور تلاوت کے ذریعہ قرآن مجید کو ہمیشہ اپنے سینوں میں محفوظ رکھیں گے۔ انھوں نے کہا کہ حافظ قرآن کے والدین کو دنیا میں بھی عزت ملے گی اور آخرت میں ان کے سر پر تاج پہنائیں جائیں گے اور ایک حافظ قرآن اپنے خاندان کے دس افراد کیلئے نجات کا ذریعہ بنے گا قرآن کا حفظ کرنا اللہ کی جانب سے ایک معجزہ ہے جو تا قیامت باقی رہے گا انہوں نے مزید کہا سماج میں دینی تعلیمات کے ساتھ عصری تعلیم کو فروغ دیا جائے اپنے بچوں کو دینی تعلیمات سے وشناس کرائیں سماج کو ہر طرح کی برائی اور فساد سے بچانے کی طرف بھی توجہ دلائی اور کہا کہ حفظ کرنے کے ساتھ ساتھ قرآنی تعلیمات کو یاد بھی رکھیں اور عمل بھی کریں۔ اس موقع پر ماسٹر ابرار الحق، ماسٹر محمد آفتاب، ماسٹر محمد اکرم، فیض احمد صدر، سماجی کارکن خورشید احمد خان، محمد عدنان قادری مہنداول، محمد شمیم، محمد جمیل، بارک اللہ، ڈاکٹر محمد ممتاز، ابوبکر سمیت سبھی اساتذہ وطلبہ موجود تھے۔

یوپی میں 69ہزار ٹیچروں کی بھرتی کا معاملہ

ریزرو کیٹیگری کے امیدواروں کا بیسک ایجوکیشن ڈائریکٹوریٹ پر احتجاج

لکھنؤ: 26جنوری(پی این ایس)اترپردیش میں 69ہزار ٹیچروں کی بھرتی کا معاملہ تھمنے کا نام نہیں لے رہا ہے۔ ہفتہ کو امیدواروں نے راجدھانی لکھنؤ میں بنیادی تعلیم کے ڈائریکٹوریٹ میں زبردست احتجاج کیا۔ امیدواروں نے ڈائرکٹر جنرل آف اسکول ایجوکیشن کنچن ورما سے ملاقات کی اور اپنے مطالبات کا ایک میمورنڈم پیش کیا۔ فی الحال ہر بار کی طرح آج بھی پولس نے احتجاج کرنے والے امیدواروں کو دھرنا ایکو گارڈن بھیج دیا ہے۔ امیدواروں نے الزام لگایا کہ 69000اساتذہ کی بھرتی کے معاملے میں ریزرویشن کے اصولوں پر عمل نہیں کیا گیا ہے۔ ہر عدالتی سطح پر جیتنے کے بعد بھی وہ پچھلے 4سالوں سے گھر گھر بھٹکنے پر مجبور ہے۔ دراصل 69000اساتذہ کی بھرتی میں ریزروڈ کیٹیگری کے امیدوار تقرری کے مطالبے کے لیے مسلسل اپنی جنگ لڑ رہے ہیں۔ وہ اپنے مطالبات کے اظہار کے لیے یوپی کے نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ سمیت کئی وزراء کی رہائش گاہوں پر احتجاج کر چکے ہیں، لیکن الہ آباد ہائی کورٹ سے راحت ملنے کے بعد بھی امیدواروں کو انصاف نہیں ملا۔ اب یہ معاملہ سپریم کورٹ تک پہنچ گیا ہے۔ محفوظ زمروں کے امیدواروں نے ہفتہ کو لکھنؤ میں بنیادی تعلیم کے ڈائریکٹوریٹ کے سامنے مظاہرہ کیا۔ احتجاج کی قیادت کر رہے امریندر پٹیل نے امیدواروں کے ساتھ ڈائرکٹر جنرل آف اسکول ایجوکیشن کنچن ورما سے ملاقات کی ہے۔ سپریم کورٹ میں جاری سماعت کے حوالے سے بھی ڈائریکٹر جنرل کو آگاہ کر دیا گیا ہے۔ امریندر پٹیل نے کہا کہ میمورنڈم ملنے کے بعد ڈائرکٹر جنرل آف اسکول ایجوکیشن کنچن ورما نے سب سے پہلے امیدواروں کو مبہم جواب دیا۔ انہوں نے یقین دلایا کہ 11فروری کی آئندہ تاریخ کو محکمہ اس کیس کی جلد سماعت کے لیے اپنی جانب سے سپریم کورٹ سے درخواست کرے گا۔ امیدواروں نے کہا کہ قومی پسماندہ طبقات کمیشن کی رپورٹ، سی ایم یوگی کی ہدایت پر بنائی گئی کمیٹی کی جانچ رپورٹ اور ہائی کورٹ کا حکم سب ہمارے حق میں ہیں۔ پھر بھی ہمارے ساتھ ناانصافی ہو رہی ہے۔ ہمیں اپنے عہدوں پر تقرری نہیں دی جا رہی ہے۔ امریندر پٹیل نے بتایا کہ 69,000ٹیچروں کی بھرتی کے معاملے میں ریزرویشن قوانین کی پیروی نہیں کی گئی۔ یہ معاملہ ہائی کورٹ میں بھی گیا۔ لکھنؤ ہائی کورٹ کی ڈبل بنچ نے محفوظ زمرے کے امیدواروں کے حق میں فیصلہ دیا تھا اور حکومت کو حکم دیا تھا کہ وہ تین ماہ کے اندر اس فیصلے کو نافذ کرے۔ لیکن حکومت کی عدم توجہی کے باعث ابھی تک اس فیصلے پر عمل درآمد نہیں ہو سکا اور معاملہ سپریم کورٹ میں چلا گیا ہے۔ سپریم کورٹ میں بھی حکومت اپنا فریق پیش کرنے میں تاخیر کر رہی ہے جس کی وجہ سے معاملہ تاخیر کا شکار ہو رہا ہے۔

برلنگٹن سے قیصر باغ تک روٹ ون وے ہوگا

ٹرائل رن فروری سے ہوگا شروع، ٹریفک جام سے ملے گی نجات

لکھنؤ: 26جنوری(پی این ایس)لکھنؤ کے قیصر باغ علاقے میں ٹریفک جام سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے، مصروف اوقات میں دو سڑکوں کو یک طرفہ کرنے کا منصوبہ ہے۔ اس کے تحت برلنگٹن چوراہا سے قیصر باغ چوراہا اور قیصر باغ چوراہا سے باپو بھون چوراہا تک کا راستہ یک طرفہ بنایا جائے گا۔ توقع ہے کہ اس سسٹم کا ٹرائل رن اگلے ماہ شروع ہو جائے گا۔ اس کے بعد باپو بھون چوراہے سے کوئی گاڑی قیصر باغ کی طرف نہیں جائے گی۔ اسی طرح قیصر باغ سے کوئی گاڑی برلنگٹن چوراہے کی طرف نہیں جائے گی۔ نئے نظام کے تحت چار باغ سے آنے والی بھاری گاڑیاں برلنگٹن سے بائیں مڑ کر حسین گنج کے راستے قیصر باغ کی طرف جا سکیں گی۔ ساتھ ہی، ڈرائیور باپو بھون چوراہے سے قیصر باغ چوراہے تک بائیں مڑ نہیں سکیں گے۔ اس نظام کو نافذ کرنے کے لیے میونسپل کارپوریشن، پی ڈبلیو ڈی، اسمارٹ سٹی اور ٹریفک پولیس کی مشترکہ ٹیم مل کر کام کر رہی ہے۔ اس انتظام کے لیے اگلے ماہ آزمائشی کارروائی ہوگی۔ ٹرائل رن کے نتائج آنے کے بعد یہ ون وے مستقل طور پر شروع کر دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ دونوں راستوں پر کالونیوں کی پانچ رابطہ سڑکیں ہیں۔ ان کے لیے متبادل انتظامات بھی کیے جا رہے ہیں۔

ہم ملکی پور میں بی جے پی کو ہرائیں گے: اکھلیش

ایس پی کارکنوں پر جھوٹے مقدمے درج

ایس پی اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ عوام سمجھ چکے ہیں کہ بی جے پی کبھی سچ نہیں بولتی ہے۔ جھوٹ اور لوٹ مار اس کا واحد مشن ہے۔ اس کے پاس ترقی کا کوئی وژن نہیں ہے۔ اس لیے عوام نے اسے ملکی پور ضمنی انتخاب سمیت 2027 کے انتخابات میں عبرتناک شکست دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اکھلیش یادو ہفتہ کو ریاستی ایس پی ہیڈکوارٹر میں ڈاکٹر رام منوہر لوہیا آڈیٹوریم میں کارکنوں کی میٹنگ سے خطاب کر رہے تھے۔ اکھلیش نے کہا کہ ملکی پور ضمنی انتخاب جیتنا جمہوریت کے لیے بھی ضروری ہے۔ ملکی پور ضمنی انتخاب کے نتائج اگلے اسمبلی انتخابات پر اثر انداز ہوں گے۔ ایس پی صدر نے کہا کہ گزشتہ ضمنی انتخابات کی طرح بی جے پی انتظامی مشینری کا غلط استعمال کرتے ہوئے ملکی پور میں انتخاب میں خلل ڈالنے کی حکمت عملی بنا رہی ہے۔ اس وقت گاؤں کے سربراہوں کو دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ اپوزیشن کارکنوں کو ڈرایا جا رہا ہے۔ سماج وادی پارٹی کے کارکنوں کے خلاف جھوٹے مقدمات بنائے جا رہے ہیں تاکہ وہ سماج وادی پارٹی کے حق میں مہم نہ چلا سکیں۔ لیکن بی جے پی کی ایک چال بھی کامیاب نہیں ہوگی، انہوں نے کہا کہ سماج وادی پارٹی جمہوریت، سوشلزم اور آئین کے لیے پرعزم ہے۔ اس موقع پر سماج وادی پارٹی کے قومی سکریٹری اور سابق کابینہ وزیر راجندر چودھری بھی موجود تھے۔ ایس پی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے یوم جمہوریہ پر ہم وطنوں کو مبارکباد دی اور ان کی خوشی اور خوشحالی کی خواہش کی۔

کانگریس صدر کی یوم جمہوریہ کی مبارک باد

لکھنؤ: 25جنوری(پی این ایس)یوم جمہوریہ کے موقع پر اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر اجے رائے نے ریاست کے عوام کو دی مبارک باد پیش کرتے ہوئے نیک تمنائیں پیش کی ہیں۔ انہوں نے ریاست کے عوام کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ میری خواہش ہے کہ ہماری جمہوریہ مضبوط رہے اور ترقی کی راہ پر گامزن رہے۔ کانگریس ایک ایسے ہندوستان کی تعمیر کے لیے پرعزم ہے جو تفریق، ذات پات، مذہب، جنس وغیرہ کی تنگ ذہنیت سے پاک ہو اور ملک کے ہر شہری کو بغیر کسی امتیاز کے یکساں مواقع حاصل ہوں۔

آئین ملک کے تمام شہریوں کو یکساں حقوق دیتا ہے: مولانا خالد رشید

دارالعلوم نظامیہ فرنگی محل لکھنؤ میں سہ روزہ یوم جمہوریہ تقریبات کا اہتمام ہوا

لکھنؤ: 25جنوری (پی این ایس) دارالعلوم نظامیہ فرنگی محل لکھنؤ میں سال ہائے گزشتہ کی طرح سہ روزہ یوم جمہوریت تقریبات کا انعقاد ہوا۔ اس کے تحت تقریر اردو میں اول اریب احمد عثمانی، دوم محمد عزیز زبیر اور سوم انعام محمد ایاز کو دیا گیا۔ تقریر انگریزی میں محمد ہارون شاداب اول، دوم محمد اسمٰعیل انعام کے مستحق قرار پائے۔ مقابلہ نظم خوانی میں اول محمد عفان، دوم محمد شاہنواز اور سوم انعام محمد اسمٰعیل کو دیا گیا۔ جمہوریت کوئز سینیر گروپ میں اول محمد ایاز، دوم محمد عزیز زبیر، سوم انعام عفان آفاق ، چہارم انعام محمد ابراہیم کو دیا گیا۔ جمہوریت کوئز جونیر گروپ میں اول محمد اویس، دوم محمد نعیم، سوم انعام محمد نہال اور چہارم انعام محمد یحییٰ اتمش کو دیا گیا۔ مقابلے میں طلبہ سے پوچھا گیا کہ ۲۶ر جنوری کیوں منائی جاتی ہے؟ یوم جمہوریت کیا ہے؟ ملک کے آئین کی بنیادیں کیا ہیں؟ ۱۵ر اگست اور ۲۶ر جنوری کی کیا اہمیت ہے؟ ملک کے پرچم میں کتنے رنگ ہیں؟ طلبہ نے اپنے جوابات میں بتایا کہ ۲۶ر جنوری ۱۹۵۰ء کو ہمارے ملک کا دستور اور آئین نافذ ہوا تھا۔ جمہوریت ایسے طرز حکومت کا نام ہے جس میں ملک کے تمام شہریوں کو اپنے مذہب، اپنی رائے کے اظہار اور اپنے طرز زندگی کی آزادی حاصل ہو۔ انہوں نے بتایا کہ آئین ہند کی بنیاد تین اصولوں پر ہے۔ جمہوریت، سیکولرزم، اور سوشل ازم۔ طلبہ نے بتایا کہ ۱۵ر اگست ۱۹۴۷ء کو ہمارا ملک فرنگی قبضے سے آزاد ہوا اور ۲۶ر جنوری ۱۹۵۰ء کو ہمارا آئین ودستور نافذ ہوا۔ انہوں نے بتایا کہ ہمارا ملکی پرچم تین رنگوں پر مشتمل ہے۔ اس موقع پر دارالعلوم کے ناظم مولانا خالد رشید فرنگی محلی امام عیدگاہ لکھنؤ نے نسل نو کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت ملک میں جمہوریت کی حفاظت کرنا اور اس کو مضبوط کرنا ہم سب کی اہم ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئین ہند کی دفعہ ۲۵ اور ۳۱ میں اقلیتوں اور ان کے مذہبی، تعلیمی ودیگر حقوق کی حفاظت کی ذمہ داری واضح طور پر دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا آئین ملک کے تمام شہریوں کو یکساں حقوق دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کو آزاد کرانے اور ملک کا دستور وآئین نافذ کرانے میں ہمارے اکابر کی قربانیاں ناقابل فراموش ہیں۔ انہوں نے حاضرین پر زور دیا کہ وہ ملک میں جمہوری اقدار کو فروغ دیں اور وطن عزیز کی ہمہ جہت تعمیر وترقی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ سوال وجواب کے اس مقابلے میں دارالعلوم کے مہتمم مولانا نعیم الرحمن صدیقی اور اساتذہ مولانا محمد سفیان، مولانا شمیم احمد، مولانا عتیق الرحمن، مولانا عبداللطیف، قاری محمد ہارون، قاری تنویر عالم اور قاری قمرالدین موجود تھے۔

یونٹی پی جی کالج میں نیشنل ووٹرس ڈے۔2025

لکھنؤ۔ یونٹی پی۔ جی۔ کالج بسنت کنج آئی آئی۔ ایم۔ بائی پاس روڈ، لکھنو میں آج 2025-1-25 کو NSS کے زیر نگرانی نیشنل ووٹرس ڈے۔2025 کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں ووٹ دینے کی اہمیت اور اسکے بنیادی حق کے بارے میں جانکاری دی گئی۔ اسی طرح الیکشن کمیشن نے بھی نئے ووٹرس کو ووٹ کی اہمیت کی جانکاری دینے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ کالج کی بی۔ بی۔ اے شعبہ کی اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر دینار فاطمہ نے اپنی تقریر میں کالج کے اسٹاف وطلبہ کو (Nothing like I vote for sure,voting) کے موضوع کے تحت ووٹرس کے حقوق کے بارے میں تفصیلی جانکاری دی۔ انھوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ (نیشنل ووٹرس ڈے 2025) نے ووٹرس کے لئے ایک یاددہانی کا کردار ادا کیا ہے۔ آخر میں کالج کے اسٹاف و طلبہ نے ووٹ دینے کا عہد لیا اور اس پروگرام کا قومی ترانے کے ساتھ اختتام کیا گیا۔

باب الحوائج امام موسی کاظمؑ کی سیرت طیبہ کے چند پہلو

مولانا سید علی ہاشم عابدی

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ہمارے ساتویں امام ہیں ۔ آپؑ کے والد ماجد معلم بشریت، مربی انسانیت صادق آل محمدؑ قرآن ناطق حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہیں اور آپ کی والدہ ماجدہ جناب حمیدہ سلام اللہ علیہا ہیں کہ جن کے بارے میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ”حمیدہ کنیزوں کی سردار ہیں، ہر برائی اور گندگی سے پاک ہیں جیسے شمس طلا (گولڈ بلین)، ملائکہ ہمیشہ ان کی حفاظت کرتے تھے یہاں تک کہ کرامت خدا ان کا نصیب ہوئی۔“ اسی طرح امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ”حمیدہ گندگی سے پاک ہیں جیسے شمس طلا (گولڈ بلین)۔ ملائکہ انکی حفاظت کرتے یہاں تک کہ وہ مجھ تک پہنچ گئیں، یہ اللہ کی کرامت ہے ہم پر اور ہمارے بعد آنے والے ائمہؑ پر۔“

روایت میں ہے کہ جب جناب حمیدہ سلام اللہ علیہا امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں پہنچیں تو امامؑ نے ان سے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا ”حمیدہ“ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ”تم دنیا میں حمیدہ اور آخرت میں محمودہ ہو“

مذکورہ روایات سے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی والدہ ماجدہ جناب حمیدہ سلام اللہ علیہا کی عظمت واضح ہوتی ہے۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا نام موسیٰ، کنیت ابوابراہیم، ابوالحسن اول اور ابو علی ہے اور آپؑ کے القاب کاظم (غصہ کو پی جانے والا)، عبد صالح اور باب الحوائج زیادہ مشہور ہیں ۔ اہل مدینہ آپؑ کو زین المجتہدین کے لقب سے یاد کرتے تھے۔

سن ۱۲۸ یا ۱۲۹ ہجری میں فریضہ حج کی ادائیگی کے بعد جب امام جعفر صادق علیہ السلام اپنی شریکہ حیات جناب حمیدہ سلام اللہ علیہا کے ہمراہ مکہ مکرمہ سے واپس مدینہ تشریف لا رہے تھے تو مقام ابواء پر امام عالی مقام کے کاروان نے استراحت کے لئے قیام کیا۔ یہ ابواء وہی مقام ہے جہاں رسول اللہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ ماجدہ صدف رسالت حضرت آمنہ سلام اللہ علیہا کی قبر مبارک ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے اصحاب کے ساتھ خیمہ میں غذا نوش فرما رہے تھے کہ خادم نے اطلاع دی کہ جناب حمیدہ سلام اللہ علیہا کی طبیعت ناساز ہے، یہ سنتا تھا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام فوراً اٹھے اور جناب حمیدہ سلام اللہ علیہا کے خیمے میں گئے۔ آپؑ کے وہاں پہونچتے ہی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی ولادت با سعادت ہوئی۔ تھوڑی دیر بعد امام علیہ السلام واپس اپنے اصحاب کے پاس شاد و خوشحال تشریف لائے تو سب آپؑ کے احترام میں کھڑے ہو گئے اور احوال پرسی کی تو فرمایا: ”حمیدہ (سلام اللہ علیہا) بخیر و عافیت ہیں۔ اللہ نے مجھے ایک بیٹا دیا ہے کہ دنیا میں اس سے بہتر کوئی نہیں ہے۔“

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اصحاب سے فرمایا: ”حمیدہؑ نے مجھے کچھ باتیں بتائیں وہ سمجھ رہی تھیں کہ مجھے نہیں معلوم“ حاضرین نے پوچھا مولا واقعہ کیا ہے تو امامؑ نے فرمایا: ”جیسے ہی میرے نور نظر موسیٰؑ دنیا میں آئے، انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے اور سر آسمان کی جانب بلند کر کے اللہ کی تسبیح، تہلیل و تحمید فرمائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا۔“

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے حمیدہؑ سے کہا کہ ”یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، امیر المومنین علیہ السلام اور ائمہ معصومین علیہم السلام کی روش ہے کہ دنیا میں قدم رکھتے ہی اپنے دونوں ہاتھ زمین پر رکھتے ہیں اور سر آسمان کی جانب بلند کر کے اللہ کی تسبیح، تہلیل و تحمید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اور اللہ کی وحدانیت کا اعتراف و اقرار اور اسکی گواہی دیتے ہیں۔ جیسے ہی یہ جملے انکی زبان سے جاری ہوتے ہیں تو اللہ انکو اولین و آخرین کا علم عطا کر دیتا ہے اور شب قدر میں ملائکہ انکی زیارت کے لئے آتے ہیں۔“

ابو بصیر کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے فرزند امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی ولادت با سعادت پر تین دن تک ولیمہ کیا اور ہم سب نے کھانا کھایا۔

اگرچہ ۷ رصفر آپؑ کی تاریخ ولادت مشہور ہے لیکن چونکہ یہ روایت اکثر بلکہ تقریباً تمام کتب میں مرقوم ہے کہ سفر حج سے واپسی پر مقام ابواء پر آپؑ کی ولادت ہوئی ہے لہذا بعض محققین نے آپؑ کی تاریخ ولادت ۲۰ رذی الحجہ بیان کی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے صحابی یعقوب سراج کا بیان ہے کہ ایک دن میں اپنے مولا و آقا امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کے نزدیک گہوارہ میں آپ کے فرزند امام موسیٰ کاظم علیہ السلام تھے۔ میں نے آپؑ کو سلام کیا آپؑ نے جواب دیا اور گہوارے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اپنے مولا و آقا کو سلام کرو۔ میں حسب حکم گہوارے کے نزدیک گیا اور امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ آپؑ نے جواب سلام عطا کیا اور فرمایا یعقوب اللہ نے کل تمہیں ایک بیٹی عطا فرمائی ہے تم نے اس کا جو نام رکھا ہے بدل دو کیوں کہ اللہ کو وہ نام پسند نہیں۔“ جب میں واپس ہونے لگا تو امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اپنے مولا کے حکم کی تعمیل کرنا اسی میں دنیا و آخرت کی سعادت ہے۔

یعقوب سراج کا بیان ہے کہ ہم نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے حکم کے مطابق اپنی بیٹی کا نام بدل دیا۔ (اصول کافی: ج 1، ص 310، ح 11، اثبات الہدا: ج 3، ص 158، ح 12.)

جیسا کہ امام محمد باقر علیہ السلام کی حدیث ہے کہ ”ہم اہلبیتؑ کی امامت کی دلیل ہمارا علم ہے۔“ یہی علم امامت تھا کہ جس نے ہر دور کے ظالم و جابر اور غاصب کو آپؑ حضرات کے سامنے جھکنے پر مجبور کیا۔ اگرچہ دعویٰ ”سلونی“ صرف امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا لیکن اس دعویٰ کی دلیل ہمارے ہر معصوم امام نے دی۔ کیوں کہ ائمہ ہدیٰ علیہم السلام کا علم لدنی ہے، وہ اللہ کی تمام مخلوقات پر اس کی حجت ہیں، لہذا اگرچہ ظاہراً انکی زبان عربی تھی لیکن وہ تمام مخلوقات کی زبان سے واقف تھے۔ وہ چاہے گہوارے میں ہوں یا ایام پیری میں، سن و سال یا حالات سے ان کا علم و یقین متاثر نہیں ہوتا تھا۔ جیسا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: ”اگر حجابات ہٹا بھی دیئے جائیں تو میرے یقین میں اضافہ نہیں ہو گا۔“ جس طرح منزل علم میں دعویٰ صرف امیر المومنین علیہ السلام نے کیا لیکن دلیل بارہ اماموں نے دی اسی طرح مرحلہ یقین میں بھی دعویٰ صرف مولا علی علیہ السلام نے کیا لیکن دلیل ہمارے بارہ اماموں نے دی۔ یہ مبالغہ نہیں بلکہ حقیقت ہے جسکی متعدد روایتیں تائید کرتی ہیں کہ جب آپ حضرات شکم مادر میں تھے تو اس وقت بھی آپؑ کے علم و کرامت کا فیض جاری تھا اور مادران گرامی کے انیس و یاور رہے اور بعد شہادت بھی فیض علم و کرامت عام ہے۔

اگر ہم سرکار باب الحوائج حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی علمی سیرت کو ملاحظہ کریں تو آپؑ نے گہوارے سے شہادت تک وہ نمونے پیش کئے جو عام انسان کے لئے نہ فقط قابل تصور نہیں بلکہ انہیں پڑھ کر انسان حیرت و تعجب میں پڑ جاتا ہے۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کمسنی میں امام ابوحنیفہ نے متعدد بار علمی مناظرے کئے اور ہر بار انہیں امام عالی مقام کی علمی مرتبے کا اقرار کرنا پڑا۔ اسی طرح عباسی خلفاء، یہود و نصاریٰ اور منکرین خدا سے مناظرے کئے جن میں مقابل کو ہمیشہ شکست کا سامنا ہی کرنا پڑا۔ کتب تاریخ میں کتنے واقعات ہیں کہ جن میں غیر عربوں نے جب عربی زبان میں سوال کیا تو امامؑ نے انہیں انکی مادری زبان میں جواب دیا، بلکہ بعض اوقات ان کے اصل نام و نسب سے بھی آگاہ کیا جسے سن کر وہ تصویر حیرت بن گئے۔

جس طرح آپؑ کی علمی شخصیت بے نظیر تھی اسی طرح آپؑ کی اخلاقی سیرت بھی لا جواب تھی۔ آپؑ کی اخلاقی سیرت آپؑ کے مشہور لقب ”کاظم“ یعنی غصہ کو پی جانے والا، سے ہی واضح ہے، آپ کا لطف و کرم مخالفین کے بھی شامل حال رہتا تھا، خلیفہ دوم کی نسل کا ایک شخص جو اکثر آپؑ کی برائی کرتا تھا آپؑ نے اس پر احسان کیا۔ رات کی تاریکی میں فقراء و مساکین کی امداد فرماتے۔ بشر حافی جو پہلے لہو و لعب اور غنا میں تباہ تھے جب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے خود انکی کنیز کے ذریعہ انکی ہدایت کی تو وہ توبہ کر کے عابد و زاہد بن گئے۔ لیکن افسوس دور حاضر میں کچھ نام نہاد مداح جو اسیر دنیا ہیں اور ان کا مقصد صرف دنیا ہے وہ میوزک پر نوحے اور منقبتیں گا رہے ہیں۔ میرا ان تمام اسیران دنیا سے چاہے وہ ہمارے ملک کے ہوں یا پڑوسی ملک سے، سوال ہے کیا تمہیں مدح اہلبیت اطہار علیہم السلام کے سبب عزت، دولت، شہرت نہیں ملی، تمہیں حلال سے کیا نہیں ملا جو تم حرام میں گئے اور وادی ظلمت کے مسافر ہو گئے۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا دور امامت سن ۱۴۸ ہجری میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی شہادت سے شروع ہوا، ماحول انتہائی پر آشوب تھا، کچھ کمزور عقیدہ والے آپؑ کے مرحوم بھائی اسماعیل کی امامت کے قائل ہو گئے جب کہ انکی وفات والد ماجد کی زندگی میں ہی ہو گئی تھی اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے انکی وفات صراحت و وضاحت سے بیان بھی کی تھی، دوسری جانب آپؑ کے ایک بھائی عبداللہ افطح نے امامت کا دعویٰ کر دیا، آپؑ نے آگ روشن کرائی اور جب شعلے بلند ہونے لگے تو انکو بلایا اور کہا کہ اگر آپ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں کہ آپ امام ہیں تو آگ میں جائیں، انہوں نے کہا کہ پہلے آپؑ جائیں تو فخر ابراہیم امام موسیٰ کاظم علیہ السلام آگ میں گئے اور تھوڑی دیر بعد راکھ جھاڑتے ہوئے نکل آئے، جسم تو دور لباس بھی نہیں جلا تھا یہ دیکھتے ہی عبداللہ افطح نے فرار کو قرار پر ترجیح دی لیکن اپنے دعویٰ سے پیچھے نہیں ہٹے اور کچھ کمزور عقیدے والوں کو گمراہ کرتے رہے۔

عباسی حاکم نے آپؑ کو تقریباً چودہ برس سخت ترین قید میں رکھا اور یہ اسیری آپؑ کی شہادت ۲۵ ر رجب سن ۱۸۳ ہجری پر تمام ہوئی۔ امام علیہ السلام نے ایسے سخت ترین حالات میں کہ جب آپؑ قید خانہ میں تھے، لوگوں سے ملاقات نہیں کر سکتے تھے تو مومنین کی ہدایت کے لئے مختلف علاقوں میں وکیل معین کر کے نظام وکالت کو قائم کیا تا کہ جب حجت خدا پردہ غیبت میں ہو تو مومنین خود کو لاوارث نہ سمجھیں بلکہ وکلاء اور نمائندگان امام سے ہدایت حاصل کرتے رہیں۔ آپؑ نے علی بن یقطین کو اس شرط پر عباسی حکومت میں وزارت قبول کرنے کی اجازت دی کہ وہ مومنین کو فائدہ پہنچائیں اور انہیں نقصان سے بچائیں، وگرنہ آپؑ نے صفوان جمال کو واضح طور پر شغل بدلنے اور اونٹ بیچنے کا حکم دیا تا کہ کسی مومن کے دل میں کسی ظالم کی زندگی کی معمولی سی خواہش بھی نہ آئے۔

جناب بہلول رضوان اللہ تعالیٰ علیہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے سچے شیعہ تھے، وہ اپنے دور کے اعلم اور فقیہ اعظم تھے جب مسجد میں درس دیتے تو مسجد علماء، فقہاء اور طلاب سے بھر جاتی، ہر ایک انکا احترام کرتا تھا لیکن جب ہارون نے انہیں منصب قضاوت پر مجبور کیا اور امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے منصب قضاوت کے قبول کرنے سے منع کیا تو انہوں نے اپنے ایمان اور جان کو بچانے کے لئے دیوانگی اختیار کر لی کہ ایک دور وہ تھا کہ بڑے بڑے عالم و فقیہ ہونے کے سبب احترام کرتے تھے لیکن اب گلی کے بچے مذاق اڑانے لگے۔ جناب بہلول رضوان اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی شخصیت، اپنی عزت، اپنا وقار تو قربان کر دیا لیکن حجت خدا امام معصوم کی نافرمانی نہیں کی۔ قرآن کریم نے ہمیں سوچنے، سمجھنے اور فکر کرنے کی دعوت دی ہے لہذا ہمیں اپنا محاسبہ کرنا چاہیئے۔

☆☆☆☆

اقوال امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

★ جس نے خدا کی ثناء اور رسول خدا (ص) پر درود سے قبل دعا کی وہ اس شخص کی مانند ہے جو وتر (ڈوری یا زہ) کے بغیر کمان کھینچ لے۔

★ جس نے رنج اور سختی کا مزہ نہ چکھا ہو نیکی اور احسان اس کے نزدیک بے وقعت ہے۔

★ جس دعا کی قبولیت کی زیادہ امید کی جاسکتی ہے اور جلدی قبول ہوتی ہے مؤمن بھائی کے لئے دعا ہے، اس کے پیٹھ پیچھے۔

★ جو چاہے کہ لوگوں میں سب سے زیادہ قوی ہو تو وہ خدا پر توکل کرے۔

★ ملعون ہے وہ جو اپنے (دینی) بھائی کی غیبت کرے۔

★ دین خدا میں سمجھ بوجھ حاصل کرو کیونکہ دین کا گہرا فہم بصیرت کی کنجی، عبادت کا کمال اور دین اور دنیا کے امور میں اعلی اور باشکوہ مراتب و مدارج کے حصول کا سبب ہے۔ اور عابد پر فقیہ کی فضیلت ستاروں پر سورج کی برتری کی مانند ہے اور جو شخص اپنے دین میں فہم اور سمجھ بوجھ حاصل نہ کرے خداوند اس کے کسی بھی عمل سے خوشنود نہیں ہوتا۔

★ جس کے دو روز برابر ہوں (اور اور اس کا اگلا دن پچھلے دن سے بہتر نہ ہو) وہ گھاٹے میں ہے۔

★ ہم سے نہیں ہے جو ہر روز اپنا حساب و کتاب نہ کرے، پس اگر اس نے کوئی نیک کام کیا ہے تو خدا سے اس میں اضافے کی التجا کرے اور اگر اس نے برا عمل سر انجام دیا ہے تو اللہ سے مغفرت کرے اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرے۔

★ کم بولنا بہت بڑی حکمت ہے پس تم پر خاموشی لازم ہے۔

★ جس نے والدین کو محزون کیا پس اس نے ان کی ناشکری اور نافرمانی کی ہے۔

★ دنیا کی مثال سمندر کے پانی کی طرح ہے، کہ جب بھی پیاسا اس سے پانی پیتا ہے تو اس کی پیاس اور بھی بڑھ جاتی ہے

★ تنہائی میں خدا تعالیٰ کے سامنے ویسے ہی شرم کرو! جیسے تم لوگوں کے سامنے شرم کرتے ہو

★ تین چیزیں آنکھوں کو روشن کرتی ہیں؛ ۱: سبزہ دیکھنا، ۲: بہتے پانی کو دیکھنا، ۳: خوبصورت چہرے کو دیکھنا۔

★ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے دریغ مت کرو، کہ اس کے نتیجے میں تم خدا کی نافرمانی میں دگنا خرچ کر دوگے

★ اگر لوگ اپنی خوراک میں میانہ روی سے کام لیں تو ان کے بدن ہمیشہ محکم اور سلامت رہیں گے

★ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر کھانا کھاؤ کیونکہ یہ وہ کھانا ہے جو امام حسین بن علی علیہما السلام کو بہت پسند تھا

★★★★★★★

موسیٰ کاظمؑ کی زندگی کا مطالعہ حیات بخش ہے

ڈاکٹر شجاعت حسین

قید ستم میں ساری جوانی گزر گئی
دیکھا نہ رات کب ہوئی اور کب سحر گئی
کس بے کسی میں موسیٰ کاظمؑ کو موت آئی
مرنے کے بعد طوق سے حاصل ہوئی جدائی
ظالم نے پل پہ ڈالا امام غریب کو
تربت میں بھی رلایا خدا کے حبیبؐ کو

مکہ معظمہ، مدینہ منورہ، کربلائے معلی، نجف اشرف، کوفہ، شام، بصرہ، کاظمین، مشہد و خراسان کی تاریخ کا نہایت سنجیدہ مطالعہ اور حالات و مناظر کا مشاہدہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کل کے حالات کیسے تھے، آج کے حالات کیسے ہیں اور آنے والے کل کے حالات میں کیا کوئی تبدیلی ممکن ہے؟ امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ الفرجہ الشریف کے ظہور کے لیے ماحول و حالات سازگار ہوگا جس کے لیے محراب و منبر سے دعائیں ہوتی ہیں کہ امامؑ کے ظہور میں تعجیل فرما اور امامؑ کے اعوان و انصار میں شمار کر؟ کیا ایسا ممکن ہے؟

سن ۱۱ر ہجری بعد وفات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، آپ کی پارہ جگر، شہادت حضرت فاطمۃ الزہرؑا، 40ر ہجری، مسجد کوفہ میں شہادت امام امیر المومنینؑ، 50ر ہجری، امام حسن مجتبیٰؑ کے جنازے پر تیروں کی بارش اور پھر 10 محرم الحرام، 61ر ہجری کا دل شکستہ، جگر سوز سانحہ کربلا جس میں امام حسین علیہ السلام کے ہمراہ دوست و احباب کو تین روز کا بھوکا پیاسا بڑی بے رحمی سے شہید کیا گیا، سر تن سے جدا کیا، لاشوں کو گھوڑے کے ٹاپوں سے پامال کیا گیا، سیدانیوں کو بے مقنعہ و ردا شہر شہر، کوچہ بہ کوچہ اور بازاروں میں گھمایا گیا اور تاریخ کے ورق نے ایک جملہ قید کیا کہ ”کوفیوں نے دھوکا دیا۔“ جبکہ آج بھی وہ آفاقی و ابدی صدا ”ھل من ناصر ینصرنا“ گونج رہی ہے، حضرت قاسمؑ کا فرمانا، ”موت شہد سے زیادہ شیریں“ حضرت اصغرؑ کے حلق پر تیر اور ہونٹوں پہ تبسم، یہ سب فقرے اور مناظر موت کو حیات بخشتے ہیں۔ آج بھی انسانیت و اسلام، ایمان اور روضۂ اقدس کی حفاظت کی خاطر شہادتیں دی جا رہی ہیں اور بعض افراد ان قربانیوں سے آشنا نظر نہیں آ رہے ہیں اور جن پر قیادت فرض ہے کیونکہ وہ وارث رسولؐ ہیں وہ بھی خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ بتاریخ 7 رصفر المظفر 128 ہجری بمطابق 745 عیسوی یوم شنبہ بمقام ابواء جو مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع ہے وہاں پیدا ہوئے۔ (شواہد النبوت، صفحہ 192؛ روضۃ الشہداء، صفحہ 436)۔ آپ کے والد ماجد امام جعفر الصادق علیہ السلام اور والدہ ماجدہ، حمیدہ بربریہ تھیں۔ آپؑ کی والدہ گرامی کی علمی عظمت سے آشنائی لازم ہے۔

امام محمد باقرؑ نے آپ سے پہلی ہی ملاقات میں آپ کی تعریف کی اور بعد میں اپنے بیٹے امام جعفر الصادقؑ کا نکاح آپ سے کر دیا۔ آپ اتنی عالمہ و فاضلہ تھیں کہ حضرت امام جعفر صادقؑ نے عورتوں کو حکم دیا تھا کہ وہ زوجہ حمیدہ سے شرعی احکام سیکھیں۔ امام صادق علیہ السلام حج کے بعض مسائل کے لیے عورتوں کو اپنی زوجہ سے دریافت کرنے کا حکم دیتے تھے۔ وقت شہادت بے نمازی کی شفاعت نہ کرنے کی امام صادقؑ کی حدیث کو آپؑ کی زوجہ اور امام موسیٰ کاظمؑ کی والدہ گرامی حمیدہ ہی نے روایت کیا ہے۔ شیخ عباس قمی رحمہ فرماتے تھے کہ حضرت حمیدہ عالمہ اور فقیہہ تھیں۔

امامؑ کی صفات و خصوصیات، فضیلتیں، عظمتیں و کمالات، کوئی بھی بلندی، شرف ایسی نہیں ہے جو امام کاظمؑ کی ذات میں نہ پائی جاتی ہو۔ آپ کے بعض صفات جیسے علمی فیوضیات، زہد، جود و سخا، لوگوں کی حاجت روائی، اللہ کی اطاعت اور عبادت، حلم، غصہ کو پی جانا، مکارم اخلاق، سخاوت و حسن خلق، صبر و تحمل، صمت و وقار اور عفو و اصلاح، قول و خیر (لوگوں کو امر با لمعروف کرنے کی شفارش فرماتے) اور آپؑ کی شکر نعمت پر پر مغز تحریر کرتے۔ علاوہ ازیں، تاریخی حالات پر روشنی ڈالنا مقصود ہے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ابھی صرف چار سال کے تھے کہ بنی امیہ کی حکومت کا خاتمہ (132 ہجری) ہو گیا۔ بنی امیہ کی عرب نسلی حکومت نے ہمیشہ ظلم و ستم کو روا رکھا تھا اور عوام کے حقوق کو با آسانی پامال کر رہے تھے۔ عوام پریشان ہو چکی تھی۔ بنی امیہ کی حکومت ابو مسلم خراسانی کی مدد سے اس حکومت کو تہہ کر دی گئی اور ابوالعباس سفاح عباسی کے ہاتھوں میں حکومت کی باگ ڈور منتقل ہو گئی۔

یہ عمل کو ظاہر کرنا دلچسپ اور قابل تنقید ہوگا کہ حکومت بنی عباس نے حکومت کے بجائے خلافت اور جانشین رسولؐ کی قبا اپنے جسم پر کس لی۔ یہ حکومت بھی ظلم و ستم کرنے میں کم نہ تھی۔ البتہ بنی امیہ کی حکومت زیادہ عرصے تک قائم نہ رہی جبکہ بنی عباس 651 ہجری تک حکومت پر ڈٹے رہے یعنی 524 سال تک ان کے ہاتھوں میں حکومت رہی۔

ساتویں امام حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام کی زندگی جن حکمرانوں کے دور میں گزری ان کے نام ہیں: منصور، ہادی، مہدی اور ہارون۔ 136 ہجری میں ابوالعباس سفاح عباسی کا انتقال ہو گیا اور اس کا بھائی منصور دوانیقی اس کی جگہ حکمراں ہوا۔ 158 ہجری میں منصور ہلاک ہوا تب اس کا بیٹا، مہدی جانشین مقرر ہوا۔ 169 ہجری میں مہدی کی موت ہوئی۔ اس کی جگہ ہادی تخت نشین ہوا۔ 170 ہجری میں ہادی کیفر کردار کو پہنچا اور ہارون بادشاہ بن گیا۔ اس وقت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی عمر مبارک 42 سال تھی۔

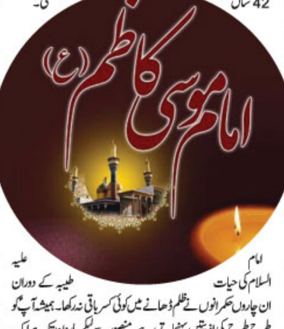

امام علیہ السلام کی حیات طیبہ کے دوران ان چاروں حکمرانوں نے ظلم ڈھانے میں کوئی کسر باقی نہ رکھا۔ ہمیشہ آپ کو طرح طرح کی اذیتیں پہنچاتے رہے۔ منصور سے لیکر ہارون تک ہر ایک نے امامؑ پر ظلم و ستم ڈھائے۔ کثیر تعداد میں لوگ قید کئے گئے، قتل کئے گئے، مال و اسباب لوٹ لیے گئے، صفحۂ ہستی سے نیست و نابود کر دیئے گئے، شہر کو زنداں میں تبدیل کر دیا گیا۔ آل رسولؐ کو ہر طرح سے ستایا گیا۔ یہ سبھی خونخوار، سفاک، مکار، بے وفا، حریص و حاسد، دھوکے باز، فریبی، عیاش، دولت پرست تھے۔ حقوق و آزادی سلب کر لی تھی۔ اس پُر آشوب ماحول، ظلم و ستم کے دور میں بھی امام عالی مقام بندگان خدا کی ہدایت فرماتے رہے اور اپنے چاہنے والوں کی اصلاح فرماتے رہے۔ آپؑ نے ہدایت کی شمع روشن رکھی۔

مہدی کے عہد حکومت میں امامؑ کی مقبولیت بڑھتی گئی۔ آپ حلم و دانش، فضیلت اور تقویٰ کے آسمان پر نیر تاباں بن کر چمک رہے تھے اور ساری کائنات اسی مہر درخشاں کی ضیاء باریوں سے مستفید ہو رہی تھی۔ لوگ گروہ در گروہ آپ کے گرویدہ ہوتے جا رہے تھے اور آپ کے سرچشمۂ علم و دانش، فہم و ادراک سے بقدر ظرف استفادہ کر رہے تھے اور اپنی علمی و معنوی تشنگی بجھا رہے تھے۔ محدثین و علماء کرام کا متفقہ ماننا ہے کہ امامؑ کی مقبولیت کی وجہ سے خلافت اور حکومت کو زبردست خطرہ بن گیا تھا۔ مقبولیت کے مدنظر ظالم و جابر حکمران نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو مدینہ سے بغداد لا کر قید کر دیا۔

رہائی ملی تو پھر لوگوں کی ہدایت فرماتے رہے۔ اہل علم کے علمی و ثقافتی معیار کو ہر روز بلند فرماتے رہے۔ آخر کار ہارون رشید نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو سندی بن شاہک کے ذریعے زہر دلوا کر شہید کرا دیا۔ زہر کھانے کے بعد آپ تین روز تک تڑپتے رہے، یہاں تک کے آپ شہید ہو گئے۔ (نور الابصار، صفحہ 137)۔ آپ کو نہایت مظلومی کی حالت میں بتاریخ 25 رجب المرجب 183 ہجری، یوم جمعہ کو شہید کر دیا گیا۔ (اخبار الخلفاء)۔ جب آپ کی عمر 55 سال کی تھی (شواہد النبوت، صفحہ 192؛ نور الابصار صفحہ 137)۔ اور آپؑ کے جسم اطہر کو ہتھکڑی و بیڑی سمیت بغداد کے پل پر ڈال دیا گیا۔

یہ نہایت حیرت اور تعجب کا مقام ہے کہ 61 ہجری سے لیکر 183 ہجری یعنی 122 سال میں بھی وقت کے امام کو یک و تنہا سنگین حالات اور ظالم کے ظلم و ستم سے آزادی دلانے اور قربانی پیش کرنے آگے نہیں آئے۔ آپؑ کو کاظمین میں دفن کیا گیا۔ ایک بار پھر سے کوفیوں کی وفاداری پر انگلی اٹھنے لگی۔ کیا یہ انگلی برِ صغیر کے لوگوں کی طرف بھی اشارہ کرتی ہے؟

آج قمری کیلنڈر کے مطابق 1263 ویں اور انگریزی کیلنڈر کے اعداد و شمار کے مطابق 1226 ویں یوم شہادت بڑے رنج و غم کے ماحول میں پوری دنیا میں منائی جا رہی ہیں۔ عزا خانے میں علماء کرام و ذاکرین منبر افروز ہیں۔ سوز خوانی، مرثیہ خوانی، پیش خوانی، نوحہ خوانی، ماتم اور سینہ زنی کرتے دیکھے جاسکتے ہیں۔ اب تو یہ سب 1400 سال سے جاری و ساری ہے۔ یہ عملی ہے یا رسمی؟ وارث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و وارث ذوالفقار کا ظہور قریب ہے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے اقوال آفتاب علم کی شعاعیں ہیں جو بندگان خدا کے لیے ہدایت اور مستقل مشعل راہ ہیں۔ آپ کی ہدایتیں صرف ایک پہلو کو لیے ہوئے نہیں ہیں بلکہ زندگی کے تمام پہلوؤں، کمال مطلق کی ہدایت کرتے ہیں۔ آپ کے چند اقوال ذریں زندگی کے لیے راہ نما قرار پا سکتے ہیں اگر اپنی اپنی زندگی میں عمل میں لائیں۔ ”غور و فکر کرنا نصف راحت ہے اور لوگوں سے محبت کرنا نصف عقل ہے کیونکہ لوگ تمھارے عیوب سے آگاہ کریں گے اور یہ لوگ دل سے تمھارے مخلص ہیں۔“؛ ”وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے (ہمارا دوست نہیں ہے) جو اپنی دنیا کو دین کے لیے ترک کر دے یا دین کو دنیا کے لیے ترک کر دے۔“؛ ”صالح افراد کے ساتھ اٹھنا اور بیٹھنا فلاح اور بہبود کی طرف دعوت دیتا ہے۔“؛ مخلوقات کا نصب العین اطاعت پروردگار ہے۔“؛ ”عالم کی معرفت اس کی عقل کے ذریعے سے ہے۔“؛ ”تمھارے نفس کی قیمت تو بس جنت ہے۔ بس اپنے نفس کو جنت کے علاوہ کسی اور سے نہ فروخت کرو۔“ اور ”ہمارے شیعوں کا تقویٰ کی ضرب المثل ہونا چاہیے یہاں تک کے کوچہ و بازار میں ان کے تقویٰ و پرہیزگاری کی باتیں ہوں۔“

اے خدایا! توفیق عطاء فرما کہ ہم امام علیہ السلام کی سیرت کو اپنا سکیں اور آپؑ کے پیغام کو لوگوں تک اپنے عمل کے ذریعے پہنچا سکیں۔ رما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

طاعت کا اہل بیتؑ کی اک جام مے پلا
پیتے تھے جس کو جھوم کے عمارؓ باوفا
صفین میں جو مالک اشترؓ نے پی وہ لا
مختارؒ نے جو عزم سے پی تھی مے وہ لا
قنبرؓ کو مومنین کا سلطان بنا دیا
فضہؓ کو جس نے بولتا قرآں بنا دیا

علی گڑھ، موبائل 7060888223